

'Abdu'r-Rahman ibn Sa'd said, "Ibn 'Umar's foot went to sleep and a man said to him, 'Mention the person you love most.' He said, 'Ya Muhammad.'" (Al Adab Al Mufrad- Chapter: What a man says when his foot goes to sleep)

PERMISSIBILIY OF SAYING **YA RASOOL ALLAH**

KABEER AHMED SHAIK

gulamnawaz@yahoo.co.in



Permissibility of Saying Ya Rasool Allah

*Dushman-E Ahmad Pe Shiddat Kijiye
Mulhidon Ki Kya Murrawat Kijiye*

*Ghaiz Mein Jal Jaa-Ein Be Deeno Ke Dil
Yaa Rasool Allah Ki Kasrat Kijiye*

*Shirk Thehre Jis Mein Ta'zeem-E Habeeb
Us Bureh Mazhab Pe Laanat Kijiye*

Compiled By:

Kabeer Ahmed Shaik

Introduction:

We have variety of people today come up with new issues everyday in a different approach and trying to divert the youth of ahlus sunnah wajamath towards deviant sects. I would like to recall one hadith from sahih muslim which warn us to stay away from these deviants. Every time they are using different tactics and methodology to divert the innocent sunnis particularly they are targeting the students of schools and colleges in a professional manner and then injecting their wahabi ideology to destroy their emaan in the name of quran and hadith. These two words are being misused in this current era.



باب

ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی نفی

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرَّوَايَةِ عَنِ الضُّعْفَاءِ
وَالْإِحْتِيَاطِ فِي تَحْمِلِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اخیر زمانہ میں لوگ ایسی احادیث بیان کریں گے جن کو پہلے نہ تم نے سنا

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي آيُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي

جلد اول
marfat.com

سرحدیہ م

110

میرا افسوس تھا کہ باپ دادا نے پہلا ان سے جس قدر ممکن ہو وعدہ کرنا۔

أَبُو هَارِيٍّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَسْلُومِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ
بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَيَأْتِيَكُمْ
وَيَايَاهُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخیر زمانہ میں جھوٹے جہال لوگوں کا ظہور ہوگا اور وہ تم کو ایسی امادیت سنائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے، جس قدر ممکن ہو تم ان سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں نہ مبتلا کر دیں۔

١٣. وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ حَزْمَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ وَهْبٍ
 قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَا حَيْلَ
 بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَّادٍ أَنَّهُ
 سَمِعَ أَبَاهُ يَرْوَاهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أَحْرَابِ الزَّمَانِ وَجَالُونَ
 كَلَامُ ابْنِ يَزِيدٍ يَأْتُرُكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا
 أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَيَأْتِيَكُمْ وَرَايَاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ
 وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ

There are so many confusions and objections made by deviants in our time. I am going to discuss only one point here which is about the permissibility of saying **“Ya Rasool Allah SallAllahu Alaihi wa Sallam”**. We can see lot of illiterate people shouting on the road sides from variety of sources and says it is not permissible to utter “Ya Rasoolullah SallAllahu Alaihi wa Sallam” and it is shirk.

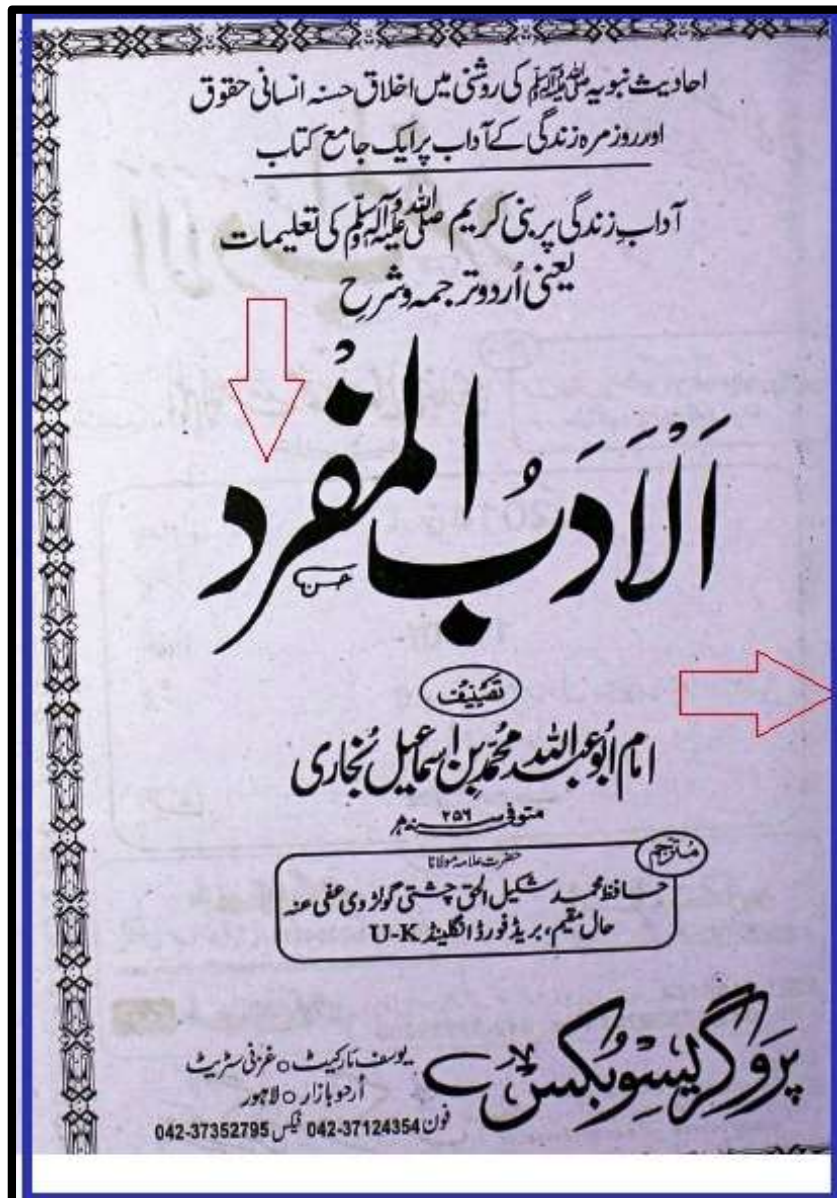
It is the sunnah of Sahaba, the Tabain, the Aimmah Mujtahidin, the awliya allah and most prominent scholars of islam since 1400 years to call “Ya RasoolAllah SallAllahu Alaihi wa Sallam”. Insha allah references including books of deviants.

I am kindly requesting the readers to note down all the references and discuss the same with nearby ulama if you find something difficult. Alhamdulillah we the people of ahlus sunnah are bound by spiritual leaders and guides since 1400 years. We should proud our self to be in the path of ahlus sunnah the sawad-e-azam. I am also requesting my readers to start your research works in free time to have depth knowledge about aqaid of ahlus sunnah to protect and save our emaan.

Al Adab Al Mufrad By Imam Bukhari

Al-Bani removed 83 chapters and 400 Ahadith from one single Hadith book, Adab Al-Mufred, written by Imam Bukhari. He did the same thing with many other important Ahadith books. Imam Bukhari and his works are accepted by entire Muslim Umma as most authentic, after Quran. He is the undisputed Imam in Hadith Narration.

Can any Muslim in the world believe that Imam Bukhari will write 83 spurious and concocted Hadith Chapters in his book? To declare Imam Bukhari to have included 83 Chapters of wrong Ahadith means, Al-Bani has branded Imam Bukhari as extremely untrustworthy and unworthy to be a Hadith scholar, let alone be an Imam of Hadith (Astaghfirullah). Branding Imam Bukhari in such a fashion means removing the important pillar of Islam from its basement. How can the building stand without its basic important structural column.



مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحديث: 1715، مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 37182، مسند أحمد رقم الحديث: 21218، المسنن الكبير للسنانی رقم الحديث: 8813، شرح منکمل الآثار رقم الحديث: 3204، صحيح ابن حبان رقم الحديث: 3153، المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: 532

تشریح: اس حدیث میں اپنے باپ دادوں کے نسب پر فخر کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ یہ جہالت کی باتیں ہیں اور مذہب اسلام میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

”فَاعَصَوْهُ“ اسے (یعنی آلہ جاسل کو) کانٹے کے لیے کہو۔ ان الفاظ کے ساتھ انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا کہ جاہلانہ بات اور نسب پر فخر و مباہات مت کرو کہ اسی سے نسب کی نشوونما ہے یہ نہ رہے گا تو نشوونما نسل کی ر کے گی پھر فخر بھی نہ ہوگا۔

حَدَّثَنَا غُثَمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حضرت عثمان نے کہا کہ ہم سے مبارک بن فضالہ نے حدیث بیان کی از حضرت حسن از حضرت عقیٰ اسی کی عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَى، مَقْلَةٌ۔

جب آدمی کا پاؤں سن ہو جائے تو

438- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ

وہ کیا کہے؟ اس کا بیان

إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ

964 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَذْكَرَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدٌ۔ حضرت عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اس ہستی کا ذکر کیجئے جو آپ کو تمام لوگوں سے محبوب ہو تو انہوں نے کہا: یا محمد!

عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 168، غريب الحديث لابراهيم جلد 2 صفحہ 673

تشریح: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آقا کریم ﷺ کو بحیثیت آپ کے اسم مبارک کے وصف کے ”یا محمد“ کہہ کر ثناء کرنا جائز ہے۔

آقا کریم ﷺ کا ”یا محمد“ کہہ کر ذکر کرنا اور آپ کو یاد کرنا مقصود ہو تو پھر بھی جائز ہے جیسا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں ذکر کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے مقصود کی خاطر آقا کریم ﷺ کو ”یا محمد“ کہہ کر پکارا (یاد رہے کہ ادب المفرد صفحہ ۲۵۰ کے نسخہ مطبوعہ المطبعة الارثية لائل پور اور مطبوعہ مصر صفحہ ۹۳ کے پرانے نسخوں میں حرف ثناء ”یا“ اس حدیث میں مذکور سے لیکن اس دور میں پاکستانی مطبوعوں کے اکثر نسخوں اور مطبوعہ مصر کے کل نسخوں میں لفظ ”یا“ کو اس

روایت سے شتم کر دیا گیا ہے اسے علمی دنیا کی خیانت کہیں گے یا حضور آقا کریم ﷺ کی ذات کے ساتھ تعصب کا نتیجہ کہ رسول اللہ ﷺ کو لفظ "یا" کے ساتھ یا نہیں کرنا۔

اس حدیث سے یہ بھی ثبوت حاصل ہوا کہ آقا کریم ﷺ کی ذات والا شان کو اپنی مصیبت دکھ میں پکارنا شرک نہیں بلکہ عین عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی ہے۔

اور یہ بھی ثبوت حاصل ہوا کہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ان کی محبوب ترین ہستی حضور آقا کریم ﷺ ہی تھے۔ مسلک اہل سنت و جماعت کے پیروکار "یا رسول اللہ یا محمد یا حبیب اللہ" لفظ انداء کے ساتھ اپنے پیارے آقا و مولا حضور نبی کریم ﷺ کو پکارنا جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ سرور کون و مکان تاجدار کائنات ﷺ نے خود اس کی اجازت اپنے صحابہ کو عطا فرمائی ہے جیسا کہ کتب حدیث میں یہ حدیث مبارکہ ہے:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نابینا صحابی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمائے تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگو:

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هَذِهِ لِتُقْضَیَ لِّیْ اللّٰهُمَّ فَتَقْبَلْهُ فِیْ . (جذب القلوب صفحہ ۲۳۰ ابن ماجہ صفحہ ۹۹ ترمذی صفحہ ۱۹۷ مستدرک للحاکم جلد ۱ صفحہ ۵۱۹ صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۹ شفا شریف جلد ۱ صفحہ ۲۷۳)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں حضرت محمد نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں "یا محمد" (ﷺ) بلاشبہ میں آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس حاجت میں کہ پوری ہو جائے اے اللہ! میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے اس وظیفہ مجرب کو محدثین کرام نے اپنی اپنی کتب میں درج فرمایا۔ چنانچہ مشہور محدث حضرت علامہ ابن اثیر جزیری نے اپنی تصنیف الطیف "حسن حصین" میں بھی اس وظیفہ (جس میں "یا محمد" کے ساتھ استغاثہ پیش کیا گیا ہے) کو مشکل پریشانی اور طلب حاجت کے لیے پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے فرماتے ہیں:

من كان له ضرورة فليوحها فيحسن وضوءه و يصلي ركعتين ثم يدعوا .

وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے۔

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هَذِهِ لِتُقْضَیَ لِّیْ اللّٰهُمَّ فَتَقْبَلْهُ فِیْ .

اور حضرت امام جزیری رحمۃ اللہ عنہ نے اپنی اس تصنیف الطیف کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب میں جتنی بھی احادیث جمع کی ہیں وہ سب کی سب صحیح ہیں۔

محمد شین کرام میں سے ایک اور جلیل القدر محدث علامہ ابن السنی نے اپنی مایہ ناز کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" (صفحہ ۶) مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی) میں یہ روایت کئی سندوں کے ساتھ بیان کی ہے۔

اسی طرح علامہ نووی شارح صحیح مسلم نے بھی اپنی تصنیف "کتاب الاذکار" کے صفحہ ۱۳۵ پر یہ روایت نقل فرمائی ہے۔
علماء غیر مقلدین کے شیخ قاضی شوکانی نے تحفۃ الذاکرین صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ مصر اور شیخ وحید الزمان نے ہدیہ المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۳ میں یہ روایت ورج کی اور اس بات کی تصدیق کی کہ یہ روایت صحیح ہے۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے اپنی کتاب "الداء والدواء" کے صفحہ ۳۶ پر لکھا ہے کہ شرعی کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو انہوں نے کہا: "یا محمد!" تو وہ فوراً کھل گیا۔

فتوح الشام میں مذکور ہے کہ جب حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی یوفا سے ہوئی تو اس وقت حضرت کعب پکارتے تھے:

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا نَصْرُ اللَّهِ أَنْزِلْ . اے محمد مصطفیٰ! اے محمد مصطفیٰ! (مَنْ يَرْفَعُ يَدَهُ إِلَى اللَّهِ)

(فتوح الشام صفحہ ۲۹۸) کی مدد و زول فرما!

امت محمدیہ کے جلیل القدر امام محدث، مفسر فقیہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور میں تحریر فرماتے ہیں: ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے ہمیشہ کفار کے ساتھ جہاد میں برسرِ پیکار رہتے تھے۔ شاہ روم نے انہیں گرفتار کر لیا اور کہا کہ اگر تم دس دسوی کو قبول کر لو تو میں تمہیں اپنا ملک دے دوں گا اور اپنی بیٹیوں سے تمہاری شادی کر دوں گا۔

فَأَبَوْا وَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ! (شرح الصدور صفحہ ۸۹) تو انہوں نے انکار کر دیا اور (پکارنے لگے): اے

محمد (مَنْ يَرْفَعُ يَدَهُ إِلَى اللَّهِ) ہمارے مدد فرمائیے!

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے قصیدہ میں آقا کریم ﷺ سے یوں فریاد کرتے ہیں:

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ أَذْرَكَ لِرَبِّكَ الْعَابِدِينَ مَخْمُومٌ أَيْدِي الظَّالِمِينَ فِي الْمَوْجِبِ وَالْمَرْذِيهِ

"اے رحمۃ للعالمین ازین العابدین کی مدد کو پہنچئے! وہ اس ازواج میں ظالموں کے ہاتھوں قید ہے۔"

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ میں یوں بارگاہ رسالت میں استغاثہ پیش کرتے ہیں:

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جَنَّتْكَ قَاصِدًا أَرْجُو أَرْضَاكَ وَاحْتِجِي حِمَاكَ

"اے پیشواؤں کے پیشوا! میں دلی ارادے سے آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں آپ کی رضا کا اُمیدوار ہوں اور اپنے آپ کو آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔"

حضرت علامہ امام جامی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ رسالت میں یوں فریاد کرتے ہیں:

محبوبی برآہ جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

”جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے یا نبی اللہ! رحم فرمائیے، رحم فرمائیے! کیا آخر آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں؟ پھر ہم محروموں سے فارغ کیوں تشریف فرما ہیں۔“

یہ ہیں شتے ازخوارے وہ چند دلائل جو اصحاب رسول، تابعین، عظام، محدثین کرام اور امت مسلمہ کے جلیل القدر علماء کے معمولات رہے ہیں اور جو بارگاہِ رسول کریم ﷺ میں بطور استغاثہ اور نداء یا رسول اللہ کے اہل سنت و جماعت کے عقیدہ حقہ پر روشن دلیل ہیں۔

باب

439- بَابُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کو آپ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے پس ایک آدمی آیا اس نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری دو پس وہ گئے تو (دیکھا کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں تو ان کے لیے میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری دو تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا اور آپ ﷺ ایک لگائے ہوئے تھے تو آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری دو جو اس کو پہنچے گی یا ہوگی پس میں گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے سو میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں اس بات کی خبر دی جو

965 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِ قَرْنِ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ مِنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِيهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : افْتَحْ لَهُ ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَذَهَبَ ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَفَتَحَتْ لَهُ ، وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ . ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ ، فَقَالَ : افْتَحْ لَهُ ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَإِذَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَفَتَحَتْ لَهُ ، وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ . ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ ، وَكَانَ مِنْكِنَا فَجَلَسَ ، وَقَالَ : افْتَحْ لَهُ ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ ، أَوْ تَكُونُ ، فَذَهَبَتْ ، فَإِذَا عُثْمَانُ ، فَفَتَحَتْ لَهُ ، فَأَخْبَرَتْهُ بِالَّذِي قَالَ ، قَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .

الْأَدَبُ الْمُفْرَدُ

رِجَالُهُ لِلَّهِ وَرَبِّ النَّبِيِّينَ
طَبْعَةٌ مَصْحُوحَةٌ وَمُقَابَلَةٌ عَلَى أَصُولٍ مُعْتَمَدَةٍ

تَصْنِيفُ

الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ
الْمُتَوَفَّى ٢٥٦ هـ

بِتَوْجِيهَاتٍ وَتَعْلِيقَاتٍ

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مُحَمَّدُ نَاصِرُ الدِّينِ الْأَلْبَانِيُّ
الْمُتَوَفَّى ١٤٢٠ هـ

دَارُ الْكِتَابِ وَالنَّوْزِ

In this place he simply rejects all the ahadith which are against wahabi ideology as discussed earlier. Refer his comments as Dayeef.

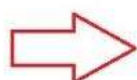
بشيء، وما نَضَعُ به؟ قَالَ: «أَتَجِبُونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟». قَالُوا: لَا. (قَالَ ذَلِكَ لَهُمْ ثَلَاثًا). فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ! لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ غَنِيًّا فِيهِ أَنَّهُ أَسْكُ (وَالْأَسْكُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ أَذْنَان) فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ قَالَ: «قَوْلَاللَّهِ، لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ». صحيح - صحيح أبي داود (١٨١)، «التعليق الرغيب» (١٠١/٤): [م: ٥٣ - الزهد، ح ٢].

٩٦٣ - حَدَّثَنَا عَثْمَانُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَ أَبِي^(١) رَجُلًا تَعَزَّى بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعْضَهُ أَبِي - وَلَمْ يُكَيِّهِ - فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ قَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمُوهُ؟! فَقَالَ: إِنِّي لَا أَهَابُ فِي هَذَا أَحَدًا أَبَدًا؛ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَعَزَّى بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعْضُوهُ^(٢) وَلَا تَكْنُوهُ». صحيح - «الصحيح» (٢٦٩): [ليس لهذا الصحابي ذكر عندي!]

(٥٠٠) - حَدَّثَنَا عَثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مِبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتِي... مثله.

٤٣٧ - بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ

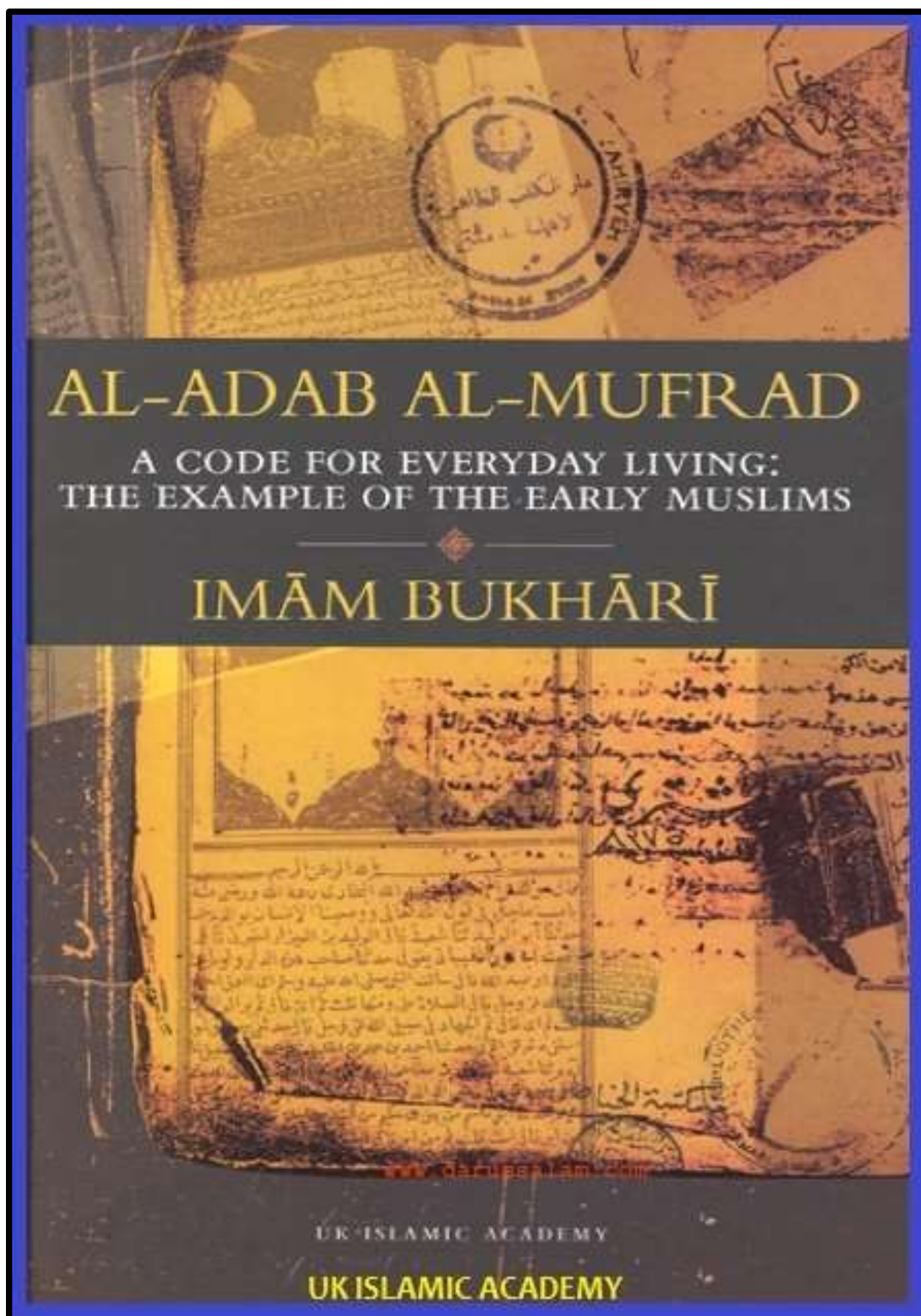
٩٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرْتُ رِجْلُ ابْنِ عَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: «يَا مُحَمَّدُ!». ضعيف - «تخريج الكلم الطيب» (٢٣٥).



(١) كَذَا وَقَعَ فِي الْكِتَابِ (أَبِي) غَيْرَ مَنْسُوبٍ وَهُوَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ، كَمَا جَاءَ مُصْرَحًا بِهِ فِي «مُسْنَدِ» الْإِمَامِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِ، وَغُفِلَ عَنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ فُؤَادُ عَبْدِ الْبَاقِي - رَحِمَهُ اللَّهُ - فَظَنَّ أَنَّ لَفْظَةَ (أَبِي) بَفَتْحِ الْهَمْزَةِ بِإِضَافَةِ يَاءِ النِّسْبَةِ إِلَى لَفْظِ (الْأَب) أَي: أَبِي الْمُتَكَلِّمِ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ، فَيَكُونُ عَلَى ذَلِكَ أَبُوهُ ضَمْرَةُ صَحَابِي الْحَدِيثِ! فَقَالَ فِي تَعْلِيْقِهِ عَلَيْهِ: «لَيْسَ لِهَذَا الصَّحَابِيِّ ذِكْرٌ عِنْدِي»!

وَانْطَلَى الْأَمْرُ عَلَى الشَّارِحِ، فَلَمْ يَتَوَلَّ بَيَانُ هَذِهِ الْحَقِيقَةِ، وَهِيَ أَنَّ صَحَابِي هَذَا الْحَدِيثِ هُوَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ.

(٢) «فَأَعْضُوهُ»: زَادَ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ فِي رِوَايَةِ «بِهَنْ أَبِيهِ». قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ: «أَي: قُولُوا لَهُ: اعْضُضْ بِأَيْرِ أَبِيكَ، وَلَا تَكْنُوا عَنِ الْأَيْرِ بِالْهَنْ، تَنْكِيلًا لَهُ وَتَأْدِيبًا».



In English version published by UK Islamic Academy simply removed the word “Ya” in the translation. This is called tampering of khawarijis.

less in the sight of Allah than this goat is to you.”

963. 'Utayy ibn Damura said, "I saw a man with my father who was consoling another man in the way people used to console each other in the Jahiliyya. My father bit him and would not use his kunya. His companions looked at my father and he said, 'It appears that you disapprove of that.' He said, 'I will never respect anyone who does this! I heard the Prophet, may Allah bless him and grant him peace, say, 'If someone consoles people in the way people consoled each other in the days of the Jahiliyya, then bite him, and do not use his kunya.'""

437. What a man says when his foot goes to sleep

964. 'Abdu'r-Rahman ibn Sa'd said, "Ibn 'Umar's foot went to sleep and a man said to him, 'Mention the person you love most.' He said, 'Muhammad.'"



XDI. Greetings

438. Chapter

The Word "Ya" Has Been Removed.

965. It is related that Abu Musa was with the Prophet, may Allah bless him and grant him peace, in one of the gardens of Madina. He said, "The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, had a twig in his hand with which he was striking the water and mud. A man came and asked for the garden to be opened, and the Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, 'Open it for him and give him the good news of the Garden.' I went and it was Abu Bakr, may Allah be pleased with him. I opened the gate for him and gave him the good news of the Garden. Then another man asked to be let in and the Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, 'Open the door and give him the good news of the Garden.' It was 'Umar, may Allah be pleased with him, and I let him in and gave him the good news of the Garden. Then yet another man asked to be let in. The Prophet had been reclining, but he then sat up and said, 'Open it for him and give him the good news of the Garden along with an affliction which will befall him? or which will happen.' I went and it was 'Uthman, I opened the door and told him what the Prophet had said. He said, 'Allah is the One who is asked for help.'"

439. Shaking hands with children

966. Salama ibn Wardan said, "I saw Anas ibn Malik shake hands with some people and he asked me, 'And who are you?' I said, 'The mawla of the Banu Layth.' He stroked my head three times and said, 'May Allah bless you.'"

440. Shaking Hands

967. Anas ibn Malik said, "When the people of Yemen came, the Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, 'The people of Yemen have arrived and they have gentler hearts than you. They are the first to offer the handshake.'"

968. Al-Bara' ibn 'Azib said, "Part of the full greeting is to shake your brother's hand."

441. A woman stroking a child's head

969. Ibrahim ibn Marzuq ath-Thaqafi related that his father (who had belonged to Allah ibn az-

PERMISSIBILITY OF SAYING YA RASOOL ALLAH

As Indicated earlier, in some versions of *Al Adab Ul Mufrad* about 400 ahadith were removed by Nasiruddin Al Bani. Read the below online fatwa by Qatar muftis defending this corrupted works of Al Bani and praising his tamperings.

8/11/2020

Are All Narrations in Al-Adab Al-Mufrad Authentic - Islam web - English



www.islamweb.net
Islamweb Fatwas

Fatwa Title : Are All Narrations in Al-Adab Al-Mufrad Authentic?
Fatwa No. : 375457
Fatwa Date : 29/04/2018

Question:

I want to ask if all the ahadith mentioned in *Al-Adab Al-Mufrad* by Imam Bukhari are Saheeh and why did Al-Albani removed aprox 400 ahadith from *Al-Adab Al-Mufrad* like those of kissing hands and feet because they should not have been removed due to Imam Bukhari made a Bab on these ahadith that were ? removed by Al-Albani

Fatwa:

All perfect praise be to Allah, The Lord of the Worlds. I testify that there is none worthy of worship except Allah, and that Muhammad, sallallaahu 'alayhi wa sallam, is His slave .and Messenger

First of all, we say that we have highlighted in many Fataawa in our Arabic site that Imaam *Al-Bukhaari*, may Allaah have mercy upon him, did not commit himself in his book *Al-Adab Al-Mufrad* to listing only authentic narrations, nor did he mention this in the book [*Al-Adab Al-Mufrad*]. However, he mentioned .the chain of narrators and it is for the reader to look at this chain

We clarified that this matter does not undermine the status of *Al-Bukhaari*, as many Imaams listed in their books both the authentic and inauthentic narrations, and this is not something they are to be blamed for, because they did not commit themselves to only stating the authentic narrations; among whom was Imaam Ahmad, Abu Daawood, At-Tirmithi, An-Nasaa'i, Ibn Maajah, and others. Imaam *Al-Bukhaari* committed himself to mentioning the authentic narrations only in his .book *Al-Jaami' As-Saheeh*

In order to know the authentic and the inauthentic narration in *Al-Adab Al-Mufrad*, you check the classification of the scholars and their ruling on the chain of narrators mentioned in the book; the most important of which is the review of .[Shaykh Al-Albaani on this book [*Al-Adab Al-Mufrad*

<https://www.islamweb.net/mainpage/PrintFatwa.php?lang=E&id=375457>

1/2

PERMISSIBILITY OF SAYING YA RASOOL ALLAH

8/11/2020

Are All Narrations in Al-Adab Al-Mufrad Authentic - Islam web - English

The Chapter to which you referred to –dear questioner, is the chapter of “Kissing the Foot”, in which Imaam **Al-Bukhaari** mentioned a Hadeeth and a statement of a companion. The Hadeeth was narrated by **Az-Zaari’ ibn ‘Aamir**, who said: *"We came and we were told, 'That (over there) is the Messenger of Allah.' We took his hands and feet and kissed them."* The chain of narrators of this Hadeeth includes Umm Abaan bint Al-Waazi’ who is unknown

As for the statement of the companion, it was of Suhayb, who said: “I saw ‘Ali [kissing the hands and feet of Al-‘Abbaas.” [End of quote

Shaykh Al-Albaani considered it as Dha’eef (inauthentic) due to Suhayb (who is unknown and) who was the servant of Al-‘Abbaas ibn ‘Abdul-Muttalib

The fact that Al-Bukhaari, may Allaah have mercy upon him, mentioned this Chapter does not necessary mean that what is mentioned in it is authentic



As for the reason why Shaykh Al-Albaani removed that number of narrations, then this is something he did and it is his won judgment. He thought that it is better to separate the authentic narrations from the inauthentic ones and put each set in a separate book. He did the same thing in the four books of Sunan, and people may differ with him, may Allaah have mercy upon him, on that, as it was possible to classify the authentic and inauthentic narrations while keeping the book in its original version as authored by its author

.Allah knows best

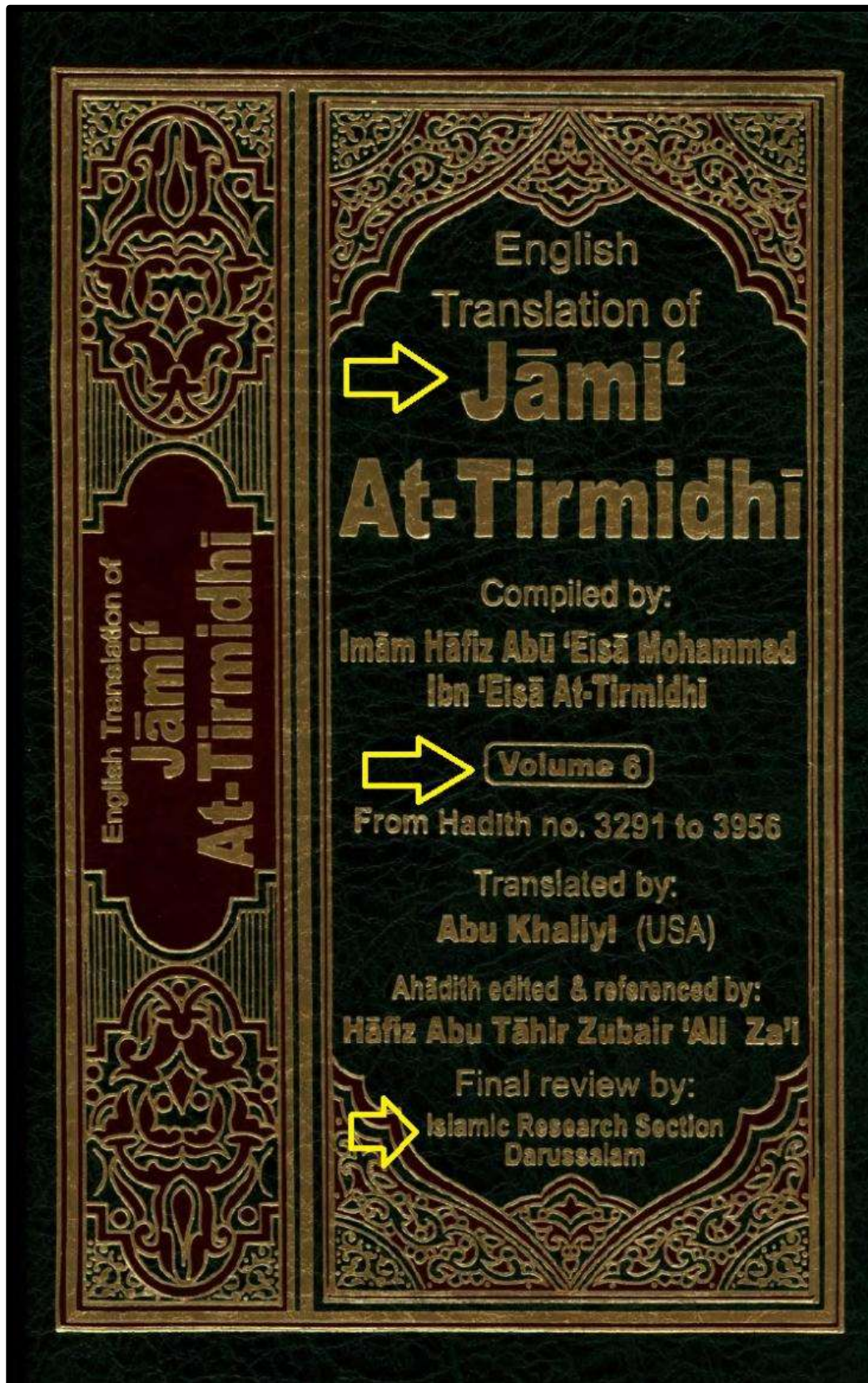
Fatwa answered by: The Fatwa Center at Islamweb

www.islamweb.net

<https://www.islamweb.net/mainpage/PrintFatwa.php?lang=E&id=375457>

2/2

In the jamia tirmidhi translation kindly note the comments referring Al Bani. Even though the hadith is sahih they say it is not required to present intercession of our beloved prophet ﷺ.



Chapter 118.

3578. 'Uthmān bin Hunaif narrated that a blind man came to the Prophet ﷺ and said: "Supplicate to Allāh to heal me." He said: "If you wish I will supplicate for you, and if you wish, you can be patient, for that is better for you." He said: "Then supplicate to Him." He said: "So he ordered him to perform *Wuḍū'* and to make his *Wuḍū'* complete, and to supplicate with this supplication: 'O Allāh, I ask You and turn towards You by Your Prophet Muḥammad, the Prophet of Mercy. Indeed, I have turned to my Lord, by means of You, concerning this need of mine, so that it can be resolved, so O Allāh so accept his intercession for^[1] me (*Allāhumma Innī As'aluka Wa Atawajjahu Ilaika Binabiyyka Muḥammadin Nabī-Ir-Raḥmati Tawajjahtu Bika Ila Rabbī Fī Ḥājati Hadhihi Lituqda Lī, Allāhumma Fashaffi 'hu Fiya*).'"^[2] (*Ṣaḥīḥ*)

[He said:] This *Ḥadīth* is *Ḥasan Ṣaḥīḥ Gharīb*, we do not know of it except through this route, as a narration of Abū Ja'far, and he is someone other than Al-Khaṭmī, [and 'Uthmān bin Hunaif is the brother of Sahl bin Hunaif.]

(المعجم ١١٨) - [بَابُ : (التحفة ...)]

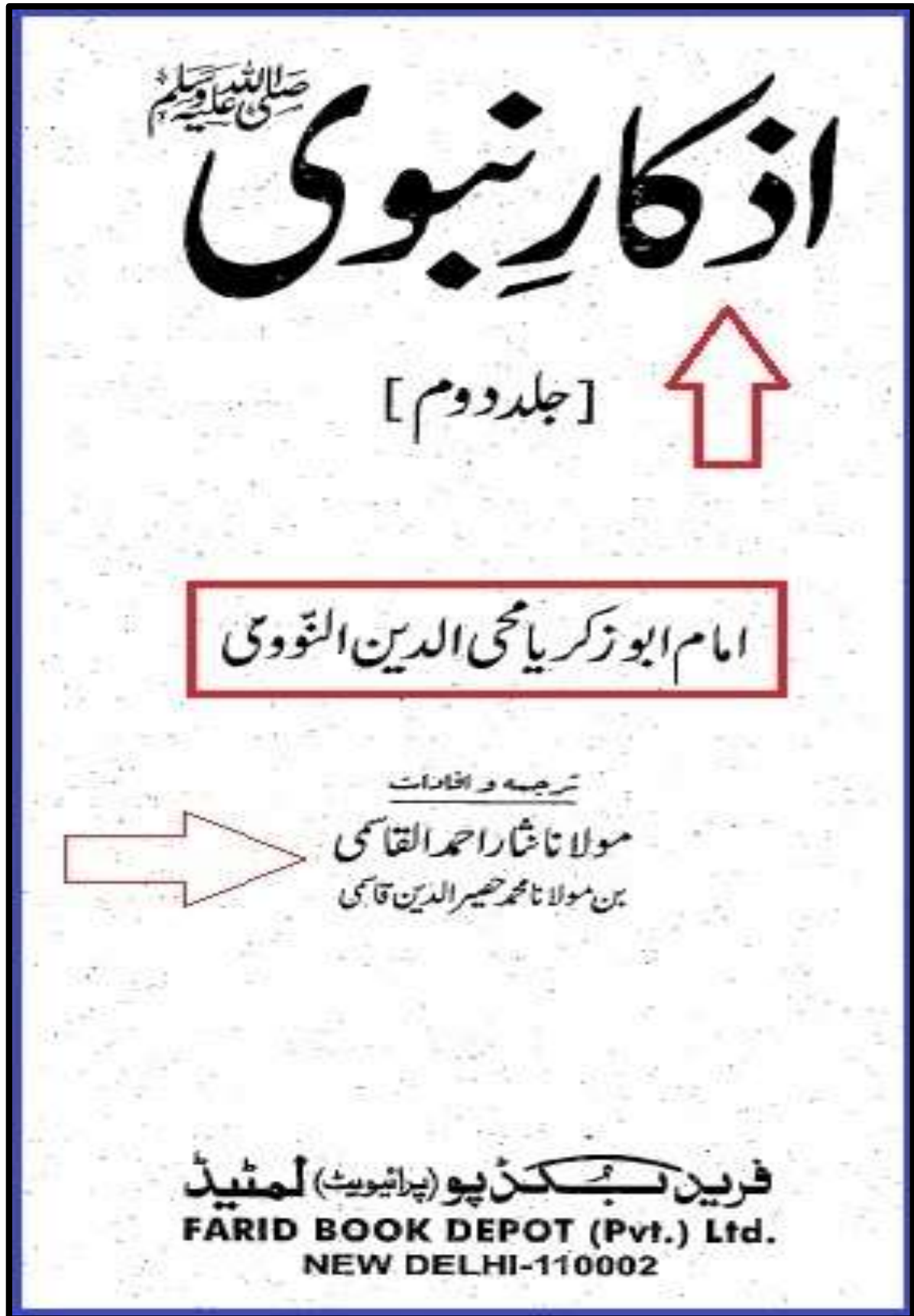
٣٥٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ»، قَالَ: فَادْعُهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِي، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ» [قَالَ:] هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ غَيْرُ الْخَطْمِيِّ [وَعُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ هُوَ أَخُو سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ].



Views of wahabism presented here referring to albani.

^[1] See *At-Tawassul, Anwā'uhu wa Ahkāmuhu* by Muḥammad Nāsiruddīn Al-Albānī.

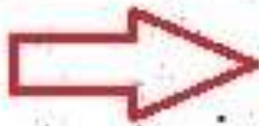
^[2] This *Ḥadīth* does not mean that we can ask Allāh to grant us something for the sake of the Prophet ﷺ or anything along those lines. Rather, what is intended is that he was asking Allāh to accept the Prophet's supplicating for him, as indicated by his statement, "so accept his intercession for me."



نماز تراویح بالاتفاق سنت ہے، اور یہ بیس رکعت ہے، ہر دو رکعت پر سلام ہے، اس نماز کا طریقہ بقیہ دیگر نمازوں ہی کی طرح ہے جس کا بیان پہلے گذر چکا ہے، اس میں بھی نماز کی وہی سابقہ دعا و اذکار ہیں، مثلاً دعاء استفتاح، حمد و ثناء، اور بقیہ سارے اذکار و تشہد پھر تشہد کے بعد دعاء وغیرہ۔

یہ باتیں اگرچہ معروف و مشہور ہیں پھر بھی لوگوں کے تساہل اور بغض دعاء و اذکار سے بے اعتنائی کے سبب میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے، جہاں تک مقدار قرأت کی بات ہے تو پسندیدہ قول اور امت کا عملی اتفاق اس بات پر ہے کہ تراویح کے اندر پورا قرآن پورے مہینہ میں ختم کرنا چاہئے یعنی ایک شب میں ایک پارہ، اور مستحب ہے کہ اسے ترتیل سے ٹھہر ٹھہر کر پوری وضاحت سے پڑھا جائے، اور ایک پارہ پڑھ کر اسے طول نہ دے، اور عام طور پر مساجد کے جاہل ماحول کی جو عادت ہے بحر رمضان کی ساتویں شب میں آخری (بیسویں) رکعت کے اندر پوری سورۃ الانعام پڑھتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ یہ پوری سورۃ یکلخت نازل ہوئی ہے تو اس سے حد درجہ اجتناب و پرہیز کرنا چاہئے، کیونکہ یہ بدعت اور ناپسندیدہ عمل اور ایسی جہالت ہے جو اپنے اندر کئی برائیاں لیتے ہوئے ہے، اور اس کی وضاحت پہلے گذر چکی ہے، نیز ”التبیان فی حملۃ القرآن“ کے اندر میں نے اس کی بحث تفصیل سے ذکر کی ہے۔

(باب-۱۴)



نماز حاجت کی دعاء :

۵۲۶- سنن ترمذی وابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ثُمَّ

وَفَنَاءَ عَذَابِ النَّارِ. (۱)

اے اللہ (اے میرے رب) تو مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر، اور مجھے جہنم کے عذاب سے بچالے۔
۵۲۷- ترمذی وابن ماجہ میں حضرت عثمان بن حنیفؓ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، آپ اللہ سے دعا فرمادیں کہ اللہ مجھے عافیت دے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ، فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ.
اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو، اور یہی تیرے لئے بہتر ہے۔
اس شخص نے کہا، تو پھر آپ دعا فرمادیں، آپ نے اسے خوب اچھی طرح وضو کرنے کا اور ان الفاظ میں دعا کرنے کا حکم دیا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ
یَا مُحَمَّدُ، اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَیْ رَبِّیْ فِی حَاجَتِیْ هَذِهِ
لِیُقْضٰی لِیْ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ مِنِّیْ. (۲)

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں، اور آپ کے نبی جو کہ نبی رحمت ہیں کے ذریعہ (ان کے وسیلے سے) آپ کا قصد کرتا ہوں (متوجہ ہوتا ہوں) اے محمد میں نے آپ کے ذریعہ اپنے رب کا اپنی اس ضرورت کے لیے قصد کیا ہے کہ میری یہ ضرورت پوری کی جائے، اس لئے آپ ان کی سفارش میری حق میں قبول فرمائیں۔

(باب-۱۵)

(۱) دیکھیں بخاری: ۱۳۸۹، مسلم: ۲۶۹۰

(۲) سنن ترمذی: ۳۵۷۳، سنن ابن ماجہ: ۱۳۸۵، وقال الترمذی: حسن صحیح

(باب-۱۷) →

پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا:

۸۷۵ - ابن سنی کی کتاب میں ہشتم بن حنبل سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھے کہ ان کا پاؤں سن ہو گیا ایک شخص نے ان سے کہا، اپنے سب سے محبوب شخص کو یاد کرو تو انہوں نے کہا، یا محمد ﷺ، تو گویا بندھن کھل گیا۔ (۱)

۸۷۶ - ابن سنی ہی کی کتاب میں مجاہد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص کا پاؤں بودہ ہو گیا تو ابن عباس نے فرمایا: اپنے سب سے محبوب شخص کو یاد کرو، اس شخص نے کہا محمد ﷺ تو اس کا بودہ پن دور ہو گیا۔ (۲)

ابن سنی ہی کی کتاب میں ابراہیم بن منذر الحزامی، امام بخاری کے ان شیوخ میں سے ایک ہیں جن سے انہوں نے اپنی جامع صحیح میں روایت کیا ہے، سے مروی ہے کہ اہل مدینہ کو ابو العتاهیہ کا یہ شعر بہت پسند تھا جس اس نے کہا ہے:

وَتَخَذَرُ فَنِي بَعْضِ الْأَحْيَانِ رَجُلُهُ

فَإِنْ لَمْ يَقُلْ: يَا عَتَبُ، لَمْ يَذْهَبِ الْخَذَرُ

بسا اوقات اس کا پاؤں سن ہو جاتا ہے۔ اگر ”یاعتب“ (ہائے لنگراہٹ) نہ کہے تو اس کا سن ہونا دور نہیں ہوتا۔ (۳)

Volume-2

(باب-۱۸)

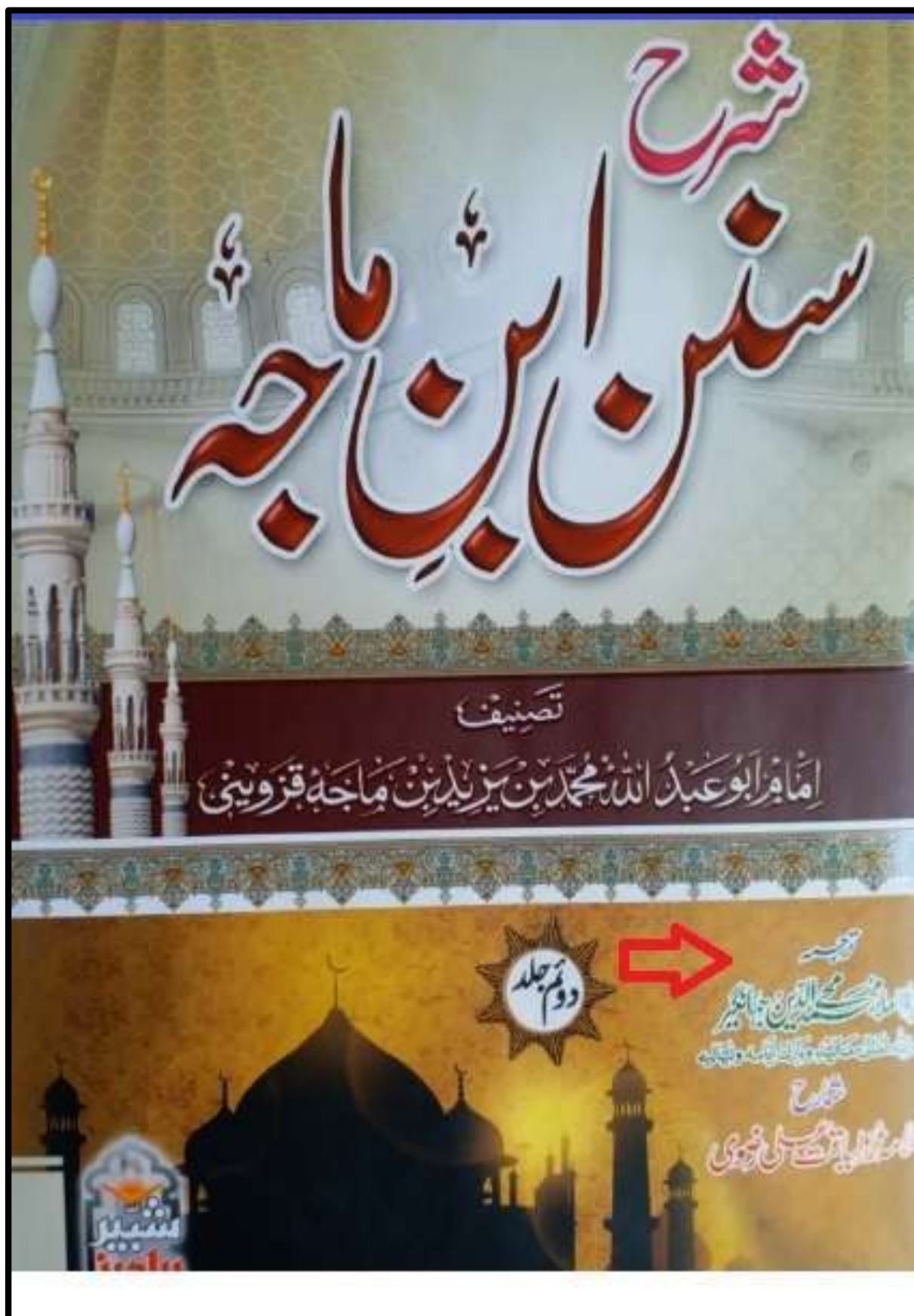
مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں کیلئے بددعا کرنے کی اجازت:

یاد رکھیں کہ یہ بات بہت وسیع ہے، اس کے جواز پر کتاب و سنت کی تصریحات بے شمار

(۱) عمل الیوم لابن سنی ۱۱۶۹ اس کی سند ضعیف ہے۔

(۲) عمل الیوم لابن سنی ۱۶۸، ضعیف جدا، غیاث بن ابراہیم کذاب خبیث

(۳) عمل الیوم لابن سنی ۷۲



نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے دعا اور دعا کے قبول ہونے کا بیان

1385 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَنْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ الْبَصَرَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَالِجَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِيُحْسِنَ وَضُوئَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ .

قَالَ أَبُو اسْتَحَقَّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

﴿﴾ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب کرے! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کو مؤخر کر دیتا ہوں اور یہ زیادہ بہتر ہے، لیکن اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ میرے لیے دعا کر دیں! چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا مانگیں:

”اے اللہ! میں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ جو ”نبی رحمت“ ہیں کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے حضرت محمد ﷺ! میں اپنی حاجت پوری کروانے کے لیے آپ کے وسیلے سے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی شفاعت قبول کر لے!“

1385: أخرجه الترمذی فی ”المجامع“ رقم الحدیث: 3578

مخرج: سنن أبی ماجہ (جلد دوم)

(۶۱۵)

کتاب الصلوة

ابو اسحاق کہتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

→ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلَى الصَّحَابَةِ

جلد 2

تعریف

لِلْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ بِعَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمِ النَّيْسَابُورِيِّ

ترجمہ

الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن الفارسی البغوی

نئیہ سنٹر، ایم۔ اے بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

المستدرک (جزء دوم) جلد دوم ۲۷۶ کتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعائیں

بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ

”کوئی طاقت اور جمال اللہ کے سوا نہیں ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے“

﴿﴾ یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1909- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ،

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُرَيْمَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ إِلَى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: إِنْ

بُنْتُ أَخَرْتُ ذَلِكَ، وَإِنْ بُنْتُ دَعَوْتُ، قَالَ: فَاذْعُهُ قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْرَأَ، فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ، وَيُصَلِّيَ

رَكَعَتَيْنِ، وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ، وَآتُوهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ،

يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِهَا لِي، اللَّهُمَّ شَفِّعْنِي فِيهِ وَشَفِّعْنِي فِيهِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

﴿﴾ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک لاغر بیمار شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لئے

دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پراہوتوں کو مومن قرار دے لو اور چاہتو میں دعا کر دیتا ہوں۔

اس نے کہا: آپ دعا فرمادیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے 2

رکعتیں ادا کرے اور پھر یوں دعا مانگے:

اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ، وَآتُوهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ

إِلَى رَبِّكَ فِي حَاجَتِي هَذِهِ

”اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی، نبی رحمت، محمد ﷺ کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا

محمد ﷺ میں آپ کے واسطے سے، آپ کے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوں، اپنی اس حاجت کے سلسلے میں۔ تو میری اس حاجت کو پورا

کر دے۔ اے اللہ ان کی شفا فرما میرے حق میں اور میری درخواست ان کے متعلق قبول فرما۔

حدیث: 1909

انصرہ ابو عبد الرحمن النساہی فی ”سننہ الکبریٰ“ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء، رقم الحدیث: 10495

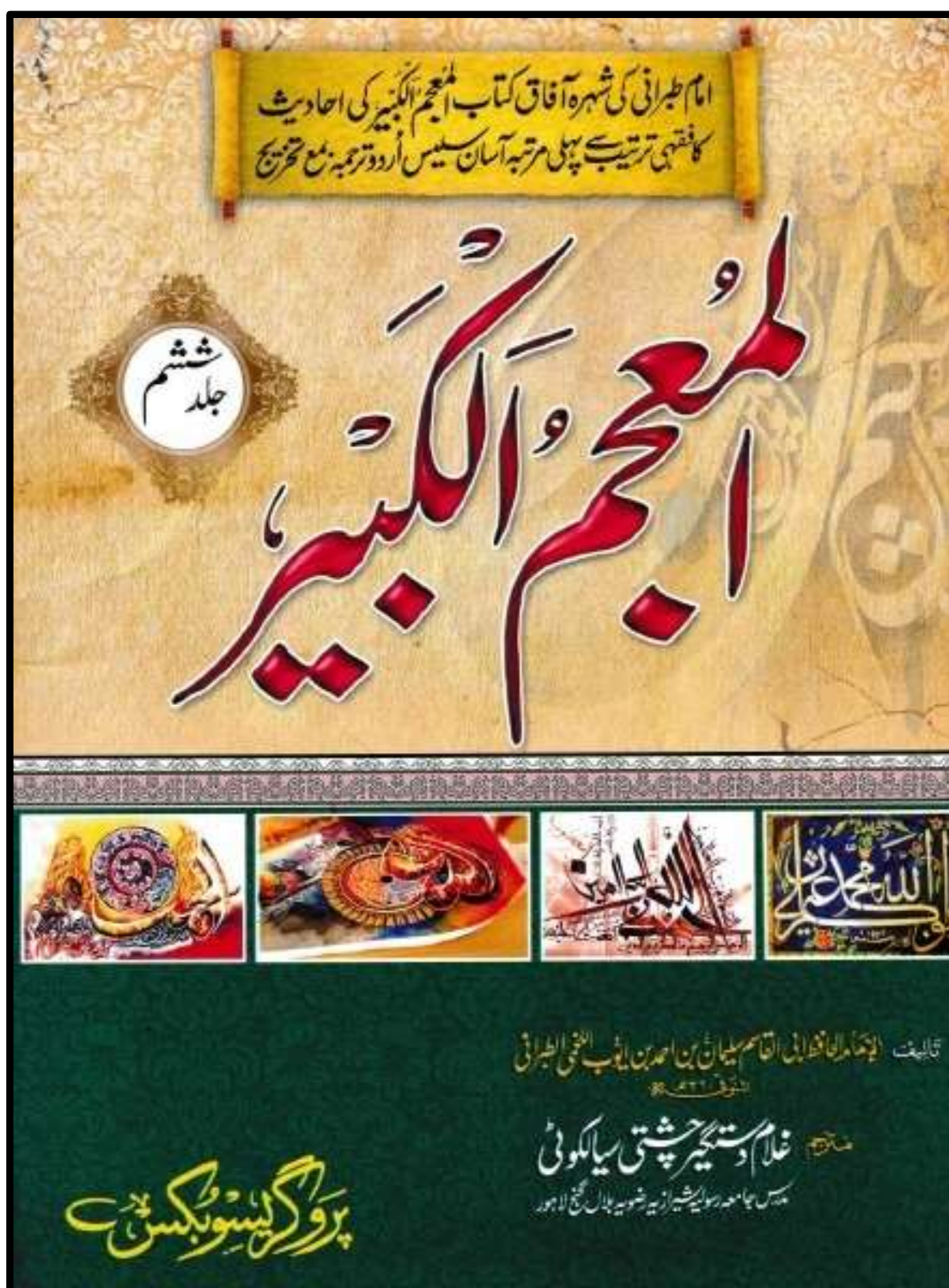
الهدایہ - AllDayah

المستدرک (جزء دوم) جلد دوم ۲۷۷ کتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

﴿﴾ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

Al Mojam Al Kabeer

In this hadith, Usman Bin Hunaif Radiallahu Anhu is referring the dua taught by our beloved prophet ﷺ to another person who came to meet Hazrath Usman Ghani Radiallahu Anhu for some work. That person also recited dua with the intercession of our beloved prophet ﷺ and his wish was fulfilled. Till today Alhamdulillah we sunnis are being blessed with the intercession of our beloved prophet ﷺ.



المعجم الكبير للطبرانی 138 جلد ششم

عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَ زَمَانِهِ خِلَافَتِ فِي حَجَّ كَيْفَ فِي رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ كِي مَسْجِدٍ فِي بَيْتِهَا هُوَ تَحَا' اِيك آدِي بِيَان كَر رَهَا تَحَا'
اَسْ نَ كَمَا: هَم رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَ سَا تَحَا اِيك دِن نَمَاز
پڑھ رَہے تَحَا تَو اِيك آدِي آيَا اَسْ نَ اَسْ سَتُون كَ
پِچھے نَمَاز پڑھی اَسْ نَ جَلْدِي نَمَاز پڑھی پھر نِکلا تَو
حُضُورِ ﷺ نَ فَرَمَایَا: اَگَرِیہ اَسْ حَالَتِ پَر مَر تَا تَو اَسْ دِیْن
نَ اَسَ كُوئی فَائِدَہ نِہیں دِی تَا تَحَا۔ وَہ آدِي جَو مُخْتَصَر اور كَمَل
نَمَاز پڑھ تَا تَحَا اَسْ نَ اَسْ آدِي كَ مَتَعَلَق پُوچھا تَو مَجھے كَمَا
كُیَا: وَہ حَضَرَتِ عُثْمَانُ بِنِ حُنَیْفِ اَنصَارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ تَحَا۔

ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ، ثَنَا الْحَارِثُ
بْنُ يَزِيدَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ
هَاشِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّدِيقِ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ
هَاشِمٌ: حَجَجْنَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَلَسْتُ فِي مَجْلِسٍ فِي
مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَجُلٌ
يُحَدِّثُهُمْ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى إِلَى هَذَا
الْعَمُودِ، فَعَجَلَ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ
هَذَا لَوُمَاتٌ لَمَاتٌ وَكَيْسٌ هُوَ مِنَ الدِّينِ عَلَى
شَيْءٍ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّهَا فَسَأَلْتُ عَنْ
هَذَا الرَّجُلِ فَقِيلَ لِي: عُثْمَانُ بْنُ حُنَیْفٍ
الْأَنْصَارِيُّ

ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى



8232- حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى بَنِ حَضَرَتِ عَمْرٍ عُثْمَانُ بِنِ حُنَیْفٍ فَرَمَاتے ہیں کہ اِيك

جلد 2 صفحہ 121 'ولہ ابن لہبعة ولہ كلام' ولہ البراء بن عثمان ولم يعرف . قلت: ذكره الحافظ في اللسان
جلد 2 صفحہ 5 وقال: ذكره الحسيني في رجال المسند وقال ليس بالمشهور . قلت: بل هو معروف السب
والدار ثم قال بعد ان اشار الى هذا الحديث: فكان البراء لم يترك السماع من أبيه . وكذا في تعجيل المنفعة له .
ورواه في الصغير جلد 1 صفحہ 183-184 وقال: لم يروه عن روح بن القاسم الأشيب بن سعيد المكي وهو ثقة
وهو الذي يحدث عنه أحمد بن شبيب عن أبيه عن يونس بن يزيد الأيلي' وقد روى هذا الحديث شعبة ابن أبي
جعفر الخطمي - واسمه عمير بن يزيد - وهو ثقة' لفرد به عثمان بن عمر بن فارس عن شعبة' والحديث صحيح .
قلت: لا شك في صحة الحديث المعروف وأما الشك في هذه القصة التي يستدل بها على التوسل المبتدع . وهي
انفرد بها شبيب كما قال الطبراني . وشبيب لا بأس بحديثه بشرطين أن يكون من رواية ابنه أحمد عنه' وأن يكون
من رواية شبيب عن يونس بن يزيد . والحديث رواه عن شبيب بن وهب وولده اسماعيل وأحمد' وقد تكلم النقاد
في رواية ابن وهب عن شبيب في شبيب' وابنه اسماعيل لا يعرف' وأحمد وان روى القصة عن أبيه إلا أنها ليست

المعجم الكبير للطبرانی 139 جلد ششم

قَبْرِ الْمِصْرِيِّ الْمُقْرِءِ، ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ،
ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ رَوْحِ
بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ الْمَدَنِيِّ،
عَنْ أَبِي أَسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَمِّهِ
عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا، كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ،
فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِي
حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ فَسَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ،
فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: أَنْتَ الْمِصْطَاةُ
فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ أَنْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ،
ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا
مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَتَقْضِ لِي
حَاجَتِي وَتَذَكِّرْ حَاجَتَكَ وَرُوحَ حَتَّى أَرْوَحَ
مَعَكَ، فَإِنِ تَلَقَّى الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى
بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ
الْبُيُوتَ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَاجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى

آدی کسی کام کیلئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی
خدمت میں آیا جایا کرتا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کسی مصروفیت کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ نہیں کرتے
تھے اور نہ ہی اس کے کام میں نظر فرماتے تھے پس وہ آدی
حضرت ابن حنیف سے ملا اور ان کے سامنے اپنا مسئلہ پیش
کیا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے
فرمایا: وضو کیلئے پانی لے آ! اس کے بعد وضو کر پھر مسجد
میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کر۔ پھر یہ دعا کر: ”اللھم
انسی اسألك الی آخرہ“ اور ساتھ اپنے کام کا ذکر کر اور
چلا جا حتی کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں گا۔ پس اس آدی
نے جا کر وہی کام کیا جو انہوں نے فرمایا تھا پھر حضرت
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو ادھر
سے دربان آیا وہ اس آدی کے ہاتھ سے پکڑ کر اسے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا پس حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ قالین پر بٹھا
کر فرمایا: تیرا کام کیا ہے؟ پس اس نے اپنا کام بتایا اور
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کام کو کر دیا۔ پھر اس
سے کہا: تو نے اب تک اپنا کام مجھے بتایا کیوں نہیں؟ اور

من طریق یونس بن یزید۔ ثم اختلف فيها على أحمد فرواه ابن السني في عمل اليوم والليلة رقم الحديث: 628
والحاكم جلد 1 صفحہ 526 من ثلاثة طرق عن أحمد بن حنبل بن شبيب بدون ذكر القصة. ورواه الحاكم جلد 1
صفحہ 526 من طريق عون بن عمارة البصري عن روح بن القاسم به. قال شيخنا محمد ناصر الدين الألباني في
رسالته القيمة التوسل صفحہ 88 وعون هذا وان كان ضعيفا فرواه أولي من رواية شبيب لموافقتها لرواية شعبة
وحماة بن سلمة عن أبي جعفر الخطمي. وخلاصة القول: أن هذه القصة ضعيفة متكررة لأمور ثلاثة: ضعف حفظ
المسند بها والاختلاف عليه فيها ومخالفة للثقاة الذين لم يذكروها في الحديث وأمر واحد من هذه الأمور
كاف لإسقاط هذه القصة فكيف بها مجتمعة؟

المعجم الکبیر للطبرانی جلد ششم 140

الطَّبِئِيسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُكَ؟ قَدْ كَرَّ حَاجَتُهُ
وَلَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتُ حَاجَتَكَ
حَتَّى تَكَانَ السَّاعَةُ، وَقَالَ: مَا تَكَانَتْ لَكَ مِنْ
حَاجَةٍ فَأَذْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ
فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ
غَيْرًا مَا تَكَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ
حَتَّى تَكَلِّمْتَهُ فَيَ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيفٍ:
وَاللَّهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ ضَرِيرٌ فَشَكَّى إِلَيْهِ
ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: فَتَصَبَّرْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لِي
قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَنْتَ الْمِيْضَاءُ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلَّى
رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اذْغِ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ قَالَ ابْنُ
حُنَيفٍ: فَوَاللَّهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَطَالَ بَيْنَا الْحَدِيثُ
حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ
قَطُّ

ما اسند عثمان بن حنيف

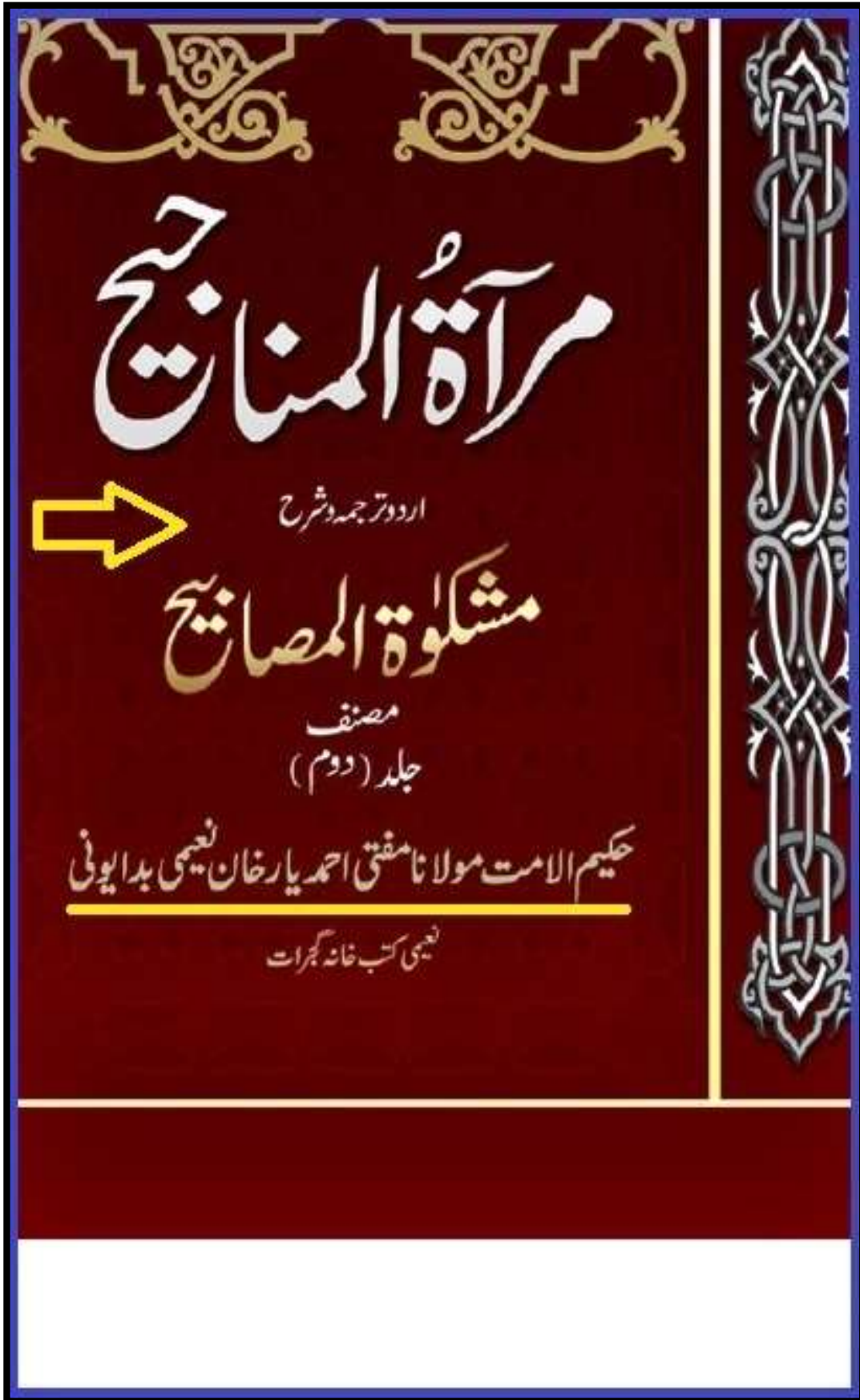
فرمایا: جو بھی تیرا کام ہو تو مجھے بتایا کر۔ پھر وہ آدمی آپ
کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا ان
سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے! وہ میرے
کام کو نہ دیکھتے اور نہ ہی میری طرف متوجہ ہوتے یہاں تک
کہ آپ نے میری سفارش کی۔ حضرت عثمان بن حنیف
نے فرمایا: قسم بخدا! میں نے ان سے (آپ کی) کوئی
سفارش نہیں کی (میں نے تو نسخہ بتایا ہے اس کی وجہ یہ تھی)
کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کے
پاس ایک نابینا آیا تو اس نے شکایت کی کہ میں نابینا ہوں
(آنکھیں چاہئیں) تو رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا:
صبر کر لو! (تمہارے لیے بہتر ہوگا) اس نے عرض کی: اے
اللہ کے رسول! کوئی میری انگلی پکڑنے والا نہیں اور مجھے
بڑی مشکل ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی لا کر وضو کر
پھر دو رکعت پڑھ پھر یہ دعا کر۔ حضرت ابن حنیف نے
فرمایا: قسم بخدا! ہم جدا نہیں ہوئے اور نہ ہی کوئی لمبی بات
کی یہاں تک کہ وہ آدمی ہمارے پاس آیا گویا وہ کبھی نابینا
تھا ہی نہیں۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ حضور ﷺ
سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَطَّارُ، ثنا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَارِسٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ
حُنَيفٍ، عَنْ عَمِيهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيفٍ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ

8233- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ

حضرت عثمان بن کهل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے



درود کی فضیلت

مرآت جلد دوم

924- [6]

روایت ہے انہی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔
(نسائی، دارمی)

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَاحِبِينَ فِي الْأَرْضِ يَبْلُغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ». - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

یعنی ان فرشتوں کی بھی ڈیوٹی ہے کہ وہ آستانہ عالیہ تک امت کا سلام پہنچایا کریں۔ یہاں چند باتیں قابل خیال ہیں: ایک یہ کہ فرشتے کے درود پہنچانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور جنس نفیس ہر ایک کا درود نہ سنتے ہوں، حق یہ ہے کہ سرکارِ ہر دور و قریب کے درود خواں کا درود سنتے بھی ہیں اور درود خواں کی عزت افزائی کے لیے فرشتے بھی بارگاہِ عالی میں درود پہنچاتے ہیں تاکہ درود کی برکت سے ہم گنہگاروں کا نام آستانہ عالیہ میں فرشتہ کی زبان سے ادا ہو۔ سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے جیوٹی کی آوار سنی تو حضور ہم گنہگاروں کی فریاد کیوں نہ سنیں گے، دیکھو رب تعالیٰ ہمارے اعمال دیکھتا ہے پھر بھی اسکی بارگاہ میں فرشتے اعمال پیش کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ فرشتے ایسے تیز رفتار ہیں کہ ادھر امتی کے منہ سے درود نکلا ادھر انہوں نے سبز گنبد میں پیش کیا اگر کوئی ایک مجلس میں ہزار بار درود شریف پڑھیں تو یہ فرشتہ ان کے اور مدینہ طیبہ کے ہزار چکر لگائے گا یہ نہ ہوگا کہ دن بھر کے درود تھیلے میں بیچ کر کے ڈاک کی طرح شام کو وہاں پہنچائے جیسا کہ اس زمانہ کے بعض جہلاء نے سمجھا۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضور انور کا خدام آستانہ بنایا ہے، حضور انور کا خدمت کار ان فرشتوں کا سار جہ رکھتے ہیں۔

925- [7]

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ مجھ پر میری روح لوٹاتا ہے حتیٰ کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی، دعوات کبیر)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رُدُّهُ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّىٰ لَرُدُّهُ عَلَيَّ السَّلَامَ». - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى

یہاں روح سے مراد توجہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے حضور تو بحیات دائمی زندہ ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے درود پڑھنے پر زندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حضور پر لاکھوں درود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ کی روح نکلتی اور داخل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حضور ایک آن میں بے شمار درود خواںوں کی طرف یکساں توجہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سورج بیک وقت سارے عالم پر توجہ کر لیتا ہے ایسے آسمان نبوت کے سورج ایک وقت میں سب کا درود سلام سن بھی لیتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن اس میں آپ کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی کیوں نہ ہو کہ مظہر ذات کبریا ہیں، رب تعالیٰ بیک وقت سب کی دعائیں سنتا ہے۔

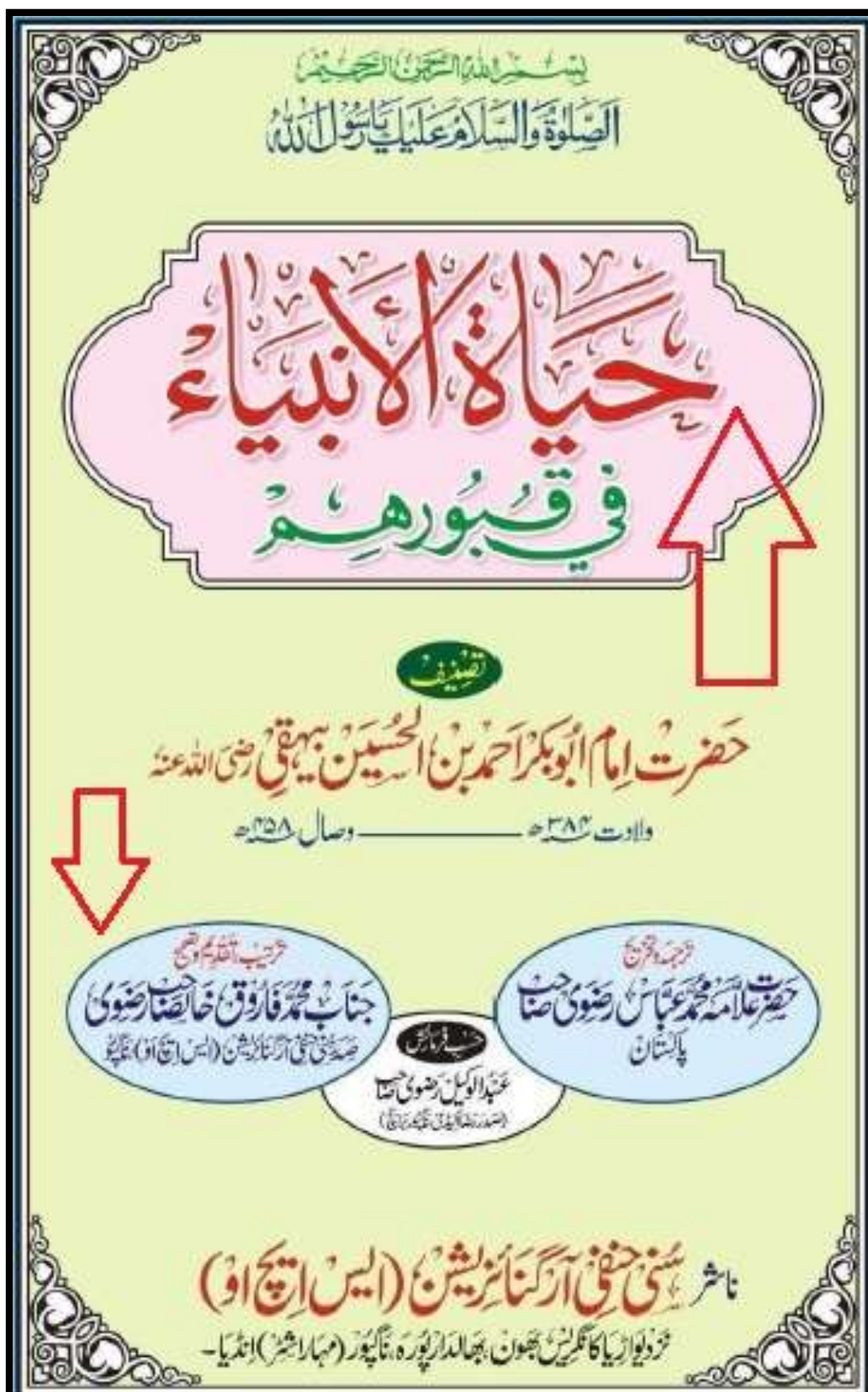
926- [8]

روایت ہے انہی سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اپنے گھر قبور نہ بنائیں اور میری قبر

وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Hayathul Ambiya Fi Quboorihim By Jalaluddin Suyooti

This book is translated by great scholar of our time Allama Farook Khan Razvi Sahab.
This book contains many ahadith related to the subject.



پڑھتا ہے۔ ۱

کذا وكذا صلاة - ۱

حدیث نمبر : ۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا میں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے قبر سے دور پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“ ۲

ابو عبد الرحمن وہ محمد بن مروان سدی ہے میرے نزدیک اس میں نظر ہے۔ (یعنی وہ ضعیف راوی ہے) مگر اس حدیث کی تائید گذشتہ احادیث سے ہوتی ہے۔ ۳

(۱۹) اخبرنا علی بن محمد بن بشران انباء ابو جعفر الرازی ثنا عیسیٰ بن عبد اللہ الطیالسی ثنا العلاء بن عمرو الحنفی ثنا ابو عبد الرحمن عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : من صلی علی عند قبری سمعۃ ومن صلی علی نائیاً منه ابلغتہ ابو عبد الرحمن هذا هو محمد بن مروان السدی فیما اری و فیہ نظر و قد مفی ما یوکدہ۔ ۳

حدیث نمبر : ۲۰

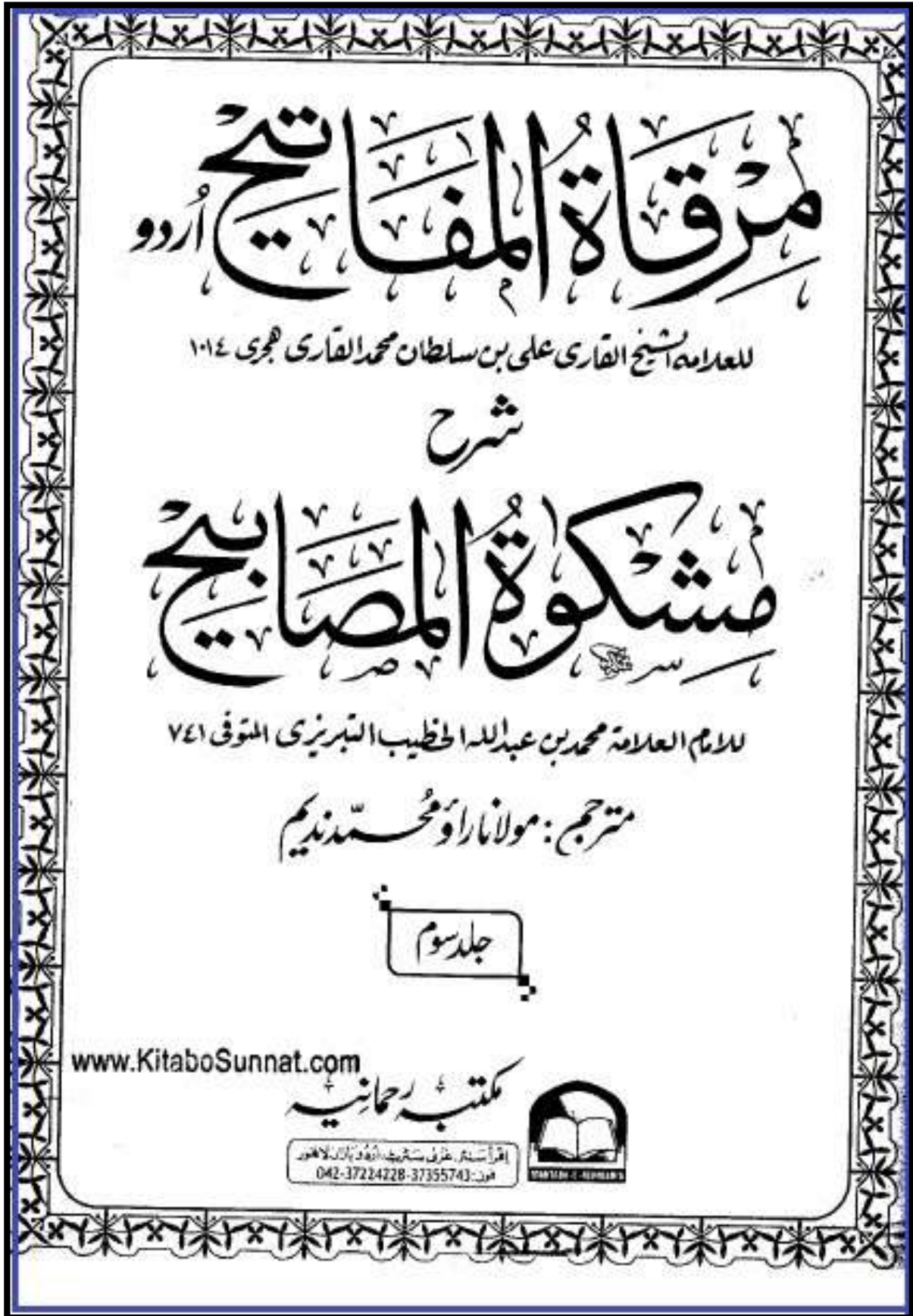
حضرت سلیمان بن تحیم (تابعی جو ثقہ راوی ہے) نے فرمایا کہ مجھے خواب میں رسول

(۲۰) واخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ انباء ابو عبد اللہ الصفّار ثنا ابو بکر بن ابی الدنیا حدثنی سوید بن سعید حدثنی ابن ابی

۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ۔ ۱۵۳، طبقات الشافعیہ الکبریٰ۔ ۱۶۹/۱، مسند البزار۔ ۷۴/۲، التاریخ الکبیر للبخاری۔ ۳۱۶/۶، الکامل۔ ۱۷۵/۵، الترغیب والترہیب۔ ۳۱۹/۲، الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم۔ ۲۹۶/۶،

۲۔ الترغیب والترہیب۔ ۳۱۷/۲، شعب الایمان۔ ۲۱۸/۲، طبقات الشافعیہ۔ ۸۷/۱، رسائل القشیریہ۔ ۱۷،

۳۔ اس حدیث کا ایک راوی ابو عبد الرحمن محمد بن مروان سدی ہے جسکے بارے میں ائمہ نے فرمایا متہم بالوضع اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال۔ ۳۳/۳، الضعفاء الکبیر۔ ۱۳۶/۳، تہذیب الکمال۔ ۲۰۷/۱۷، الصارم المنکلی۔ ۲۸۳،



مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اُردو جلد سوم ۳۱ کتاب الصلّٰۃ

زیادہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوگا
۹۲۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ - (رواه الترمذی)

أخرجه الترمذی فی السنن ۳۵۱/۱ حدیث رقم ۴۸۴۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود زیادہ پڑھتے ہیں۔
تشریح: حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کے دل میں نبی ﷺ کی تعظیم بہت زیادہ ہے اور تعظیم مقتضی ہے نبی ﷺ کی پیروی کی، اور نبی ﷺ کی پیروی دلیل محبت ہے جس پر پروردگار عالم کی محبت مرحب ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد درباری ہے:۔

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ [آل عمران: ۳۱]

”اے حبیب ﷺ! آپ فرمادیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت بھی فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف فرمائے گا۔“

اسی وجہ سے بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو یوم قیامت نبی ﷺ کا قرب حاصل ہوگا۔ اس حدیث کے ضمن میں علامہ ابن حبان فرماتے ہیں کہ اس صحیح حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ قیامت کے دن نبی کے سب سے زیادہ قریب محدثین کرام ہوں گے کیونکہ اس امت میں ان سے زیادہ درود شریف پڑھنے والی کوئی جماعت اور گروہ نہیں ہے اور بعض حضرات نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ محدثین قولاً وفعلاً دونوں طرح نبی ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں اس لئے انہیں یہ اعزاز حاصل ہوگا۔

➡ **فرشتے درود پہنچاتے ہیں**

۹۲۳: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً مَسَاحِينَ فِي الْأَرْضِ يَكْلِفُونَنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ - (رواه السنن والدارمی)

أخرجه السنن فی السنن ۴۳/۳ حدیث رقم ۱۲۸۲۔ ولفی السنن ۴۰۹/۲ حدیث رقم ۲۷۷۴۔ وأحمد فی المسند ۴۵۲/۱۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (نسائی، دارمی)

تشریح: امت مرحومہ میں سے جب بھی کوئی شخص نبی ﷺ پر درود و سلام کا تحفہ پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ فرشتے اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں خواہ درود و سلام کے یہ کلمات تھوڑے ہوں یا زیادہ۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ درود و سلام پڑھنے والے جناب رسول اللہ ﷺ کے روضہ مقدسہ و مطہرہ سے دور ہوا اور اگر درود و سلام پیش کرنے والا روضہ اقدس و اطہر کے قریب جتنی نبی ﷺ سے خود براہ راست سماعت فرماتے ہیں اور یہی نہیں بلکہ اس کا جواب

بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ کی دائمی حیات کی طرف بھی بڑے لطیف انداز میں اشارہ کیا گیا ہے اور یہ کہ نبی ﷺ کو اس چیز سے خوشی ہوتی ہے کہ آپ کے امتی آپ ﷺ پر درود و سلام کا نذرانہ عقیدت پیش کریں۔ نیز یہ کہ ہر امتی کا درود و سلام قبول ہو جاتا ہے کیونکہ جب ملائکہ نے اسے قبول کر کے خدمت اقدس میں پیش کر دیا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے اسے قبول کر لیا ہے کیونکہ وہ مزاج شناس نبوت ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو امام نسائی اور دارمی نے اپنی اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے جبکہ میرک فرماتے ہیں کہ ابن حبان اور حاکم نے بھی اس روایت کی تخریج فرمائی ہے لیکن ان دونوں کی روایت میں ”فی الارض“ کی قید نہیں ہے۔ اسی طرح شیخ جزری بیہیہ کے کلام سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جبکہ حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا اسلوب اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات میں شمار کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی بیہیہ کی تحقیق کے مطابق اس روایت کو امام احمد، ابو نعیم اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے تو اسے متعدد اسناد سے روایت کیا ہے جن میں سے بعض اسانید درجہ حسن تک پہنچی ہوئی ہیں۔ حافظ صاحب بیہیہ کے بقول ہی اس سلسلے کی مندرجہ ذیل روایت بھی سند حسن سے مروی ہے تاہم اس میں ایک راوی مجہول ہے اور وہ روایت یہ ہے:

”حيثما كنتم فصلوا على فان صلاتكم تبلغني“

”تم جہاں کہیں بھی ہو کرو، مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کیونکہ اس صورت میں (جبکہ تم مجھ سے دور ہو) تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔“

سلام کا جواب

۹۲۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَسْلِمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (رواه ابوداؤد والبيهقي في الدعوات الكبير)

آخر جہ ابوداؤد فی السنن ۵۳۱/۲ حدیث رقم ۴۱۰۶، وأحمد فی المستدرک ۵۲۷/۲ فی المخطوطة ”مسحاب“۔

توضیح: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد) امام بیہقی نے اس کو دعوات کبیر میں بیان کیا ہے۔

تشریح: ”اس حدیث کی وضاحت میں قاضی عیاض بیہیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شاید اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی روح مقدسہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ جب کسی امتی کا سلام آپ ﷺ تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح مبارک کو اس سلام کے جواب کی طرف متوجہ فرما دیتے ہیں۔ جیسا کہ دنیا میں بھی جناب رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں کھوئے رہتے تھے اور جب کوئی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو اسے بھی اللہ کی طرف سے ہونے

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اردو جلد سوم

۳۳

کتاب الصلۃ

والے فیضان کا حصہ عطا فرماتے۔

ابن ملک فرماتے ہیں کہ روروح سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارکہ جسداطہر میں نہیں ہے۔ روروح کیلئے اسے لوٹایا جاتا ہے بلکہ یہاں اسے کنایہ استعمال کیا گیا ہے اور اس سے مراد اللہ کی طرف سے اس بات کا اعلان والہام ہے کہ آپ کے فلاں امتی نے آپ پر روروح سلام کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

فائدہ: اس مسئلے کی مکمل وضاحت کیلئے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جو قابل دید ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اور امام بیہقی نے اپنی کتاب الدعوات الکبیر میں نقل کیا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کے بقول اس حدیث کی تخریج طبرانی اور ابن عساکر نے بھی کی ہے۔ اور یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن کے مرتبے میں ہے بلکہ امام نووی رحمہ اللہ نے تو اپنی کتاب الاذکار میں اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

اسی سلسلے کی ایک دوسری روایت میں سلام اور جواب سلام کے اس حکم کو روضہ مقدسہ کے قریب ہونے کے ساتھ مقید کیا گیا ہے لیکن بعض حفاظ حدیث کا کہنا کہ یہ اضافہ ہماری معلومات کے مطابق کسی سند سے ثابت نہیں ہے۔

گھروں کو قبرستان نہ بناؤ

۹۲۶: وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عِيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُ۔ (رواہ النسائی)

اس حدیث ابو داؤد فی السنن ۵۳۶/۲ حدیث رقم ۲۰۴۲۔ واحد فی المسند ۳۶۷/۲۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ تم مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (نسائی)

تشریح: اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے گھروں کو قبر بنانے سے جو ممانعت فرمائی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی طرح مت بنانا جو کہ اللہ کے ذکر اور اس کی طاعت سے خالی ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی برکتوں کو حاصل کرنے کیلئے نقلی عبادات کا کچھ حصہ گھروں میں کیا کرو۔ لیکن ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مردوں کو گھروں میں دفن نہ کرو۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ اس دوسرے معنی پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر مردوں کو گھروں میں دفن کرنے کی ممانعت ہوتی تو نبی ﷺ کو آپ کے گھر میں دفن نہ کیا جاتا لیکن یہ رائے اس لئے ناقابل اعتبار ہے کہ یہ نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے:-

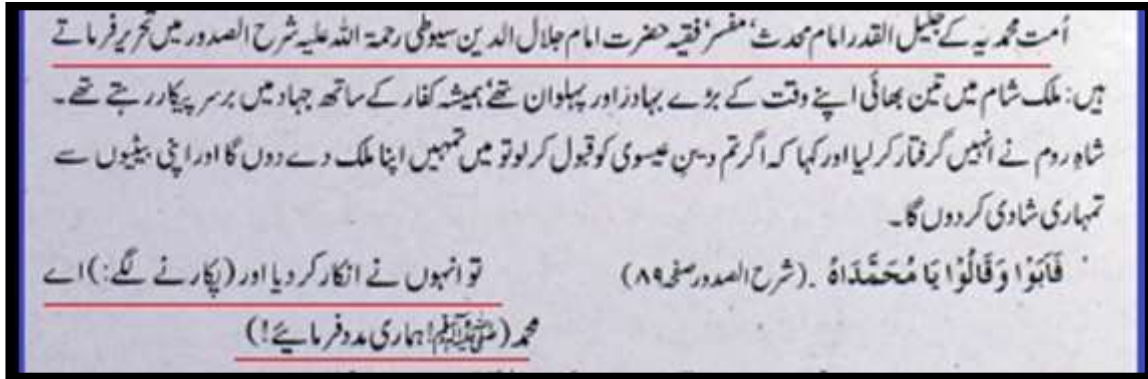
”مَا قَبِضَ لِي إِلَّا وَدْفِنَ حَيْثُ يَقْبِضُ“

”برہمی کو میں دفن کیا جاتا ہے جہاں ان کی روح قبض کی جاتی ہے۔“

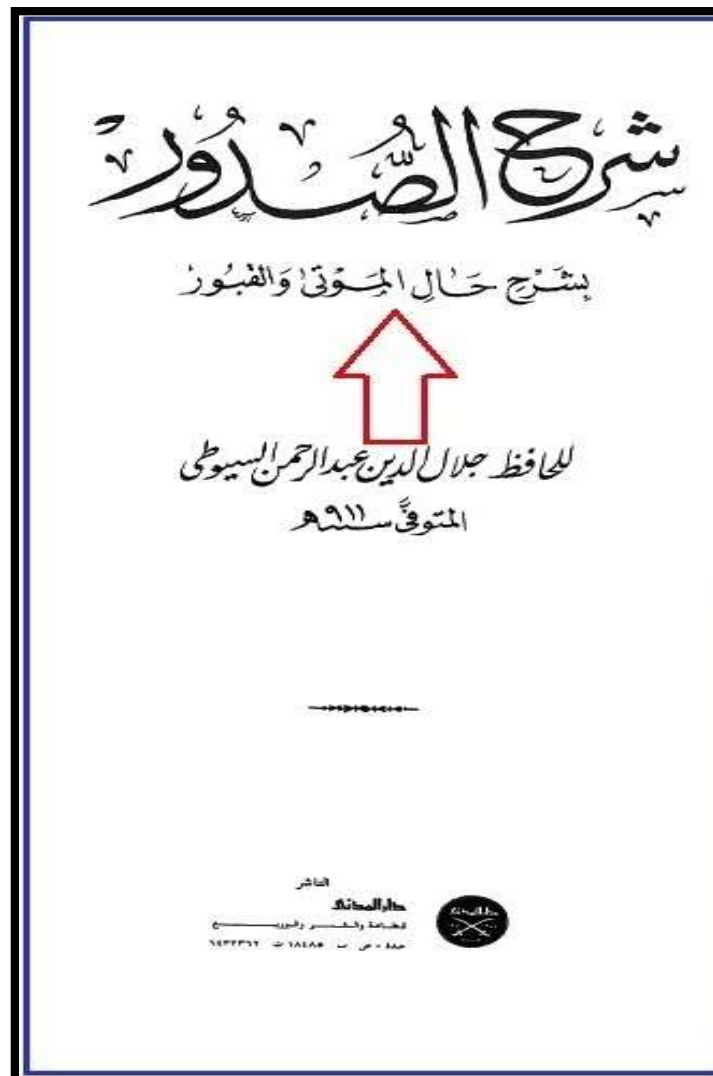
اس حدیث کا ایک تیسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبروں کو اپنی رہائش گاہ نہ بناؤ کیونکہ اگر تم نے وہاں رہنا شروع کر دیا تو

Sharah Sudoor By Jalaluddin Suyooti

Refer the narration of 3 muslim brothers who always used to do jihad with non believers. They were caught by prince of rome. The prince said, if you accept Christianity, I will give you political power and also my daughters in your nikah. The muslim brothers refuted that and said "Oh Our Beloved Prophet ﷺ help us".



Refer Arabic version below.



فَقِيلَ لِي : هَذِهِ ابْنَتِي أَزْوَجُكَ بِهَا وَأَقَاسِمُكَ مَالِي ، وَقَدْ رَأَيْتَ مَنَزَلَتِي مِنْ الْمَلِكِ ، فَادْخُلْ فِي دِينِي حَتَّى أَفْعَلَ بِكَ هَذَا ، فَقُلْتُ : مَا أَتْرُكُ دِينِي لَزَوْجَةٍ وَلَا لَدُنْيَا ، فَمَكَثْتُ أَيَّامًا يَعْزُضُ عَلَيَّ ذَلِكَ ، فَدَعَتْنِي ابْنَتُهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى بَسْتَانٍ لَهَا ، فَقَالَتْ : مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا عَرَضَ عَلَيْكَ أَبِي ؟ فَقُلْتُ : مَا أَتْرُكُ دِينِي لَامْرَأَةٍ وَلَا لَشَيْءٍ . قَالَتْ : فَتَحْبِبُ الْمَكْثَ عِنْدَنَا أَوِ اللَّحَاقَ بِبِلَادِكَ . فَقُلْتُ : الدَّهَابُ إِلَى بِلَادِي . قَالَ : فَأَرْتَنِي نَجْمًا فِي السَّمَاءِ ، وَقَالَتْ لِي : سِرْ عَلَى هَذَا النَّجْمِ بِاللَّيْلِ ، وَأَكْمُنْ بِالنَّهَارِ ، فَلَمَّا يَبْلُغُكَ إِلَى بِلَادِكَ ، ثُمَّ زُودْتَنِي ، وَانْطَلَقْتُ ، فَسَرْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ أُسِيرُ بِاللَّيْلِ وَأَكْمُنُ بِالنَّهَارِ ، فَبَيْنَمَا أَنَا الْيَوْمَ الرَّابِعَ مَكْمُنٌ ، فَلَمَّا الْخَيْلُ ، فَقُلْتُ : طَلَبْتُ ، فَأَشْرَفُوا عَلَيَّ ، فَلَمَّا أَنَا بِأَصْحَابِي الْمَقْتُولِينَ عَلَى دَوَابٍ ، وَمَعَهُمْ آخَرُونَ عَلَى دَوَابٍ شَهَبَ . قَالُوا : عَمِير ؟ قُلْتُ : عَمِير ، فَقُلْتُ أَوْلَيْسَ قَدْ قَتَلْتُمْ ؟ قَالُوا : بَلَى ، وَلَكِنْ اللَّهُ نَشَرَ الشَّهْدَاءَ ، وَأَذِنَ لَهُمْ أَنْ يَشْهَدُوا جَنَازَةَ عَمْرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ لِي بَعْضُ الَّذِينَ مَعَهُمْ : نَاوِلْنِي بِلِكَ يَا عَمِير ، فَنَاوَلْتُهُ يَدِي ، فَأَرَدَفَنِي ، ثُمَّ سَرْنَا يَسِيرًا ، ثُمَّ قَذَفَ بِي قَذْفَةً وَقَعْتُ قَرَبَ مَنَزَلِي بِالْحَزِيرَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ لِحَقْنِي شَيْءٌ .

وَأَخْرَجَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ عَيُونِ الْحِكَايَاتِ بِسَنَدِهِ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الضَّرِيرِ ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَكَنَ طَرَسُوسَ حِينَ بَنَاهَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ : إِنَّ ثَلَاثَةَ أَخَوَاتٍ مِنَ الشَّامِ كَانُوا يَغْزُونَ ، وَكَانُوا فَرَسَانًا شَجْعَانًا ، فَأَسْرَهُمُ الرُّومُ مَرَّةً ، فَقَالَ لَهُمُ الْمَلِكُ : إِنِّي أَجْعَلُ فِيكُمْ الْمَلِكَ وَأَزْوَاجَكُمْ بَنَاتِي ، وَتَدْخُلُونَ فِي دِينِ النَّصْرَانِيَّةِ ، فَأَبَوْا وَقَالُوا : يَا مُحَمَّدَاهُ ! فَأَمَرَ الْمَلِكُ بِثَلَاثَةِ قَدُورٍ ، فَصَبَّ فِيهَا الزَّيْتُ ، ثُمَّ أَوْقَدَ تَحْتَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَعْزُضُونَ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَلَى تِلْكَ الْقَدُورِ وَيَدْعُونَ إِلَى دِينِ النَّصْرَانِيَّةِ ، فَيَأْبُونَ ، فَأَلْقَى الْأَكْبَرُ فِي الْقَدْرِ ، ثُمَّ الثَّانِي ، ثُمَّ أَذْنَى الْأَصْغَرِ ، فَجَعَلَ يَفْتَنُهُ عَنْ دِينِهِ بِكُلِّ أَمْرٍ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُلَاجٌ ، فَقَالَ : أَيُّهَا الْمَلِكُ ! أَنَا أَفْتَنُهُ عَنْ دِينِهِ ، قَالَ : بِمَاذَا ؟ قَالَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ أَسْرَعَ شَيْءًا إِلَى النِّسَاءِ ، وَلَيْسَ فِي الرُّومِ أَجْمَلُ مِنْ ابْنَتِي ، فَادْفَعْهُ إِلَيَّ حَتَّى أَخْلِيَهُ مَعَهَا ، فَلَمَّا سَتَفْتَنَهُ ، فَضْرَبَ لَهُ أَجْلًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، وَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ، فَجَاءَ بِهِ ، فَادْخُلْهُ مَعَ ابْنَتِهِ وَأَخْبِرْهَا بِالْأَمْرِ ،

فقلت له : دعه فقد كفيتك أمره ، فأقام معها نهاره صائماً ، وليله قائم ، حتى مضى أكثر الأجل ، فقال العليج لابنته : ما صنعت ؟ قالت : ما صنعت شيئاً . هذا رجل فقد أخويه في هذا البلد ، فأخاف أن يكون امتناعه من أجلهما كلما رأى آثارهما ، ولكن استزد الملك في الأجل ، وانقلني وإياه إلى بلد غير هذا ، فزاده أياماً ، فأخرجهما إلى قرية أخرى ، فمكث على ذلك أياماً صائماً النهار قائم الليل ، حتى إذا بقي من الأجل أيام قالت له البخارية ليلة : يا هذا إنني أراك تقدر رباً عظيماً ، وإنني قد دخلت معك في دينك ، وتركت دين آبائي . قال لها : فكيف الحيلة في الحرب ؟ قالت : أنا أحتال لك وجاءته بدابة ، فركبها ، فكانا يسيران بالليل ، ويكتمان بالنهار ، فبينما هما يسيران ليلة إذ سمعا وقع الخيل ، فلما هو بأخويه ، ومعهما ملائكة رسل إليه ، فسلم عليهما ، وسألهما عن حالهما فقالا : ما كانت إلا الغطسة التي رأيت حتى خرجنا في الفردوس ، وإن الله أرسلنا إليك لنشهد تزويجك بهذه الفتاة ، فزوجوه إياها ، ورجعوا ، وخرج إلى بلاد الشام ، فأقام معها ، وكانا مشهورين بذلك معروفين بالشام في الزمن الأول . وقد قال فيهما بعض الشعراء أبياتاً منها :

سَيُعْطَى الصَّادِقِينَ بِفَضْلِ صِدْقٍ نَجَاةً فِي الْحَيَاةِ فِي الْمَمَاتِ

وأخرج ابن عساكر ، عن أبي مطيع معاوية بن يحيى : أن شيخاً من أهل حمص خرج يريد المسجد ، وهو يرى أنه قد أصبح ، فلما عليه ليل ، فلما صار تحت القبة سمع صوت جرس الخيل على البلاط ، فلما فوارس قد لقي بعضهم بعضاً . قال بعضهم لبعض : من أين قدمتم ؟ قالوا : أولم تكونوا معنا ؟ قالوا : لا . قالوا : قدمنا من جنازة البديل خالد بن معدان قالوا : وقد مات ؟ ما علمنا بموته ، فلما أصبح الشيخ حدث أصحابه ، فلما كان نصف النهار قدم البريد يخبر بموته .

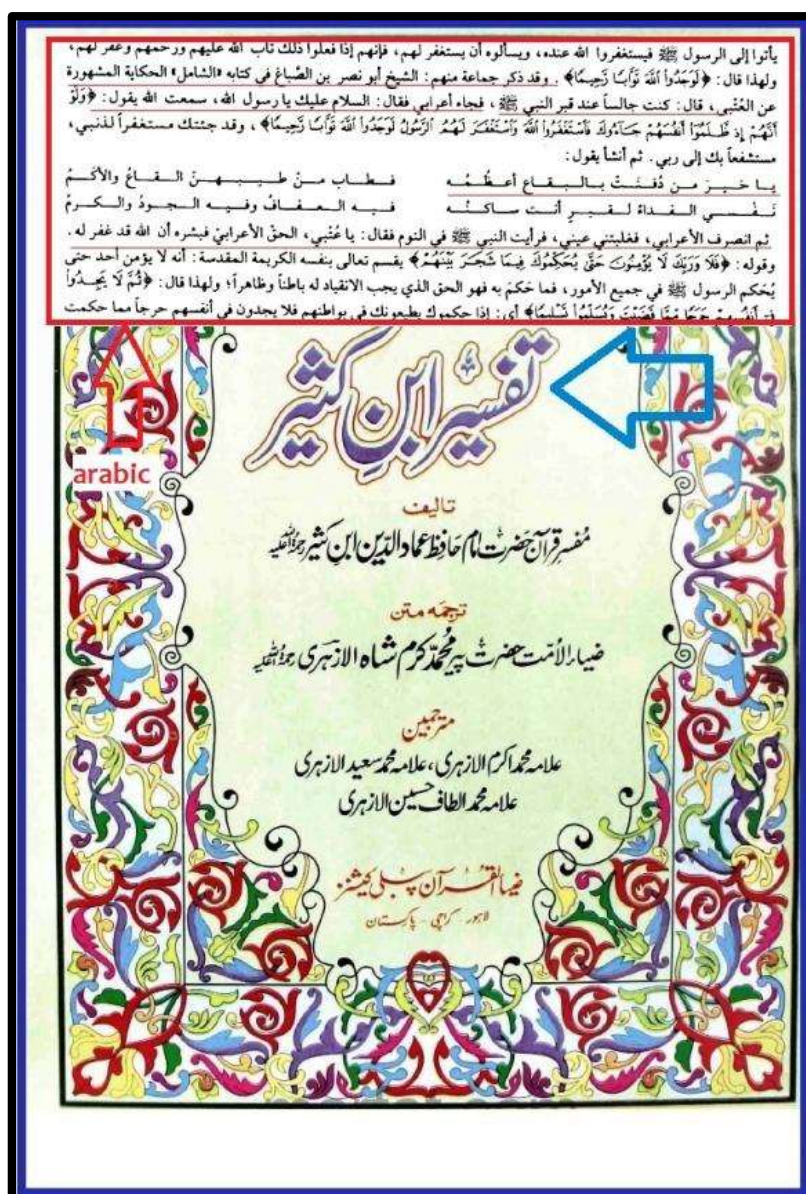
وأخرج ابن أبي الدنيا في القبور ، وابن عساكر ، عن الشعبي قال : كان صفوان بن أمية الصحابي رضي الله عنه ببعض المقابر إذ أقبلت جنازة وسمع صوتاً من القبر حزيناً يقول شعراً :

Tafseer Ibn Kathir

Refer the story of utbi mentioned inside Chaper: Nisa Verse: 64. The following points to be noted from this narration.

1. Prophet ﷺ is alive in his grave and he is praying for the ummah now also.
2. Prophet ﷺ is hearing the request presented to him.
3. Prophet ﷺ is aware of the ummah.
4. Addressing Prophet ﷺ as “Ya Rasool Allah” after he passed away from this temporary world is permissible etc.,
5. Prophet ﷺ is able to help the ummah with the power given by Allah.

Note: This entire narration has been removed in the latest English version published by Darussalam as discussed in previous book (Tampering of Tafseer Ibn Kathir).



فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْ جَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا تَرَجِيْمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

Ch: Nisa, Verse No. 64

”اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنے آپ پر حاضر ہوتے آپ کے پاس اور مغفرت طلب کرتے اللہ تعالیٰ سے نیز مغفرت طلب کرتا ان کے لیے رسول (کریم) بھی تو وہ ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا۔ پس (اے مصطفیٰ) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کر لیں دل و جان سے۔“

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ: یہاں ارشاد ہوتا ہے ہر رسول کی اطاعت اس کی امت پر اللہ کی طرف سے فرض کر دی گئی ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ رسول کی اطاعت وہی کرے گا جس کو میں توفیق عطا کروں گا۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا: إِذْ تَحْسُونَهُمْ بِأَذْنِهِ سہاں بھی ”اذن“ سے مراد حکم خداوندی قدرت الہی اس کی مشیت اور توفیق مراد ہے۔

وَلَوْ أَنَّكُمْ إِذْ ظَلَمْتُمْ: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ گنہگاروں اور خطاکاروں سے ارشاد فرماتا ہے کہ جب ان سے کوئی غلطی اور خطا ہو جائے۔ انہیں چاہئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ وہ ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا اور رحم فرما کر ان پر اپنی مغفرت کے دروازے کھول دے گا۔ شیخ ابو منصور صباغ اپنی مشہور کتاب میں عقی سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کی ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ میں نے قرآن کریم کی ایک آیت سنی ہے ”وَلَوْ أَنَّكُمْ إِذْ ظَلَمْتُمْ.....“ میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور آپ کو اپنے رب کی بارگاہ میں شفیق بنانا ہوں۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

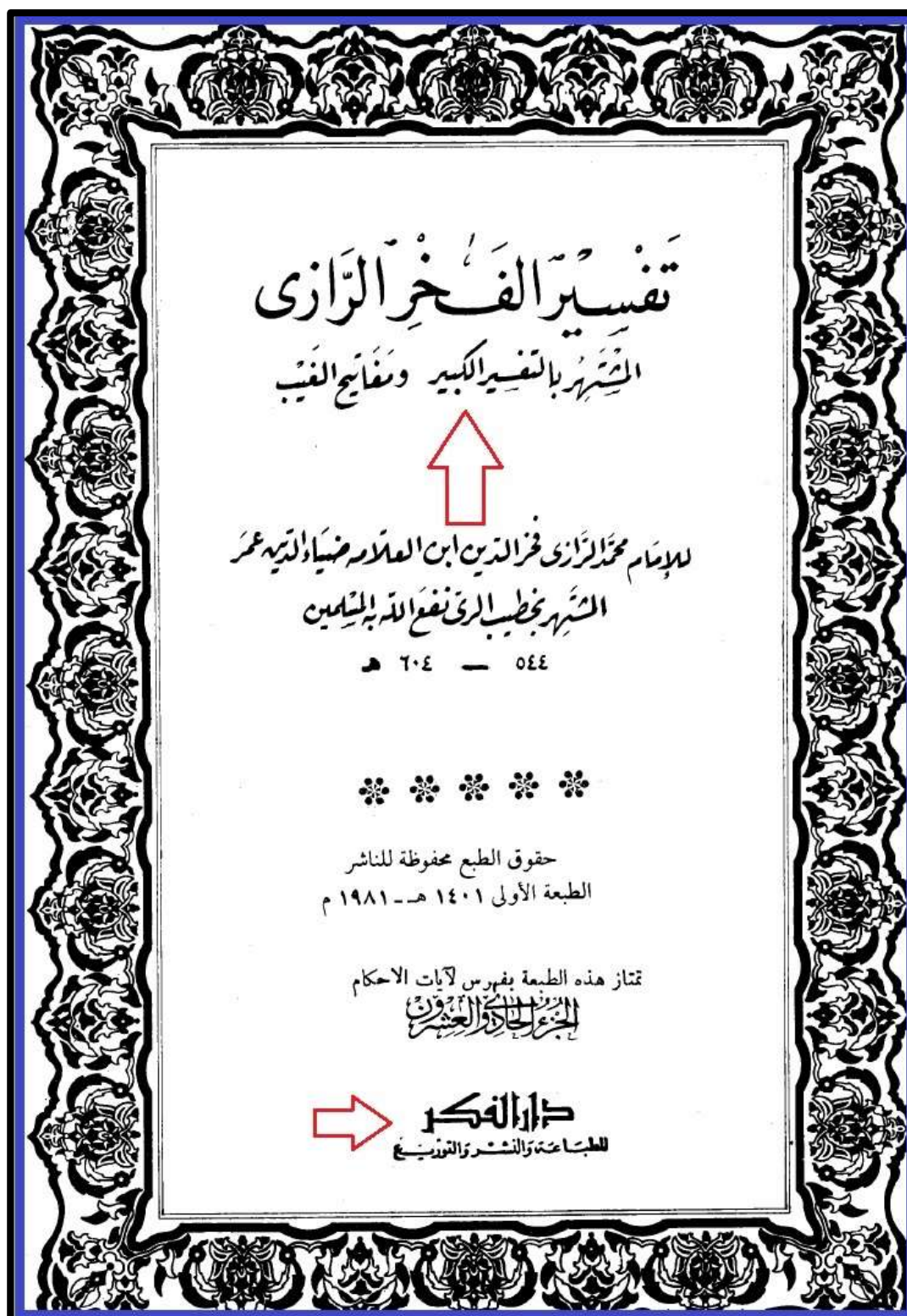
يَا حَبِيبَ مَنْ دُفِنْتُ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ
عَصَا مِنْ طَبِيبِ الْقَاعِ وَالْأَكْم
فِيهِ الْعِصْفُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

(اے ان سب سے افضل ترین ہستی جن کے جسد خاکی کو اس سرزمین میں دفن کیا گیا ہے۔ جنکی خوشبو سے میدان اور نیلے مہک اٹھے۔ میری جان اس قبر پر قربان ہو جس میں آپ محو استراحت ہیں۔ اسی میں پارسائی ہے اور اسی میں جو دو سخا ہے)۔
عقی فرماتے ہیں کہ یہ شعر کہنے کے بعد اعرابی تو لوٹ گیا اور مجھے نیند آگئی۔ میں نے خواب میں نبی پاک کی زیارت کی کہ آپ فرما رہے تھے کہ اے عقی! جاؤ اعرابی کو خوشخبری دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے (1)۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی ذات مقدسہ کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے تمام معاملات اور امور میں رسول اللہ ﷺ کو اپنا حکم اور فیصلہ تسلیم نہ کرے اور جو آپ فیصلہ فرمائیں اس

Tafseer Kabeer By Imam Faquddin Razi

In Chapter: Al Kahf Verse No. 9 to 12, Imam Razi Rahmathullah Alaihis has narrated the karamath of Hazrath Abubakr Radiallahu Anhu. The same is quoted by **Ashraf Ali Thanvi Sahab deobandi** also in his book *Jamal-ul-auliya* which is also attached after Arabic tafseer. You can find the translation in *Jamal-ul-auliya*.



قوله تعالى . أم حسبت أن أصحاب الكهف . سورة الكهف ➡

فقمتم والقديح في يدى أنتظر استيقاظهما حتى ظهر الفجر فاستيقظا فشربا غبوقهما اللهم إن كنت فعلت هذا ابتغاء وجهك فأفرج عنا ما نحن فيه من هذه الصخرة فانفرجت انفرجاً لا يستطيعون الخروج منه ، ثم قال الآخر كانت لى ابنة عم وكانت أحب الناس الى فراودتها عن نفسها فامتنعت حتى أملت بها سنة من السنين فجاءتني وأعطيتها مالا عظيماً على أن تخل بيني وبين نفسها فلما قدرت عليها قالت لا يجوز لك أن تفك الخاتم إلا بحقه فانفرجت من ذلك العمل وتركته وتركت المال معها اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فأفرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة غير أنهم لا يستطيعون الخروج منها ، قال رسول الله ﷺ ثم قال الثالث اللهم انى استأجرت أجراً فأعطيتهم أجورهم غير رجل واحد ترك الذى له وذهب فتمرت أجرتهم حتى كثرت منه الأموال فجاءني بعد حين وقال يا عبد الله أدلى أجرى ، فقلت له كل ما ترى من أجرتك من الإبل والغنم والريق فقال يا عبد الله أتستهزى بي ؟ فقلت إني لا أستهزى بك فأخذ ذلك كله اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فأفرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة عن الغار فخرجوا يمشون » وهذا حديث حسن صحيح متفق عليه (الخبر الثالث) قوله ﷺ « رب أشعث أغبر ذى طمرين لا يؤبه له لو أقسم على الله لأبره » ولم يفرق بين شئ وشئ . وفيما يقسم به على الله (الخبر الرابع) روى سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ « بينا رجل يسوق بقرة قد حمل عليها فالتفت اليه البقرة فقالت إني لم أخلق لهذا ، وإنما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تتكلم فقال النبي ﷺ آمنت بهذا أنا وأبو بكر وعمر رضى الله عنهما » (الخبر الخامس) عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال بينما رجل يسمع رعداً أو صوتاً فى السحاب : أن اسق حديقه فلان ، قال فمدوت الى تلك الحديقة فاذا رجل قائم فيها فقلت له ما اسمك ؟ قال فلان بن فلان بن فلان قلت : فأتصنع بمدينتك هذه إذا صرمتها ؟ قال ولم تسأل عن ذلك ؟ قلت لأنى سمعت صوتاً فى السحاب أن اسق حديقه فلان قال أما إذ قلت فانى أجعلها أثلاثاً فأجعل لنفسى وأهلى ثلثاً وأجعل للساكنين وابن السبيل ثلثاً وأنفق عليها ثلثاً » (أما الآثار) فلنبدأ بما نقل أنه ظهر عن الخلفاء الراشدين من الكرامات ثم بما ظهر عن سائر الصحابة ، أما أبو بكر رضى الله عنه فمن كراماته أنه لما حملت جنازته إلى باب قبر النبي ﷺ ونودى السلام عليك يا رسول الله هذا أبو بكر بالباب فاذا الباب قد انفتح وإذا بهاتف يهتف من القبر ادخلوا الحبيب إلى الحبيب ، وأما عمر رضى الله عنه فقد ظهرت أنواع كثيرة من كراماته وأحدها ما روى أنه بعث جيشاً وأمر عليهم رجلاً يدعى سارية بن الحصين فيينا عمر يوم الجمعة يخاطب جمع يصيح فى خطبته وهو على المنبر ياسارية الجبل الجبل قال غلى بن أبى طالب كرم الله وجهه فكتبت تاريخ تلك الكلمة فقدم رسول مقدم الجيش فقال يا أمير المؤمنين غزونا يوم الجمعة فى وقت الخطبة فهزمونا فاذا بانسان يصيح ياسارية الجبل الجبل فأسندنا ظهورنا إلى الجبل فهزم الله الكفار وظفرنا بالغنائم العظيمة ببركة ذلك الصوت قلت سمعت بعض

JAMAL-UL-AULIYA BY ASHRAF ALI THANVI
PAGE No. 28

جمال الاولیاء

۲۸

کرامات صحابہ رضی اللہ عنہم

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چونکہ اولیا کی کرامتیں ہیں جنکے بابرکت نام حروف تہجی کی ترتیب پر ترتیب دے گئے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی کرامتوں میں ایک یہ واقعہ ہے جسکو بناریہ

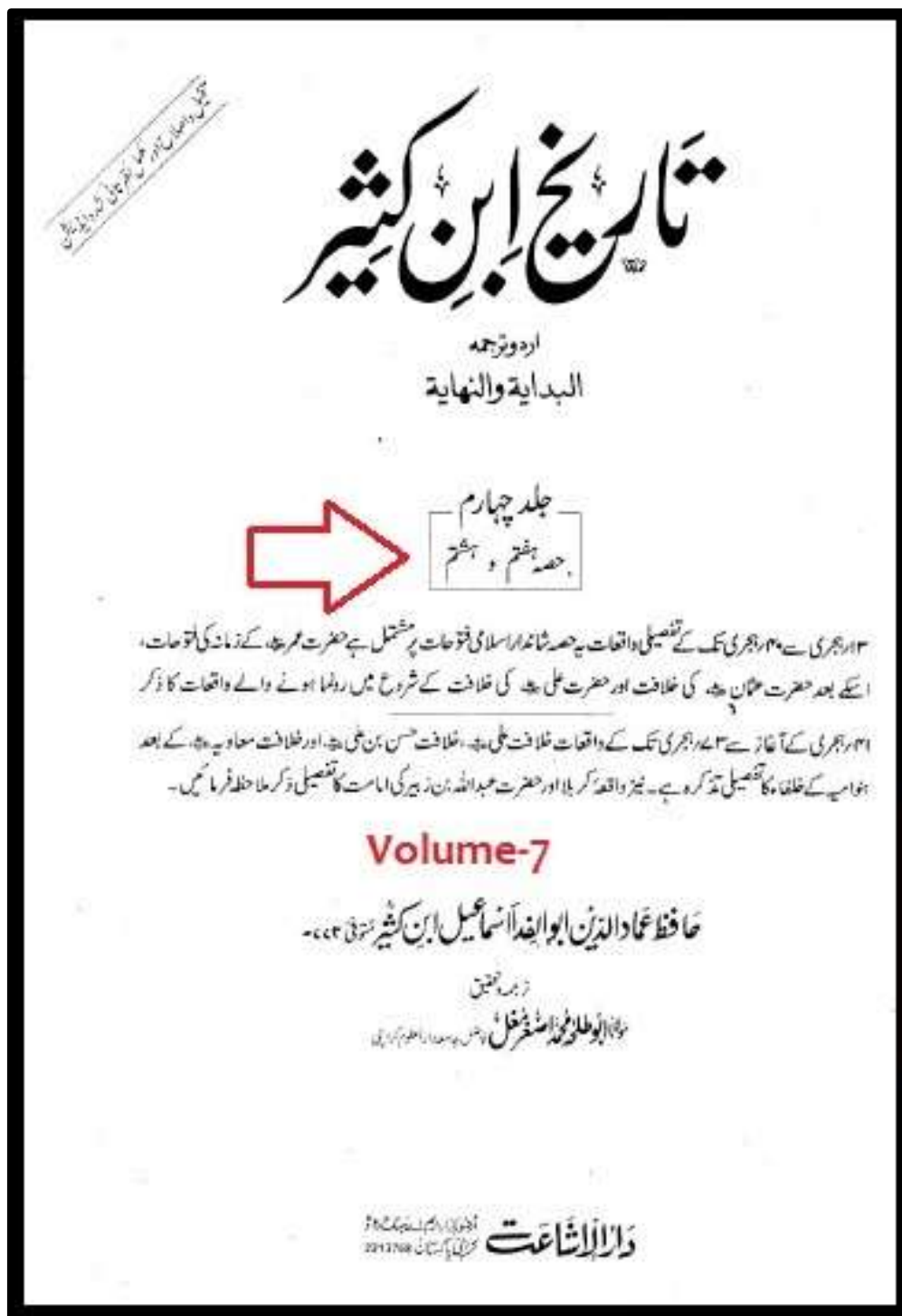
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت

ابھی یاد دہانی قرابت کا حصہ وارث نہیں ہے (متمنار سے ہی جہین بھائی ہیں) اور اس کے فرمانے میں جس قدر شفقت ہے وہ مخفی نہیں فرمائی اللہ عنہ دارمنا و اہم فخر الدین رازی نے سورہ کہف کی تفسیر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی کچھ کرامتیں ذکر کی ہیں اور فرمایا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے دروازہ پر لایا گیا اور ندا دی گئی۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔ یہ ابو بکر نے دروازہ پر حاضر ہو کر فوراً دروازہ خود بخود کھل گیا اور غریب قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے۔ کہ ایک دوست کو دوست کے یہاں داخل کر دو۔

۵۰ کیونکہ یہ بیعتا۔ اور یہ جب کھل برتا ہے جب وہ شخص جسکو یہ کہتا ہے پھر قبضہ کرے ۱۲ منہرم۔

Albidaya Wannihaya (Tareekh Ibn Kathir) By Ibn Kathir

With reference to Hafiz Abubakr Baihaqi Rahmathullah Alaihi, Imam Ibn Kathir narrates that, at the time of Hazrath Umar Radiallahu Anhu one person came to the holy shrine of our beloved prophet ﷺ and said **“Oh! Rasool Allah Please request rain for your ummah”** because the people are dying. Then our beloved prophet ﷺ came in the dream and said convey my salam to Hazrath Umar Radiallahu Anhu and confirm that rain will come. After narrating this hafiz ibn kathir wrote it is sahih.



۱۳۰۰ھ سے ۱۳۰۱ھ ہجری کے واقعات

(۹۵)

تاریخ ابن کثیر حصہ ہفتم

اللہ کی قسم نہیں، آپ نے فرمایا کہ بلال بن حارث نے ایسی ایسی بات کہی ہے، لوگوں نے کہا بلال بن حارث کج کہہ رہے ہیں آپ پہلے اللہ سے پھر مسلمانوں سے امداد طلب کیجئے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف بیانات بھجوائے اور آپ اس سے شرمندہ تھے، آپ نے کہا اللہ اکبر، مصیبت اپنی مدت پوری کر چکی اب وہ دور ہو گئی، اور نہیں اجازت دی گئی کسی تو کو مانگنے کی مگر اس وقت جب کہ اس سے مصیبت دور ہوا، دور ہونے والی ہو، پھر آپ نے مختلف شہروں کے امراء کے نام خطوط لکھے کہ اہل مدینہ اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کی مدد کرو، ان کی مصیبت اہتیا کو پہنچ چکی ہے اور لوگوں کو نماز استسقاء کے لئے نکالا، آپ بھی عباس بن عبدالمطلب کے ہمراہ پیادہ لکھے، آپ نے مختصر خط لکھا یا اس کے بعد نماز پڑھائی پھر گھنٹوں کے بل بیٹھ کر دعا مانگی، اے اللہ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ تم سے مدد چاہتے ہیں، اے اللہ ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہو جا، پھر آپ دعا سے فارغ ہوئے اور لوگ لوٹ کر گھروں تک نہ پہنچے تھے کہ انہیں پانی کے زخموں میں گھسنے پڑ گیا۔

سیف بن عمر نے میسر بن فضیل سے انہوں نے جبیر بن صخر سے انہوں نے عاصم بن عمر خطاب سے نقل کیا ہے کہ قبیلہ خزیمہ کے ایک آدمی کو اس کے گھر والوں نے بکری ذبح کرنے کو کہا اس نے کہا کہ اس میں کچھ نہیں ہے لیکن گھر والوں نے اسرار کیا اس نے بکری ذبح کی تو اس کی ہڈیاں سرخ نکلیں، اس نے کہا کہ یا محمد! جب رات ہوئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس سے فرما رہے ہیں کہ زندگی کی خوشخبری حاصل کرو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ انہیں میرا سلام کہو اور کہو کہ میں نے تمہیں مہد کا تختی سے پابند اور عہد کا پورا کرنے والا پایا ہے پس اسے مائل و دانہ عقل مند آدمی سے کام لیجئے پس یہ آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا اور غلام سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے لئے اجازت طلب کیجئے پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ باہر آئے اس نے سارا قصہ بیان کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھبرا گئے منبر پر چڑھے اور لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے تمہیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے کیا تم نے میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات محسوس کی ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ کی قسم نہیں لیکن کیا قصہ پیش آیا ہے؟ پس آپ نے انہیں اس آدمی یعنی بلال بن حارث حنفی کے خواب کی خبر دی لوگ سمجھ گئے لیکن آپ نے سمجھے لوگوں نے کہا کہ آپ نے نماز استسقاء میں دیر کر دی ہے سو آپ ہمیں یہ نماز پڑھائیے، پس آپ نے لوگوں میں اس کا اعلان کر دیا پھر مختصر خط لکھا یا اور مختصر انداز میں دو رکعت پڑھائیں اور پھر دعا مانگی کہ اے اللہ! ہمارے مددگار ہم عاجز آ گئے ہیں اور ہماری طاقت قوت بھی ہم سے عاجز آ گئی ہے اور ہمارے نفوس بھی ہم سے عاجز آ گئے ہیں اور تیری مدد کے بغیر کوئی طاقت قوت نہیں ہے، اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے، بندوں اور شہروں کو زندہ کر دے۔

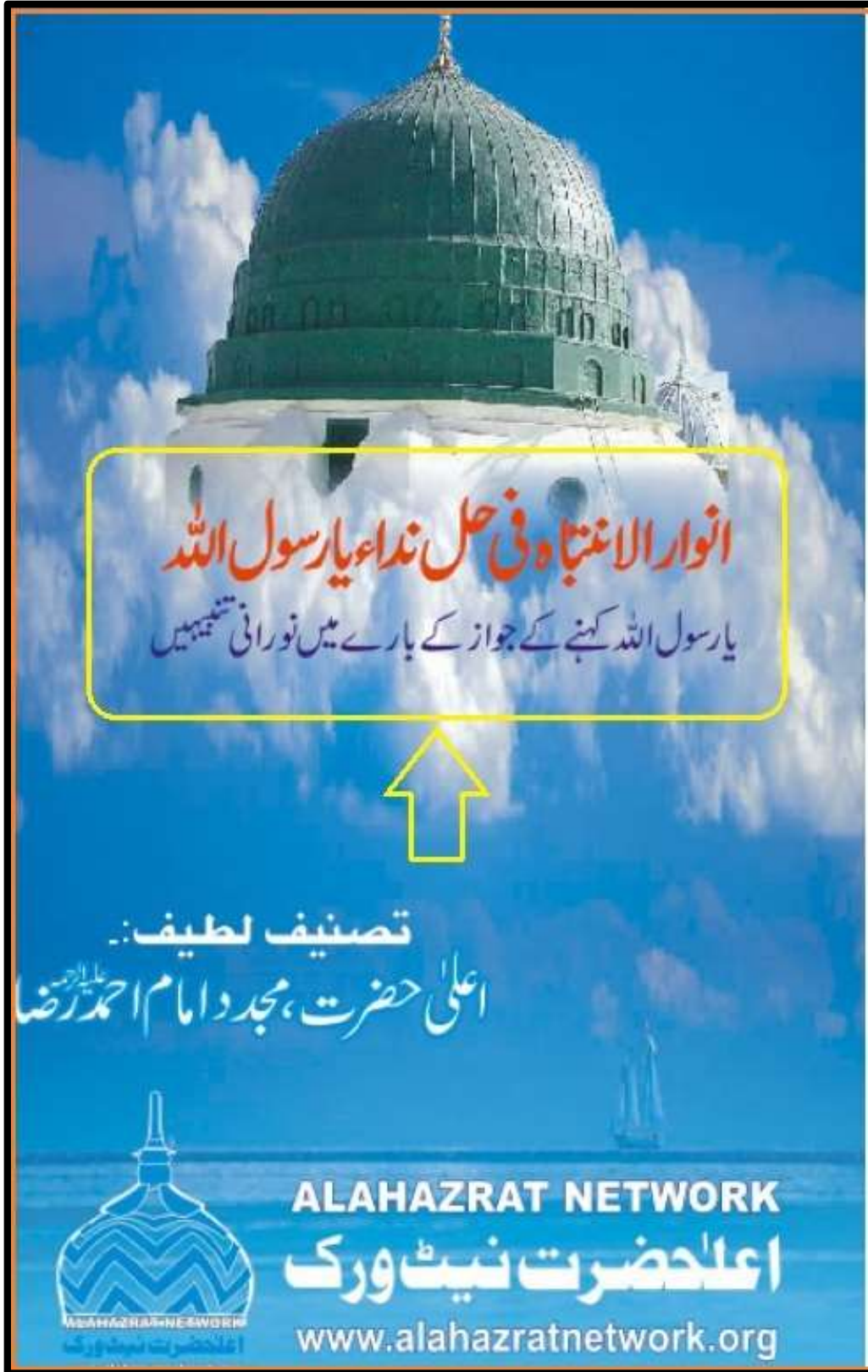
حافظ ابو بکر بن ابی ریحہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو نصر بن قنادہ اور ابو بکر فارسی نے، ان سے ابو محمد بن مطر نے ان سے ابو انیم بن علی (اہل) نے ان سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابو معاویہ نے ان سے امش نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے مالک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ شدید قحط سے دوچار ہوئے پس ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اپنی امت کے لئے اللہ سے بارش طلب کیجئے، لوگ ہلاک ہوئے جا رہے ہیں پس خواب میں رسول اللہ ﷺ بارش طلب لائے اور اس سے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا سلام کہو اور کہو کہ وہ ضرور سیراب ہوں گے اور کہو کہ عقل مند آدمی اختیار کیجئے وہ آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں خواب کے بارے میں بتایا، آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں کو تاہی نہیں کرتا مگر اسی چیز سے کہ جس سے میں عاجز ہو جاؤں، اس روایت کی سند صحیح ہے۔

ظہرائی کہتے ہیں کہ ہم سے ابو مسلم الکاشی نے ان سے ابو محمد انصاری نے ان سے ان کے والد نے ان سے شامہ بن عبد اللہ بن انس نے اور ان سے انس نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز استسقاء کے لئے نکلے عباس بن عبدالمطلب بھی ان کے ساتھ تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا میں یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی کے چچا کے توسل سے آپ سے درخواست کرتے ہیں، اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن محمد سے اور انہوں نے محمد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ انس سے مروی ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہو جاتے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بارش طلب کرتے اور یوں کہتے کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی کے توسل سے بارش مانگتے تھے اور آپ ہمیں سیراب کرتے تھے اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کے توسل سے بارش مانگتے ہیں۔

PERMISSIBILITY OF SAYING YA RASOOL ALLAH

Anwar-al-intibah fi hal nida ya rasool allah By Imam Ahmed Raza

This is a wonderful book with various references. Kindly download and refer to enrich your aqida.



آپ نے ان سے میری سفارش کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے معاملے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور بنیائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے خدا کی قسم ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی وہ اندھا نہ تھا۔

کلمتہ فی فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ ما کلمتہ ولكن شهدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واتاہ من جبل صریض فثکا الیہ ذهاب بصرہ فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت المیضا فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بہذہ الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فواللہ ما تفرقنا و طال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضرر قط۔

امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں والحديث صحيح۔ امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں: اق ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت من جلد فقيل لہ اذكر احب الناس الیک فصاح یا محمد ا فانتشرت لہ

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا، کسی نے کہا انھیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت نے باوازی بلند کہا یا محمد ا! فوراً پاؤں کھل گیا۔

عہ ولفظ البخاری فی الادب المفرد خدرت من جلد ابن عمر فقال لہ من جلد اذكر احب الناس الیک فقال یا محمد ا ۱۲ منہ

۱۲ و ۱۳ الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی الترغیب فی صلوة الحاجۃ حدیث ۱ مصطفیٰ البابی مصر ۲۴۹/۲ باب صلوة الحاجۃ دار الکتاب بیروت ۲۴۹/۲ مجمع الزوائد ۳ عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۱۶۸ دائرة المعارف النعمانیۃ حدیث ۱۶۸ ص ۴۷ مکتبۃ الاثریۃ سانگلہ حدیث ۹۶۴ ص ۲۵۰

۵۵۳

عند الشداث يا شيخ فلان ونحو ذلك
من الاستغاثة بالانبياء والمرسلين
والصالحين وهل للمشائخ اغاثة بعد
موتهم ام لا؟ فاجاب بما نصه انت
الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والاولياء
والعلماء الصالحين جائز ولا لانبيا و
لرسل والاولياء والصالحين اغاثة
بعد موتهم الخ۔

کے وقت انبیاء و مرسلین و اولیاء و صالحین سے
فریاد کرتے اور یا شیخ فلان (یا رسول اللہ، یا علی،
یا شیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات
کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیاء بعد
انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انھوں
نے جواب دیا کہ بیشک انبیاء و مرسلین و اولیاء
علماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال
بھی امداد فرماتے ہیں الخ۔

علامہ خیر الدین رمی استاذ صاحب درمختار، فتاویٰ خیریہ میں فرماتے ہیں:
قولہم یا شیخ عبدالقادر فرہوند اءفما
الموجب لحرمتہ الخ۔

لوگوں کا کہنا کہ "یا شیخ عبدالقادر" یہ ایک ندامہ
پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔

سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں،
سئلت ممن يقول في حال الشداث
يا رسول الله او يا علي او يا شيخ عبدالقادر
مثلاً هل هو جائز شرعاً ام لا؟ اجبت نعم
الاستغاثة بالاولياء ونداءهم والتوسل
بهم امر مشروع وشئ مرغوب لا ينكره
الا متكبر او معاند وقد حرم بركة
الاولياء الكبراء الخ۔

یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو
مصیبت کے وقت میں کہتا ہو یا رسول اللہ
یا یا علی یا یا شیخ عبدالقادر مثلاً، آیا یہ
شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں
اولیائے مدد مانگنی اور انھیں پکارنا اور ان کے
ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے
جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب
عناد، اور بیشک وہ اولیاء کرام کی برکت سے محروم ہے۔

امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیائے عظام کا عظیم الشان واقعہ بلند مسلسل

۱۔ فتاویٰ الرملی فی فروع الفقه الشافعی مسائل ششی دار الکتب العلمیہ بیروت ۴۳۳/م
۲۔ فتاویٰ خیریہ کتاب الکرامۃ والاستحسان دار المعارف للطباعة بیروت ۱۸۲/۲
۳۔ فتاویٰ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی

۵۵۵

روایت کیا کہ وہ تین بھائی سوارانِ دلاور ساکنانِ شام تھے کہ ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے،
فاسرہ الروم صرۃ قال لهم الملك انی یعنی ایک نصاریٰ روم انھیں قید کر کے لے گئے،
اجعل فیکم الملك واذوجکم بناتہ و بادشاہ نے کہا میں تمھیں سلطنت دوں گا اور
تدخلون فی النصرانیۃ فابووا وقالوا اپنی بیٹیاں تمھیں بیاہ دوں گا تم نصرانی ہو جاؤ۔
یا مُحَمَّدًا ؑ انھوں نے نہ مانا اور ندا کی یا مُحَمَّدًا ؑ۔

بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کر کر دو صابون کو اس میں ڈال دیا، تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے
ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا۔ وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں ان کے پاس
آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمھاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے۔ انھوں نے حال پوچھا۔
فرمایا،

ماکانت الا الغطسة التي سأتیت حتیٰ بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے
خرجنا فی الفردوس۔ بعد ہم جنتِ اعلیٰ میں تھے۔

امام فرماتے ہیں: **Anwar Al Intibah Fi Hal e Nida Ya Rasool Allah**

کانا مشہورین بذلک معروفین بالشام یہ حضرات زمانہ سلف میں مشہور تھے اور ان کا
فی الزمن الاول۔ یہ واقعہ معروف۔

پھر فرمایا: شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے، ازاجملہ یہ بیت ہے: ۵
سيعطى الصادقين بفضل صدق نجات فی الحیوۃ و فی الممات
قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت
میں نجات بخشے گا۔

یہ واقعہ عجیب، نفیس و رُوح پرور ہے۔ میں بخیالِ تطویل اسے مختصر کر گیا۔ تمام و کمال امام جلال الدین
سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من شاء فلیرجع الیہ (جو تفصیل چاہتا ہے اس کی طرف
رجوع کرے۔ ت) یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں "یا رسول اللہ" کہنا اگر شرک ہے
تو شرک کی مغفرت و شہادت کیسی، اور جنت الفردوس میں جگہ پائی کیا معنی، اور ان کی شادی میں

۱۰ شرح الصدور بحوالہ عیون الحکایا باب زیارة القبور و علم الموتی الخ خلافت اکیدہ می منگورہ سوا ۹، ص ۹۰

فرشتوں کو بھیجا کیونکر معقول؛ اور ان ائمہ دین نے یہ روایت کیونکر مقبول اور ان کی شہادت و ولایت کس وجہ سے مسترد کی۔ اور وہ مردان خدا خود بھی سلف صالح میں تھے کہ واقعہ شہر طوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکر فی الروایۃ نفسہا (جیسا کہ خود روایت میں ذکر کیا ہے۔ ت) اور طوس ایک ٹغر ہے یعنی دار الاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید نے آباد کیا کما ذکرہ الامام السیوطی فی تاسیخ الخلفاء (جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے تاریخ الخلفاء میں اس کو ذکر کیا ہے۔ ت)

ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین و تبع تابعین تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے لاقابل تبع تابعین سے تھے واللہ العہادی (اور اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے۔ ت) حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث بى فى كربۃ کشف عنه و
من نادى باسمى فى شدۃ فرجت عنه
ومن توسل بى الى الله عز وجل
فى حاجۃ قضیت له ومن صلی
مرکتین یقرؤ فی کل مرکعة
بعد الفاتحة سورة الاخلاص
احدی عشرة مرة ثم یصلی علی
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ
وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکر فی
ثم یخطو الی جهة العراق احدی عشرة خطوة
یذکرها اسمی ویذکر حاجته فانها تقضى
باذن الله ۛ

یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت برائے۔ اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی وہ حاجت روا ہو اللہ کے اذن سے۔

Anwar Al Intibah Fi Hal e Nida Ya Rasool Allah

۸۹ ص	مصطفیٰ البابی مصر	باب زیارة القبور	۱ شرح الصدور
۱۰۲ ص	"	ذکر فضل اصحابہ و بشرایم	۲ ہجۃ الاسرار
۱۰۱ ص	بکسلنگ کمپنی ممبئی	ذکر فضل اصحابہ و مریدہ و مجاہدہ	۳ زبۃ الاسرار

← اخبار الـاخيار (أردو)

مصنف

ابوالمجد شيخ عبدالحق محدث دہلوی

حضرت شيخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور و معروف تصنیف اخبار الـاخيار جو کہ ہندو پاک کے تقریباً تین سو اونیاے کرام و صوفیائے عظام کے مشہور و مستند تذکار پر مشتمل ہے۔ جس میں علماء و مشائخ کی پاکیزہ زندگیوں کی دل آویز داستانیں پوری تحقیق سے لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایک قابل قدر تاریخی و علمی شاہکار ہونے کے علاوہ حکمت و نصائح اور پاکیزہ تعلیمات کا بیش بہا ذخیرہ ہے

مترجمین

حضرت علامہ مولانا سبحان محمود صاحب

حضرت علامہ مولانا محمد فاضل صاحب

الکبریا ناشرین

پبلیشرز، اردو بازار لاہور Ph: 7352022

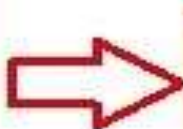
۴۱۱

مٹی میں ملا دی۔ حسن طاہر نے جواب دیا کہ آپ ایک دن ان کے پاس چل کر ان کا امتحان کر لیں تو آپ خود بخود سمجھ لیں گے کہ میں معذور ہوں، دوسرے روز دوست شیخ راجی کے پاس جانے کے لیے تیار ہو گئے، مولانا الہ داد نے جاتے وقت ہدایہ اور بزدلی کے چند مشکل مسئلے یاد کر لیے، چنانچہ یہ دونوں دوستوں کو لے کر شیخ راجی حامد شاہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنی عادت اور معمول کے مطابق اپنے حالات بیان کرنے شروع کر دیے اور ان احوال کو کچھ اس انداز سے بیان کیا کہ گفتگو کے دوران ہی مولانا الہ داد کے اشکالات کو حل کر دیا (اس کے بعد تو مولانا الہ داد بھی شیخ راجی حامد شاہ کے معتقد ہو کر) بیعت ہو گئے اور سلوک کے راستہ میں ریاضت و مجاہدہ کرنے لگے۔

شیخ معروف جو نیوری رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۹ھ ۹۸۷ھ

آپ مولانا الہ داد کے مرید تھے، مجاہدہ و ریاضت ذوق و شوق میں مکمل اور صاحب حال ولی اللہ تھے، آپ کے مریدوں میں سے شیخ احمد زین جو نیوری بڑے متوکل، متقی اور زبردست عالم و بابرکت شخصیت تھے، اللہ ان دونوں پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔



شیخ بہاؤ الدین جو نیوری رحمۃ اللہ علیہ

۸۷۱ھ ۹۴۷ھ

آپ جو نیور کے معروف مشائخ میں سے تھے اور شیخ محمد عینی کے مریدوں میں سے تھے۔ تارک الدنیا، مجرد، صداقت و پاکیزگی کا مجسمہ بزرگ تھے۔ کہتے ہیں کہ شیخ حسین ایک بزرگ تھے جو دولتہ علاقہ گجرات سے شیخ محمد عینی کی زیارت کے لیے جو نیور آئے، شیخ بہاؤ الدین اس وقت طالب علم تھے ان کی شیخ حسین سے ملاقات ہو گئی اور شیخ حسین کیسیا بنانا بھی جانتے تھے، ان کو شیخ بہاؤ الدین جیسے طالب علم کی فقیری کو دیکھ کر صدمہ ہوا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ جنگل چلو چنانچہ دونوں جنگل میں گئے، شیخ حسین نے وہاں کیسیا کی اکسیر بنا کر ان کو دی اور کہا کہ جب کوئی ضرورت محسوس ہو

Note down the methodology of dhikr and the names described other than ambiya.

۳۱۵

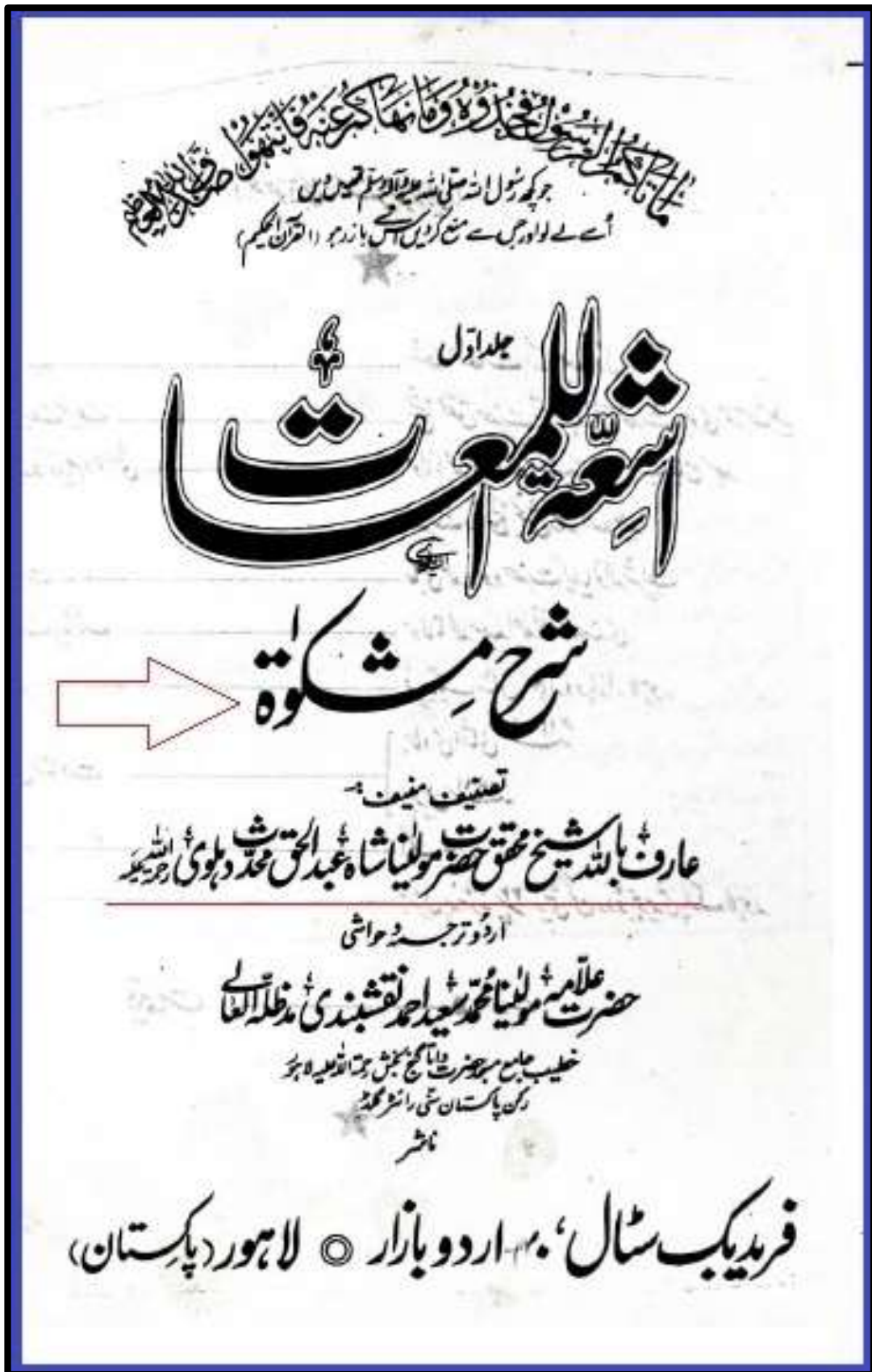
جاتی ہے جس کے ذریعہ اس پر تمام عقدے کھل جاتے ہیں اور عالم بالا میں پرواز کر کے ہر ایک سے ملاقات کرتا ہے اور اس منزل میں ذکر حقیقی جو واقع میں خدا کی ذات کا مشاہدہ کرتا ہے حاصل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں آپ نے اپنی اس کتاب میں کیفیت سلوک اور اس کے آداب و طرق تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ کشف ارواح کے ذکر یا احمد، یا محمد کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ یا احمد کو دہنی طرف اور یا محمد کو بائیں جانب سے پڑھنے ہوئے قلب میں یا مصطفیٰ کا خیال کرے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ کا چھ طرفہ ذکر کرے (یعنی پہلی بار یا احمد سے شروع کرے آخر تک اور دوسری بار یا محمد سے شروع کرے اور یا احمد کو اس کے بعد و قس البواتی علی هذا۔ فاضل ۱۲) اس کے بعد تمام ارواح کا کشف ہو جائے گا۔ نیز مقرب فرشتوں کے اسماء کا ذکر بھی یہی تاثیر رکھتا ہے یعنی یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل کا چہار طرفی ذکر بھی یہی اثر رکھتا ہے، نیز یا شیخ یا شیخ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھے کہ یا حرف ندا کو دل کی سیدھی جانب سے نکالے اور شیخ کی ادائیگی کے وقت دل پر ضرب لگائے اس سے بھی کشف ارواح ہو جاتا ہے۔

درازی عمر کے لیے وظیفہ

درازی عمر کے لیے فجر کی نماز کے بعد سے طلوع شمس تک یا حتی باقیوم پڑھے اور ظہر کی نماز کے بعد وهو العلی العظیم اور عصر کی نماز کے بعد هو الرحمن الرحیم اور مغرب کی نماز کے بعد هو الغنی الحمید اور اسی طرح عشاء کی نماز کے بعد هو اللطیف الخبیر ہزار ہزار بار پڑھے یعنی پچوتھ مذکورہ بالا ورد کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے۔

مراقبہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی وہ تمام آیات و کلمات جن سے توحید کا مفہوم سمجھا جاتا ہے یہ سب اسمائے مراقبہ ہیں، یعنی جب مراقبہ کرنے کا ارادہ ہو تو ان آیات و کلمات کو پڑھا جائے اور وہ کلمات یہ ہیں۔ وهو معکم اینما کنتم، اینما تولو فثم وجه الله، الم يعلم بان الله یری، نحن اقرب الیہ من جبل الورد، ان الله بكل شیء محیط، ولی انفسکم افلا تبصرون، ان معی ربی سیہدین، اسی طرح الله حاضر، ربی ناظر، ربی شاہدی الله معی اور ذات باری کا مراقبہ یا حتی باقیوم کا



نام ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

دور سے ندا کرنا

اپنے قصیدہ نعتیہ میں عرض کرتے ہیں۔

خزیمہ در غم ہجر حالت یا رسول اللہ جمال خود نما رحمت بجان زار شید کن
یا رسول اللہ! آپ کے غم و ہجر میں برباد ہوں۔ اپنا جمال دکھائیں اس جان زار عاشق پر فدا رحمت فرمائیں۔

بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فلا بطفت خود مرو سامان جمع بے سرو یا کن
جیسے بھی ہو یا رسول اللہ! اپنے کرم سے نوازیں اپنی عنایت سے اس بے یار و مددگار کو مرو سامان بخشیں۔

معراج جسمانی

مدارج النبوة میں رقمطراز ہیں:-

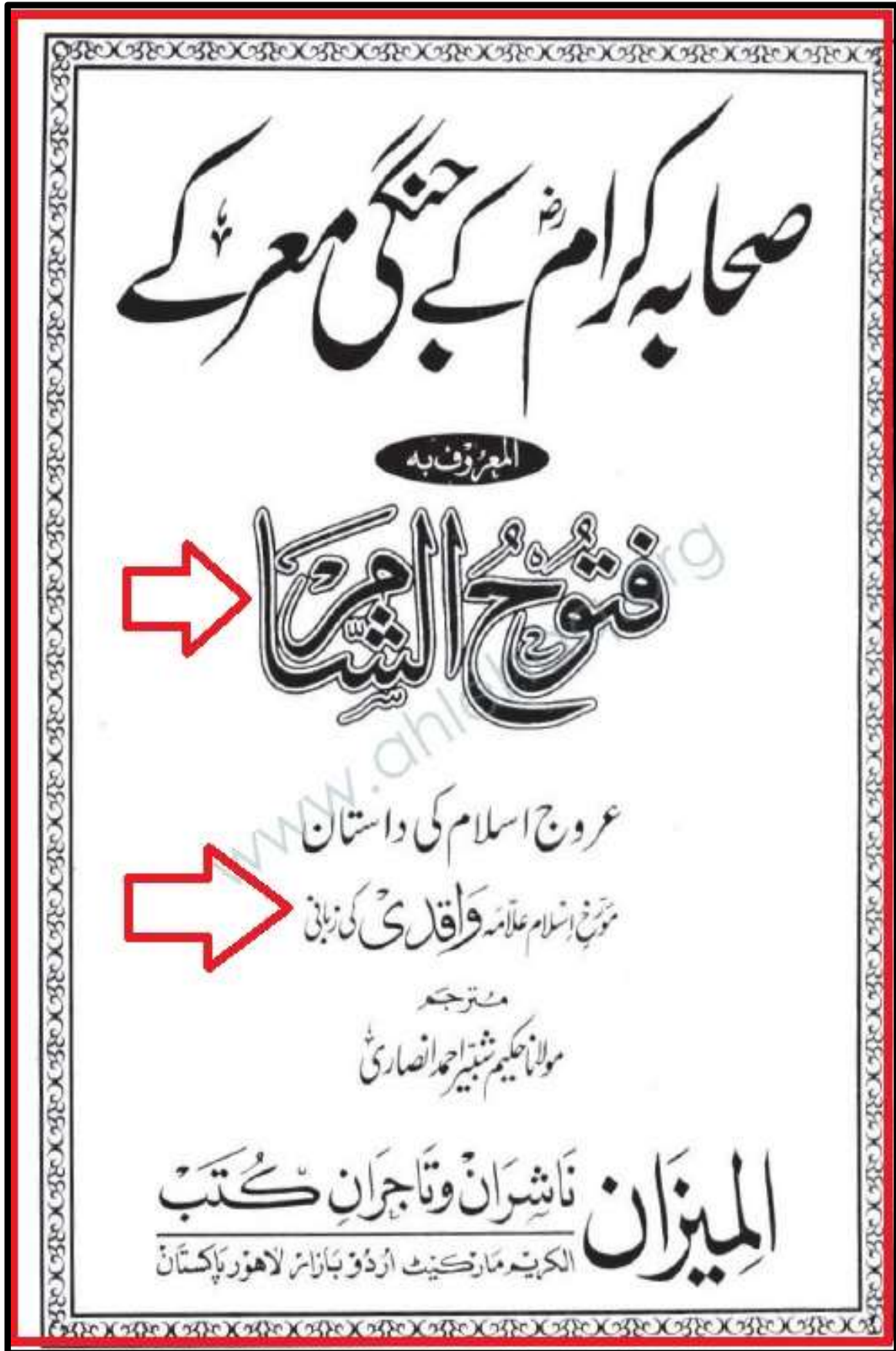
صحیح یہ ہے کہ سرکار کی سیرگرمی اور معراج سب
بیداری میں اور جسم اطہر کے ساتھ تہمتی صحابہ تابعین
ان کے بعد محدثین و فقہاء و متکلمین کے جمہور علماء
اسی مذہب پر ہیں۔ اس بارے میں صحیح اور صریح
احادیث و اخبار وارد ہیں۔

صحیح آنست کہ وجود اسرار معراج ہمدرد بیداری
و بحمدہ و جمہور علماء از صحابہ و تابعین و اتباع
ومن بعد ہم از محدثین و فقہاء و متکلمین بریں اند و متواتر
است بدان احادیث صحیحہ و اخبار صریحہ۔
(مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۵۴)

رویت باری تعالیٰ

دیدار الہی دنیا میں بھی ممکن ہے مگر واقع نہیں ہے۔
بالا اتفاق ہاں حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے لیے شب معراج میں دیدار الہی واقع
و ثابت ہے۔

رویت حق سبحانہ تعالیٰ در دنیا نیز ممکن است ولیکن
واقع نیست بہ اتفاق الا حضرت سید المرسلین
راصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در شب معراج کہ آن واقع
است۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۴۲۴)



حضرت ابن علقمہ کندی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے قسمرین کو صلح ۱ سے فتح کر کے وہیں قیام فرمایا اور آپ ابھی یہیں اقامت گزریں تھے کہ دربار خلافت سے آپ کے نام حکم موصول ہوا تھا کہ وہ کسی قدر لشکر سے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمک کریں۔ چنانچہ آپ نے تین ہزار لشکر اور ہر روانہ کر کے خود حلب پر لشکر کشی کا ارادہ فرمایا تھا اور بنی ضمرہ سے ایک شخص کعب بن ضمرہ الضمری کو منتخب کر کے ان کے ساتھ ایک ہزار لشکر کر دیا تھا۔ کعب بن ضمرہ الضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت دلیر سخت جان باز اور بڑے بہادر شخص تھے۔ جب ڈٹ کر کھڑے ہو جاتے تھے تو خواہ تھوڑا لشکر ہو یا زیادہ کبھی نہیں گھبراتے تھے۔ آپ نے انہیں ایک ہزار فوج کے ساتھ حلب کی طرف روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کعب! اگر تمہارا مقابلہ ایسے لشکر سے ہو جائے جس سے مقابلہ کرنے کی تم طاقت نہ رکھو تو تم ہرگز نہ لڑنا۔ والی حلب کے حالات اور اس کا ارادہ معلوم کر لینا اور اس سے احتیاط رکھنا میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے آ رہا ہوں یہ مقدمہ پیش ہو کر روانہ ہو گئے تھے۔

یوقتا نے خبر رسائی کے لئے جاسوس مقرر کر رکھے تھے انہوں نے اسے خبر دی کہ مسلمانوں کا لشکر حلب کے ارادہ سے چل پڑا ہے۔ اس نے ان سے دریافت کیا کہ عربوں کی جمعیت کس قدر ہوگی؟ انہوں نے کہا وہ ایک ہزار ہیں اور حلب سے چھ میل کے فاصلے پر خیمہ زن ہو گئے ہیں۔ یوقتا نے اپنے نصف لشکر کو کمین گاہ میں چھپایا اور نصف کو جس میں سرداران لشکر بھی شامل تھے ساتھ لے کر مسلمانوں کی طرف بڑھا۔ جس وقت یہ مسلمانوں کے قریب پہنچا تو مسلمان نہر پر پتھر بے ہوئے گھوڑوں کو پانی پلانے اور وضو کرنے میں مشغول تھے۔ اچانک مسلمانوں نے یوقتا اور اس کے سرداروں کو آتے دیکھا کہ صلیب آگے آگے چلی آ رہی ہے تو ایک نے دوسرے کو پکارنا شروع کیا۔ گھوڑوں پر سوار ہونے لگے۔ کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کر لشکر کے آگے آگے ہوئے اور یوقتا کے لشکر کی طرف دیکھ کے اس کا اندازہ لگانے لگے۔ چونکہ یوقتا نے نصف لشکر کو چھپا دیا تھا اس لئے آپ نے پانچ ہزار کا تخمینہ لگایا پھر یوقتا اور اس کے لشکر کو دیکھ کے اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹے اور فرمایا اللہ کے دین کے مددگارو! میں نے دشمن کا لشکر دیکھ لیا ہے اور اس کا تخمینہ بھی لگ لیا ہے وہ پانچ ہزار ہے جو تمہارے لئے بجائے مال غنیمت کے ہوگا۔ کیا تمہارا ایک آدمی ان کے پانچ آدمیوں کو بھی مقابلہ نہیں کر سکتا؟ مسلمانوں نے کہا خدا کی قسم کیوں نہیں۔

لشکر اسلامیہ اور یوقتا کی افواج میں لڑائی ہونا

اس کے بعد مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو شجاعت اور بہادری دلانے لگے اور بڑھتے بڑھتے ایک جماعت دوسری جماعت سے بالکل مل گئی۔ یوقتا اپنے ساتھیوں، آدمیوں، غلاموں، جوانوں اور سرداروں کو مخاطب کر کے چلایا اور مسلمانوں پر حملہ کا حکم دے دیا۔ انہوں نے حکم سنتے ہی یکبارگی ایک متفقہ اور سخت حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے بھی ہتھیار سنبھالے اور پل پڑے۔ دونوں لشکر مل کے ایک ہو گئے۔ لڑائی بڑھ بڑھ کے اپنا کام کرنے لگی۔ دونوں جمعیتیں موت سے ڈر رہی تھیں کہ کشتوں کے پستے لگ گئے۔ مسلمانوں کا پلہ بھاری ہوا اور انہوں نے ابھی یہ یقین ہی کیا تھا کہ فتح و ظفر ہمارے ساتھ اور مال غنیمت ہمارے ہاتھ ہے کہ دشمن کا چھپا ہوا لشکر اپنی کمین گاہ سے نکل کے مسلمانوں کے عقب سے آتا ہوا دکھائی دیا اور ان کے قریب ہو کے حملہ آور ہو گیا۔

۱ فتح و طرح ہوتی تھی لڑکر یا تو شہر فتح کر لیتے تھے یا وہاں کے باشندے صلح کر لیتے تھے اور شہر فتح ہو جاتا تھا۔ ۱۲

Futoohat Shaam By Allama Waqdi

In this narration you can find that, muslims use to call our beloved prophet ﷺ as “Oh! Mohammed Oh! Mohammed” during the battle for help.

393

فُتُوْحُ الشَّامِ

حضرت مسعود بن عونؓ کہتے ہیں کہ جس لشکر کو حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے بطور ہراول کے حلب کی طرف روانہ کیا تھا اس میں بھی شامل تھا ہم لڑائی میں مشغول تھے اور یہ مطلق گمان نہیں تھا کہ دشمن نے کچھ فوج کین گاہ میں محفوظ کر رکھی ہے جو پیچھے سے آ پڑے گی۔ اچانک گھوڑوں کے سموں کی آواز ہمارے کانوں میں آئی اور ہم اس وقت اس کی آمد سے مطلع ہوئے۔ جب یہ محفوظ فوج آ کے ہم پر حملہ آور ہوئی ہم نے حصول غنیمت کے یقین کے بعد اپنی ہلاکت اور ہزیمت کا یقین کر لیا اور چونکہ دشمن عقب سے آیا تھا اس لئے ہم ان کے وسط لشکر میں ہو گئے۔ اب سوائے لڑائی اور قتال کے کچھ چارہ کاری نہیں تھا۔ مسلمان تین دستوں میں منقسم ہو گئے تھے جن میں سے ایک دستہ نے تو ہزیمت کھائی۔ دوسرا اس آنے والی فوج کے مقابلہ میں ہوا اور تیسرا حضرت کعب بن ضمیرہؓ کے ہمراہ ہو کے یوقنا اور اس کی صلیب پرست فوج کا مقابلہ کرتا رہا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قوم کندہ کو جزائے خیر عنایت کریں جن کی اس وقت تمام کوشش اور جہاد محض خوشنودی باری تعالیٰ جل مجدہ کے لئے تھی کہ اس نے نہایت جان توڑ مقابلہ کیا اور اس کے تمام افراد ایک ابتلاء حسنہ میں مبتلا ہو گئے۔ اپنی جانوں کو اللہ کے راستہ میں وقف کر دیا اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ ان کے اس روز ایک ہی جگہ میں سوا دہائی کام آ گئے۔ کافروں کی اس آنے والی فوج نے ایک سخت معرکہ قتال پھا کر رکھا تھا۔ حضرت کعب بن ضمیرہؓ کو مسلمانوں کی حالت پر نہایت رنج و قلق ہو رہا تھا۔ آپؐ مشرکین سے نہایت بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے۔ اسلامی پرچم کو ہلاتے جاتے تھے اور زور زور سے کہتے جاتے تھے۔

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ نَصْرُ اللَّهِ الْوَالِي يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اثْبِتُوا انْهَاهِي سَاعَةَ وَيَاتِي النُّصْرُ وَانْتُمُ الْاَعْلَوْنَ.

”یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدد فرمائیے اور اے اللہ کی نصرت نازل ہو مسلمانو! ثابت قدم رہو یہ بھی ایک ساعت ہے جس کے بعد مدد آئے گی اور تم ہی غالب رہو گے۔“

مسلمان آ آ کے آپ کے پاس جمع ہوئے۔ حضرت کعب بن ضمیرہؓ نے ان کی طرف دیکھا مسلمانوں کے جسم دشمنوں سے چور چور ہو رہے تھے اور ان میں سے ایک سو ستر آدمی کام آ چکے تھے جن میں سے سرداران لشکر حسب ذیل حضرات تھے۔ عباد بن عاصم نخعی، زمر بن عامر بياضی، حازم بن شہاب مرقی، سہیل بن استیم، رفاعہ بن محسن، غانم بن برد، فاعلہ بن محسن ظفیری، عامر بن در الضمری، قیس بن طالب ضمری، نجہ بن دارم ضمری، عیان بن سیف ضمری، لجام بن ضمیرہ ضمری، مجنوم بن ماجد یثقری، سنان بن عروہ اور سعید بن بلعج جو یوم السلاسل اور جنگ تبوک میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ ہو کے لڑے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حضرت مسعود بن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ! ہم نے سعید بن بلعج کی شہادت پر بہت افسوس کیا تھا۔ ہم نے آپ کے بدن پر چالیس زخم دیکھے تھے اور کل آپ کے (خداوند تعالیٰ جل مجدہ آپ کی مغفرت کریں) سینہ پر ہی تھے پیچھے پر ایک بھی نہیں آیا تھا۔ یہ چالیس سردار تھے جو جام شہادت لبوں سے لگا کے ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سو گئے تھے۔ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس نے مشرکین کے بہت سے آدمیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار کے سفر آخرت نہ اختیار کیا ہو۔

دشمن نے جب باوجود قلت تعداد کے مسلمانوں کی یہ ثابت قدمی اور ان کا استقلال دیکھا اور مشرکین کو انہوں نے جو قتل کیا تھا اس کی کیفیت ملاحظہ کی تو پیرا کھڑ گئے چاہا کہ بھاگ پڑیں مگر یوقنا نے انہیں روکا۔ ثابت قدمی کی تلقین کی اور کہا بد بختو! عربوں کی

PERMISSIBILITY OF SAYING YA RASOOL ALLAH

At-tib al nigham fil madh al-sayyid al arabi wal ajam by

Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi



PERMISSIBILITY OF SAYING YA RASOOL ALLAH

At-tib al nigham fil madh al-sayyid al arabi wal ajam by

Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi

Note down in how many places our beloved prophet ﷺ is addresses as “Ya”.



۲۸ این قارب درین کلمه اشارتست بآنکه این مصرع قصین کرده شده است از سواد این قارب بآنکه این قصیده شیع قصیده اوست که در خدمت حضرت پیغمبر صلی الله عالم اشارت کرده است و مرتبه قول یافته	وَأَنْتَ حَجَرِي مِنْ هَجُومِ مَلَمَةٍ إِذَا الشَّيْبُ فِي الْقَلْبِ شَيْءٌ الْحَا الحجیم وواقعہ ونازلہ بمعنی واحد یعنی تو بنیاد و منہدی منی از هجوم کردن مصیبت و فقیلہ بجلالہ در دل بدترین چیز گاہا
عَمَّا إِذَا خَشِيَ أَرْعَافُ مَدْلَمَةٍ وَلَا أَنَا مِنْ رَيْبِ الزَّوْعَانِ بَرَّابِ یعنی پس نمی ترسم از سختی تاریک و ز سبتم از گردش زمانہ ہراسان و درین بیت اشارہ است بقبول استمداد و عود است بفاصلہ قصیدہ	فَإِنِ مَنَكُ فِي فَلَاةٍ حَصِينَةٍ وَحَدِّ حَدِيدٍ مِنْ سِيَوِ الْحَارِبِ یعنی من در قلعہ ہای محکمہ ام از جانب شما دور و دیوار آہنم از دشمن ہای جنگ کتہ یعنی گو در حصار دشمن ہا ام کہ نصبت من و برادر مع اعدای من نصب کرده باشند
وَلَيْسَ لِمَا عَنِي صَبٌّ أَصَابَهُ غَلِيلُ الْهَوَىٰ فِي الْأَكْرَمِ الْإِطَابِ یعنی نیست ملامت کرده شدہ زبان بند شدن عاشقی کہ رسیدہ باشد اور اسوزش عشق و در مع بزرگان و پادگان و درین بیت اشارت است بنجم سخن و عجز ادای مدحی کہ لائق آنجناب باشد بدو سبب یکی آنکہ عشق مقتضی کوتاہ است و دیگر آنکہ مع بزرگان و پادگان را پایانی نیست حشاہ تامل باید کرد در اسلوب قصیدہ کہ چہ قسم تشبیب کرده شد و از آنجا تخلص کرده آمد	

At-tib al nigham fil madh al-sayyid al arabi wal ajam by

Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi

Refer translation below.

و صلى عليك يا خير خلقه و يا خير هول و يا خير واهب
و يا خير من يرجى لكشف روية من جوده قدفاق جوداً لسحاب
و أنت مجيري من هجوم ملة اذا انشبت في القلب شر المخاطب

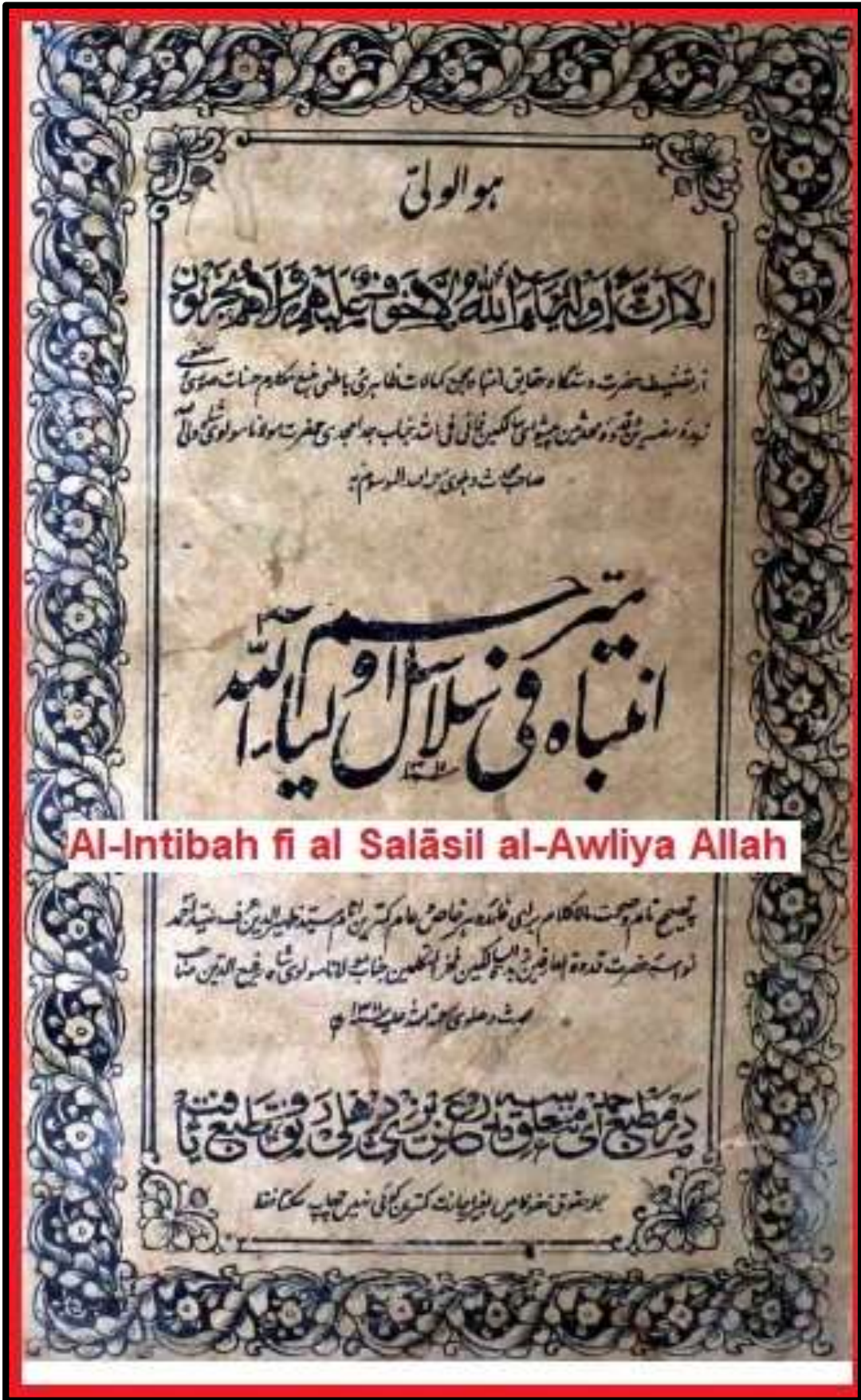
O Unique! Among those who can be depended on.

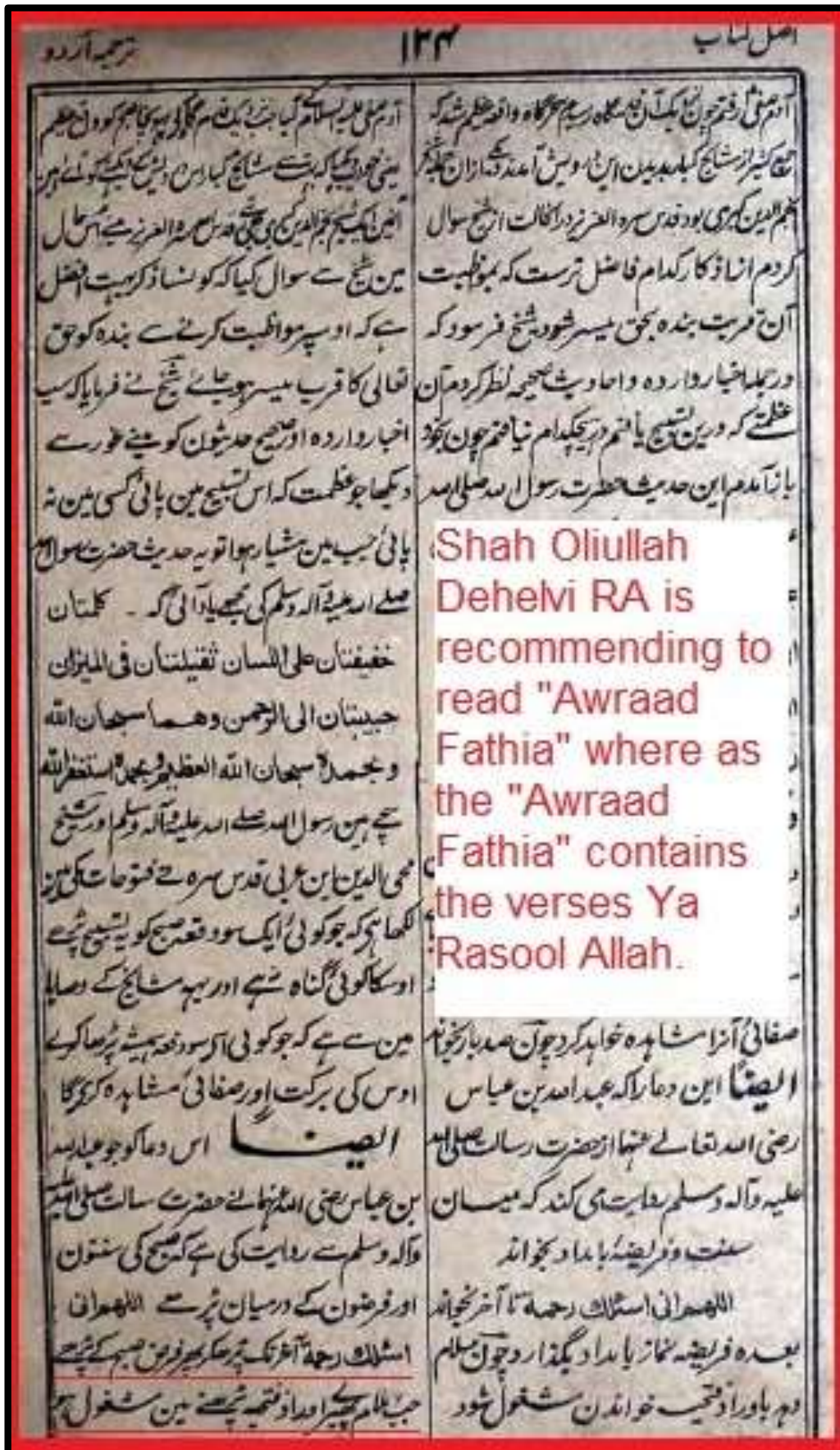
O Unique! Among those who can be depended upon to
eradicate difficulty.

O Cherisher! Among those whose generosity showers
more than rain.

I indeed testify to the fact that at the time when my heart
is engulfed in this dilemma,
You are indeed the one who gives me assistance and
consolation.”

Al Intibah fi al-salasil awliya allah by Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi

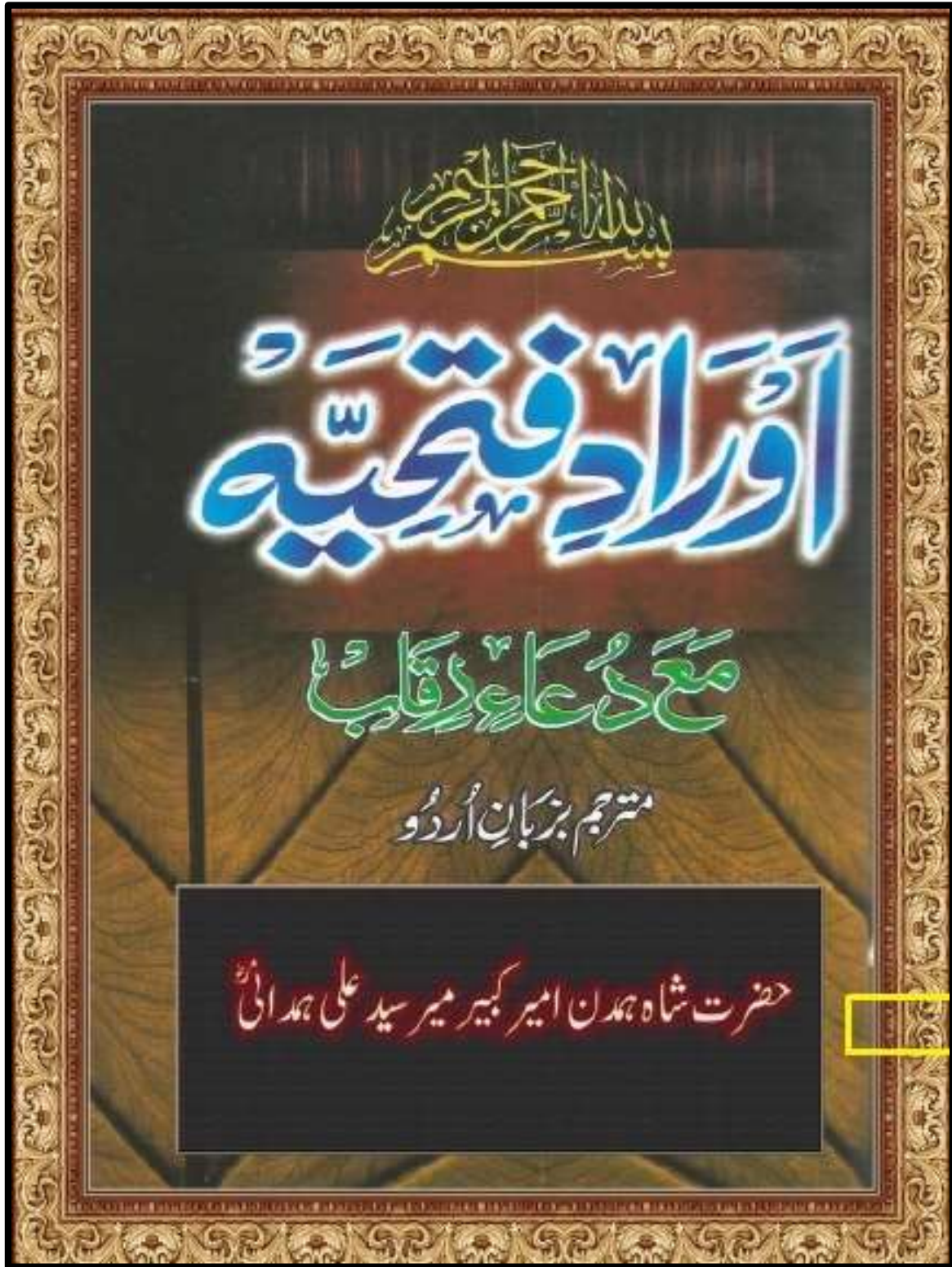






Awraad – e- fathiya by Amir Kabir Mir Sayyed Ali Hamadani

This book is recommended by Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi Rahmathullah Alaihi and this awraad addressing our beloved prophet ﷺ with “Ya” in several locations and seeking help.

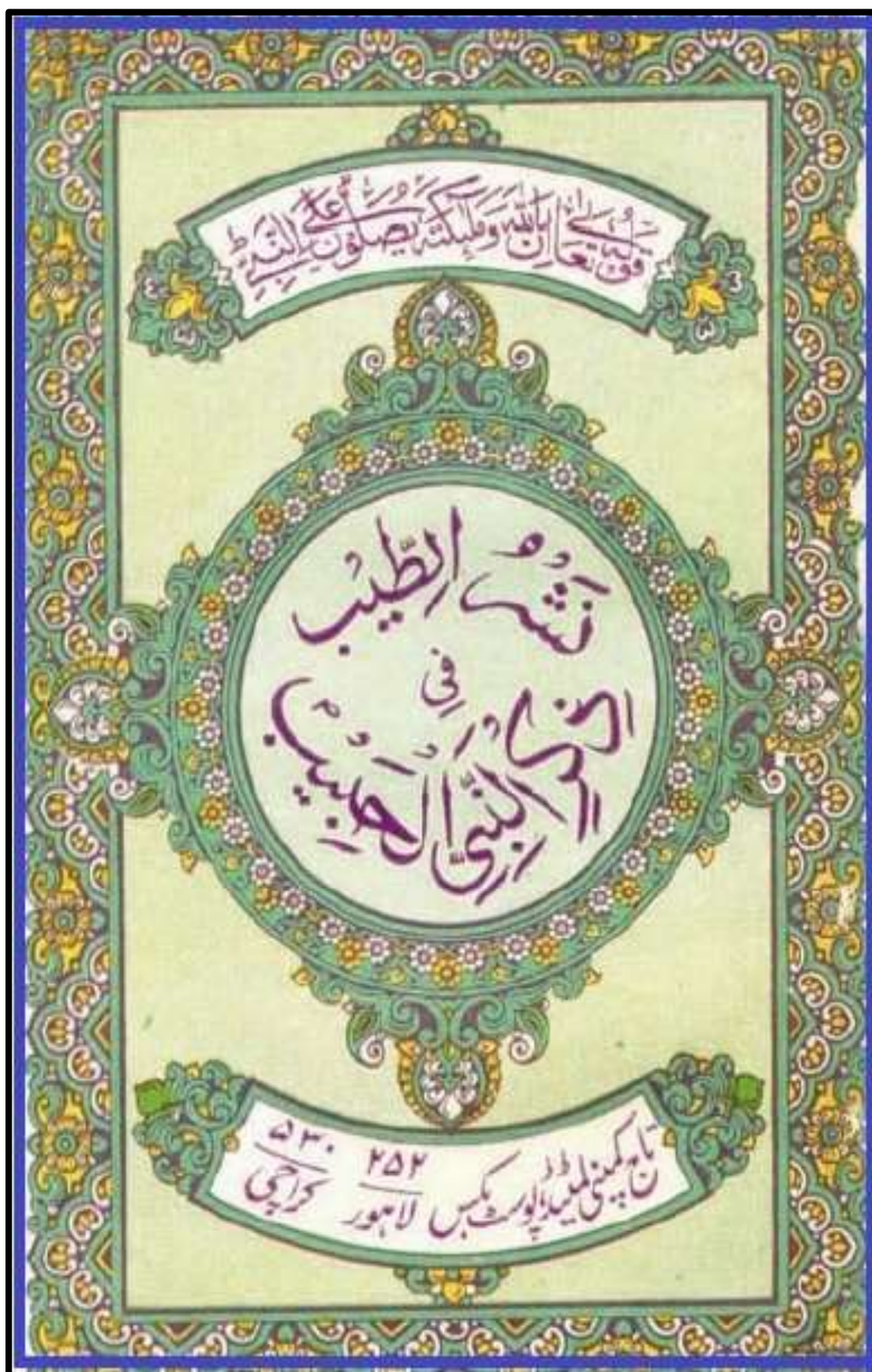








Nasheer Teeb by Ashraf Ali Thanvi

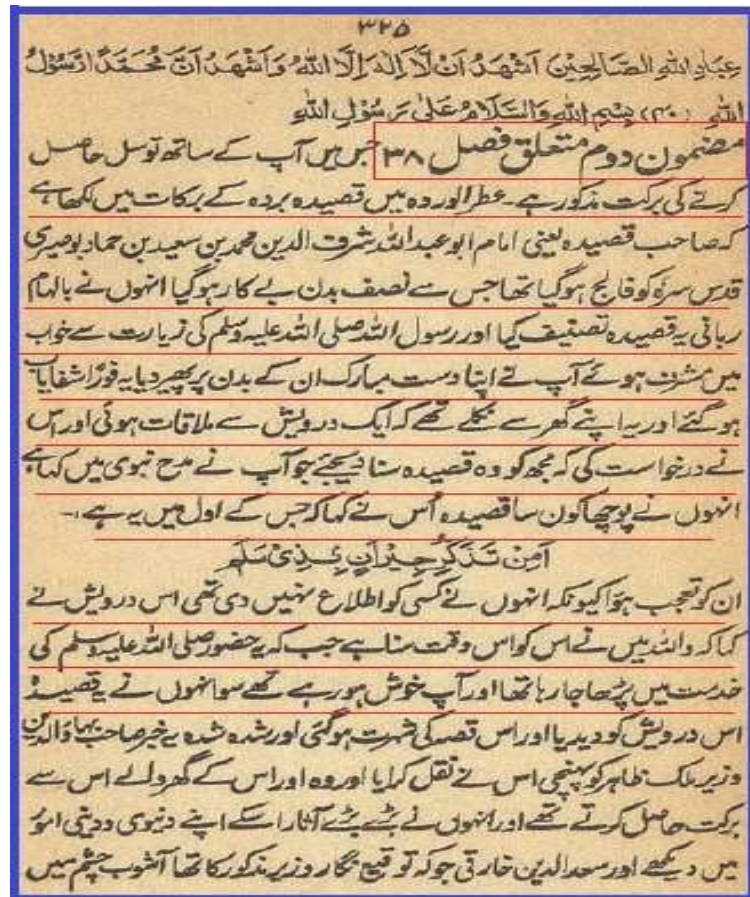


Nasheer Teeb by Ashraf Ali Thanvi

Thanvi sahab is describing about the benefits of Qaseeda Burdah shareef and also narrating how its author Imam Busiri Rahmathullah Alaihi got benefitted with the blessings of our beloved prophet ﷺ.

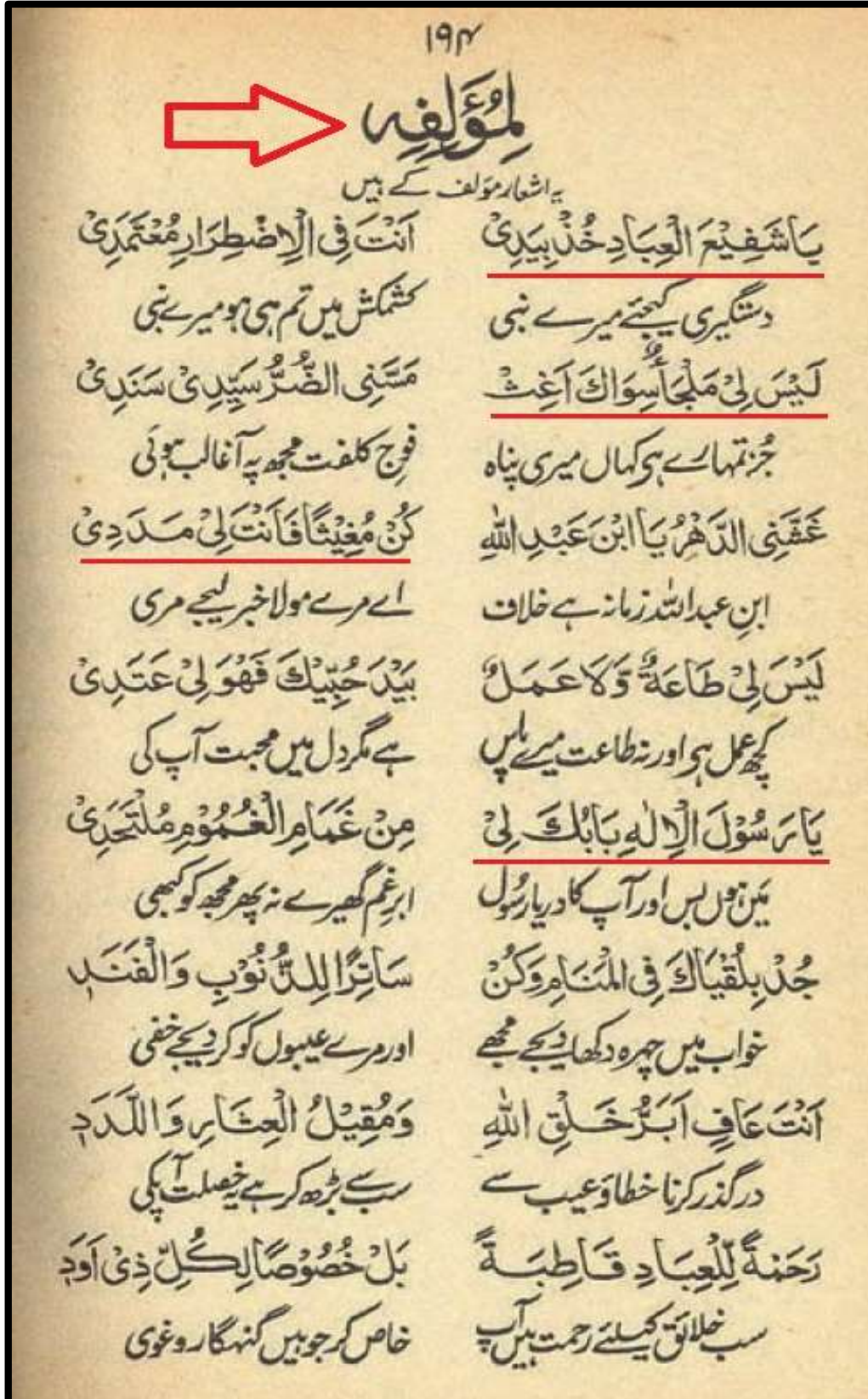
The following key points to be noted with this narration.

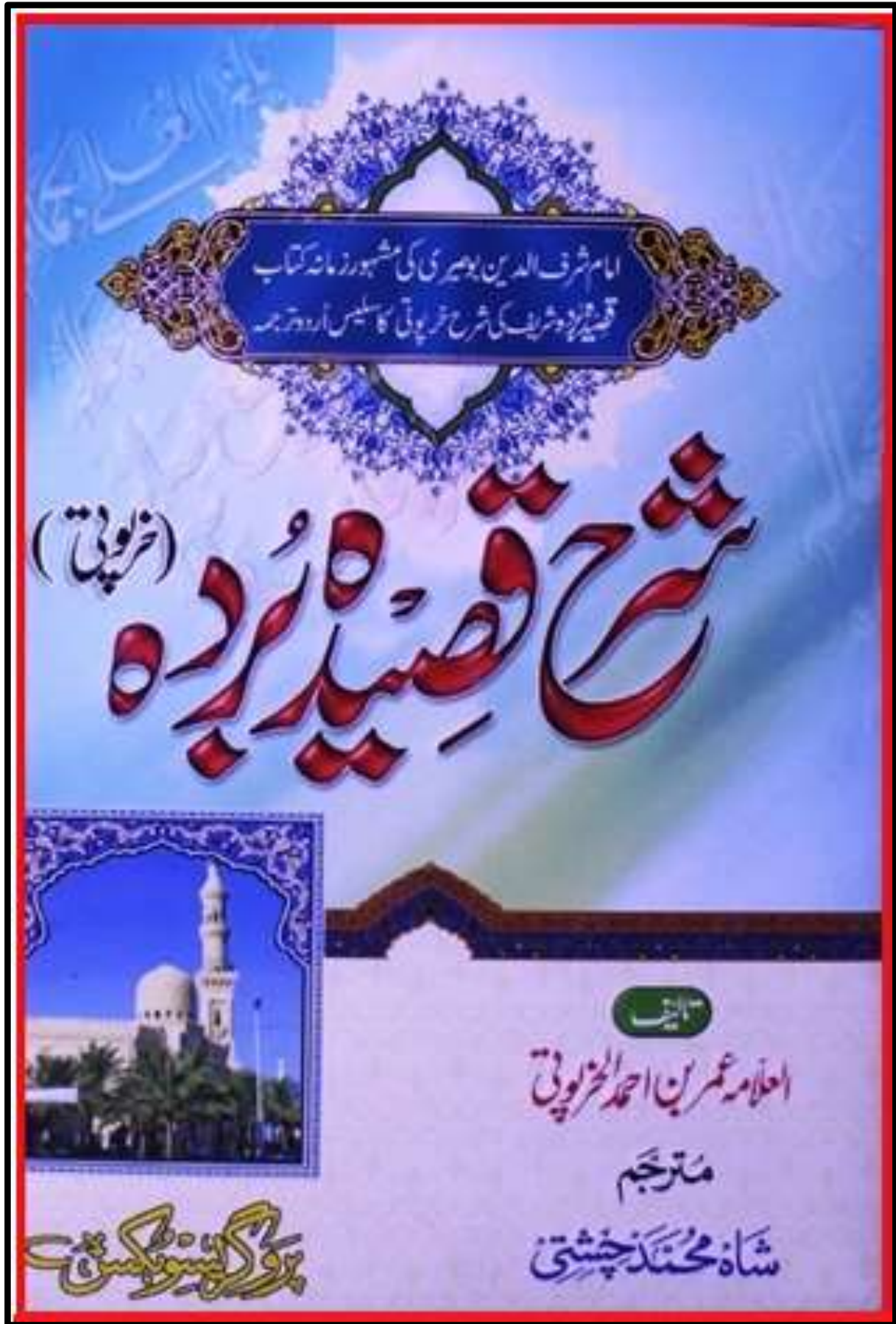
1. Our beloved prophet ﷺ is aware of ummath status.
2. Our beloved prophet ﷺ is blessed with the knowledge of the unseen.
3. It is not shirk/kufr to seek the help from Our beloved prophet ﷺ.
4. All the actions of Ummatis are being presented to our beloved prophet ﷺ.
5. Our beloved prophet ﷺ is seeking forgiveness for ummatis and also helping whenever required with the power given by allah.
6. Ambiya can help the ummati even after passing away from this temporary world.
7. The pious servants of allah (in this case the darwesh who asked Imam Busiri Rahmathullah Alaihi) are also blessed with knowledge of the unseen according to his status. But the knowledge given to ambiya alihissalam cannot be compared with any awliya or non-ambiya kiraam.



Nasheer Teeb by Ashraf Ali Thanvi

In this poetry Ashraf Ali Thanvi sahab is calling our beloved prophet ﷺ with “Ya” in many places and seeking help as well which is shirk according to deobandis.





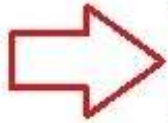
شعر (۱۵۲)

شعر قصیدہ بردہ شریف (علامہ خرپوٹی رحمۃ اللہ علیہ) 572

دسویں فصل:

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں درخواستیں

شعر (۱۵۲)



يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِّنَ الْوُدِّ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

(ترجمہ:) ”اے پوری کائنات میں سب سے پیارے (محبوب)! جب مجھ پر بے شمار پریشانیاں اتر رہی ہوں تو ایسے میں میں اپنا روٹا دھونا آپ کے علاوہ کسے جاساؤں؟“
حضرت ناظم رحمہ اللہ نے جب حضور ﷺ کی ذاتی اور صفاتی خوبیاں اور کمالات بتا دیئے تو پھر غائبانہ باتیں بتانے کے بعد سامنے سمجھ کر اپنی اُمیدی پوری کرنے کیلئے براہِ راست درخواست کی کیونکہ سوال کرتے ہوئے خطاب کرنا بات مانے جانے کے لیے غائبانہ طور پر خطاب کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہوتا ہے چنانچہ عرض کی: ”یا اکرم الخلق الخ۔“

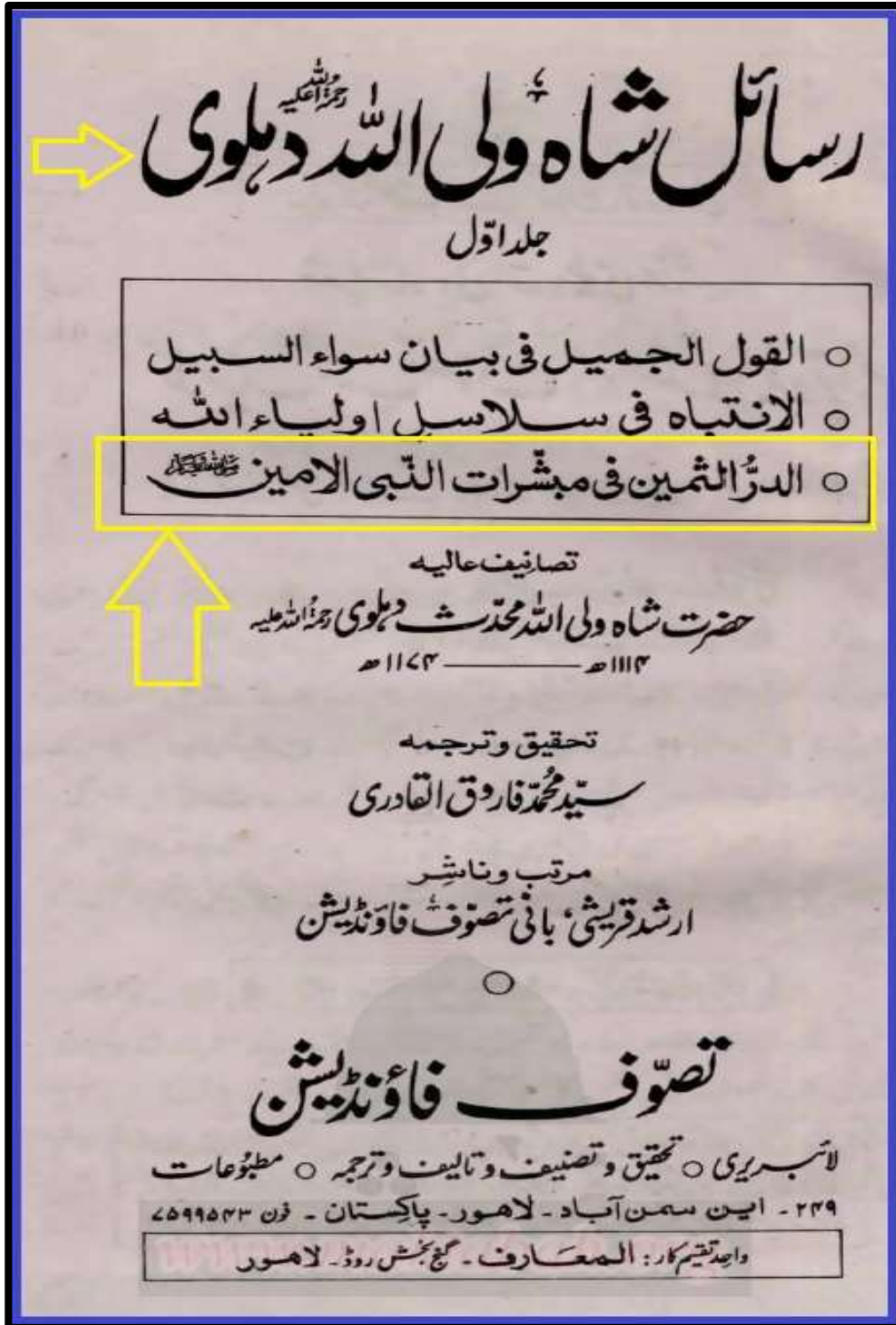
تحقیق الفاظ

حضور ﷺ کے کریم ہونے کے بارے میں اس سے پہلے تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے۔ اے یاد رکھو! ”الخلق“ میں الف لام جنس کا ہے یا استغراق کا اس سے مراد مخلوق ہے۔ کچھ نسخوں میں ”یا اکرم الرسل“ تاہم اس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساری مخلوق سے افضل ہونا بطور دلالت لازمی ہے۔ ”ما“ نافیہ ہے جو ”لیس“ کے معنی میں ہے۔ ”الود“ کا معنی درخواست کرتا ہوں ہے۔ ”اعوذ بہ“ کا تعلق ”الود“ سے ہے اور ضمیر حضور ﷺ کی طرف جاتی ہے یعنی اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کیلئے (درخواست کرتا ہوں)۔

”سواک“ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ”عند“، ”الود“ سے متعلق ہے۔ ”عمم“ دونوں حرفوں پر زبریں اور پہلی میم پر زیر دونوں طرح لکھے ملتے ہیں یہ لفظ ”عمم“ سے ہے جس کا معنی شامل ہونا اور گھیراؤ اٹھانا ہے اور ”حادث“ سے مراد پوری مخلوق ہے یا تو یہ موت ہے جو قیامت صغریٰ ہے یا قیامت ہے جو قیامت کبریٰ ہے اور اس کے حلول و نزول سے مراد اس کے وقت کا آنا ہے۔

Rasail Oliullah by Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi

In “Durrus Sameen Fi Mubashshirat Nabiyyil Ameen” Shah Oliullah Rahmathullah Alaihi narrates the story of Hazrath Shaykh Tashashi Rahmathullah. He seeks help from our beloved prophet ﷺ and it was fulfilled. He too addressed our beloved prophet ﷺ as “Ya Rasool Allah”.



۲۵۷

حقہ نوشی سے توبہ کی۔ دوسری رات دونوں نے اسی صورت میں پھر زیارت کی، اب کے آنحضور ﷺ نے عالم کو بھی باریابی کی اجازت بخشی اور اپنے قرب سے نوازا۔ علی مرتضیٰ اولیاء اللہ اور حضور ﷺ کے درمیان واسطہ ہیں: میرے عم محترم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ایسے راستے پر چل رہا ہوں جہاں کوئی اور موجود نہیں ہے۔ اچانک ایک شخص نے مجھے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا اور فرمایا اے ست رو! میں علی ہوں، مجھے آنحضور ﷺ نے بھیجا ہے کہ تمہیں ان کی خدمت میں لے چلوں، ہم دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ کے نیچے لیا اور پھر اپنا ہاتھ آنحضور ﷺ کے روبرو پیش کرتے ہوئے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ ہاتھ ابوالرضا محمد کا ہے، چنانچہ آنحضور ﷺ نے بیعت لی۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے لگے کہ میں آنحضور ﷺ اور اولیاء اللہ (یہ) لفظ بول کر آپ نے تیری طرف (شاہ ولی اللہ کی طرف اشارہ فرمایا) کے درمیان واسطہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے مجھے ذکر و اذکار تلقین کیے۔

RASAIL OLIULLAH

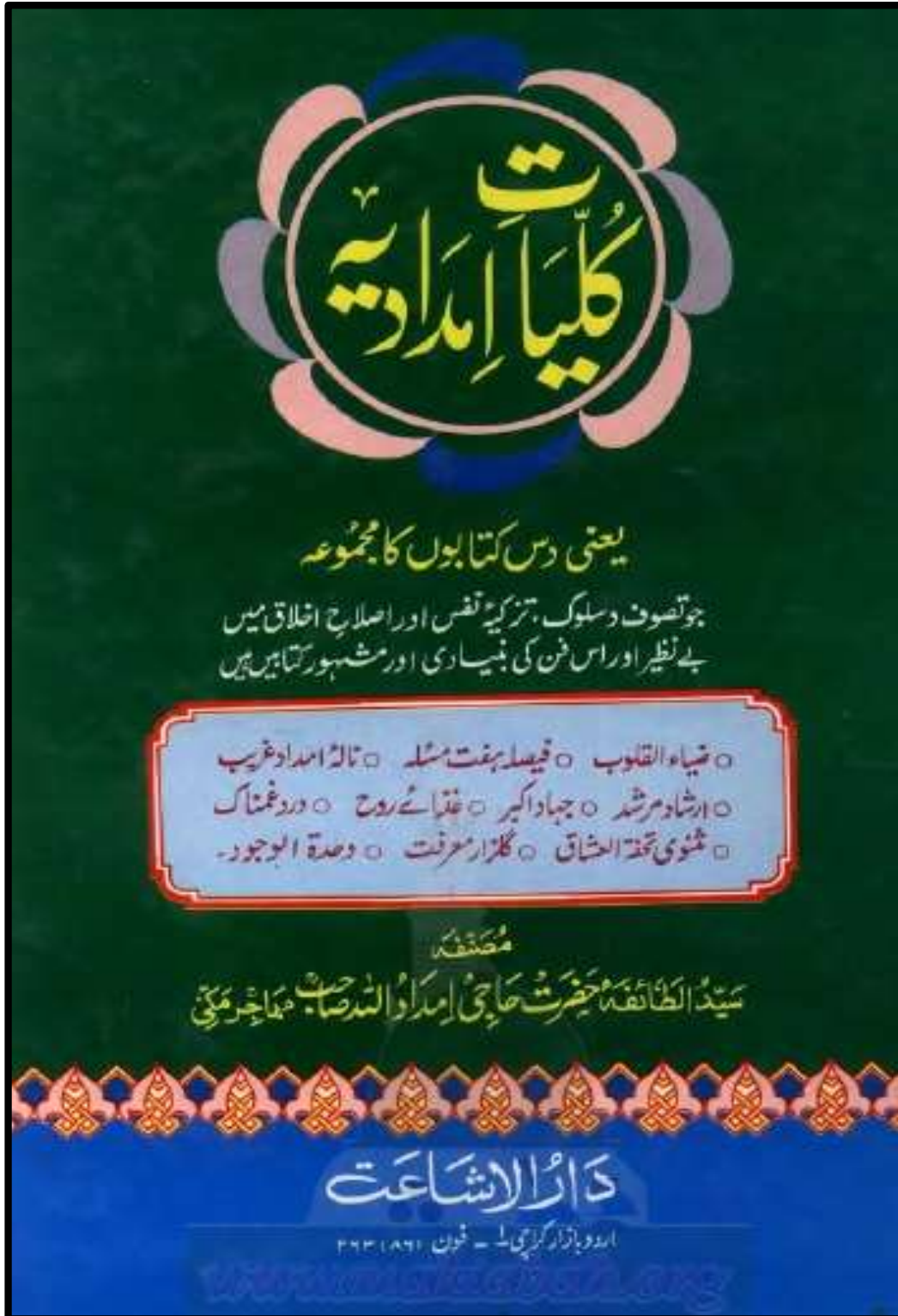
شیخ ابو الرضا کا مقام: میرے عم محترم نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ برابر مجھے اپنا قرب عطا فرماتے گئے، یہاں تک کہ میں آپ ہی کا وجود ہو گیا (یعنی میرا وجود مٹ گیا یہ فانی الرسول کا مقام ہے) بارگاہ نبوت میں شیخ کشاشی کا استغاثہ: مجھے شیخ ابوطاہر نے شیخ کشاشی کے حوالے سے بتایا کہ ایک دفعہ شیخ کشاشی نے اپنی کسی مشکل کے حل کی خاطر آنحضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں فریاد لکھی۔ اس استغاثے کا مضمون کچھ اس طرح تھا، یا رسول اللہ! آپ مجھ سے زیادہ قریب ہیں یا یہ (استغاثہ)؟ آپ کے اس قرب کے صدقے جو مجھے حاصل ہے میرے دور ہونے سے پہلے آپ نے میری دھگیری کی اور اسی قرب کے خفیل میری تمام دینی دنیوی مشکلیں آسان ہوئیں۔ اور کون ہے جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہے؟ چھ ماہ گزرے تو سید محمد بن علوی نے آنحضرت ﷺ کی

۲۵۸

زیارت کی آپ نے فرمایا احمد کشاشی کو ہمارا اسلام اور ہماری شفاعت کی خوشخبری پہنچا دو۔ دوسری رات انہیں پھر زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا احمد کشاشی کو ہمارا سلام پہنچا دو اور کہو کہ وہ بہشت میں ہمارے ساتھ رہے گا۔ اہل نسبت کے مقامات: مجھے شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد غفلی کے حوالے سے بتایا،

Kulliyat E Imdadia by Haji Imdadullah Muhajir Makki

In this Muhajir Makki Rahmathullah Alaihi has described about the types of dhikr and its methodology and permissibility of saying “Ya Rasool Allah” along with norms. After that you can find the poetry which contains “Ya Rasool Allah” in many places and also seeking help.





مراتب ذکر کے بیان میں

فَاَنْفُلْ مَا ذَكَرْتُمْ بِمَا فِي اَسْفُلِ الْاَلَمِ كَيْتَبْتُمْ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَكُمْ قِسْطٌ وَنَصِيبٌ
وقت تمام اعضائے جسم کو قیام کر دے۔

قصہ ذکر جبرئیل و اشہات اور اسم ذات کے بیان میں مع ان بارہ تسبیحوں کے جو حضرات خشتیہ کی معمول میں ان بارہ تسبیحوں کے ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ ہجری کی بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورہ اخلاق پڑھے اور نہایت خشوع و خضوع سے ہمیں یا پانچ یا سات بار ۱۰ خدا کی صبح و شام تسبیح کرو ۱۲ سورہ جو خدا کو ہنسنے میں ملے یا کرتے ہیں سورہ خدا نے گواہی دی ہے کہ معبود سوائے اس کے کوئی نہیں سورہ جو کہ حدیث میں ہے افضل الزکریٰ اللہ اللہ اللہ سب ذکروں میں لا الہ الا اللہ کا ذکر افضل ہے ؛

عہ اَلَّذِیْنَ یُذِکِّرُوْنَ اللّٰهَ فِیْ مَا وَفَّعُوْا اَرْضًا جَنُوْا مِنْهَا

Page 81 of 127

فیصلہ مفت مسئلہ ۸۳ کلیات اعراب

خفیہ یہ ہے کہ باریت مقابر افراد اجتماعاً دونوں طرح جائز اور ایصال ثواب قرأت و طعام بھی جائز اور تعین بہ مصلحت بھی جائز سب مل کر بھی جائز ہا یہ شبہ کہ وہاں پکار کر سب قرآن شریف پڑھتے ہیں اور آیہ فا ستعوا العدا الصنواک مخالفت ہوتی ہے سواد لا تو علمائے مکہ ہے کہ خارج نماز کے یہ اسر متجاہد کیلئے ہے ترک مستحبات پر اس شور و غل نامناسب ہے ورنہ لوگوں کا مسکتب میں چرخنا منسوج ہوا دوسرے اگر کسی کو یہ تحقیق ہو کہ یہ وجوب عام ہے تو اصل کرنے سے یہ بہتر ہے کہ امت تعلیم کر دیا جائے یہی جواب ہے سوم میں قرآن پکار کر پڑھنے کا البتہ جس مجلس میں امور منکر و مثل رقص مرد و جد و جدہ وغیرہ ہوں اس میں شریک نہ ہونا چاہئے رہا مسئلہ سماع کا یہ بحث از بس طویل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے سماع محض میں بھی اختلاف ہے جس میں متحققین کا یہ قول ہے کہ اگر شرائط جواز مجتمع ہوں اور عواض مانعہ مرتفع ہوں تو جائز ورنہ ناجائز کہ فصل الامام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ اور سماع بالآلات میں بھی اختلاف ہے بعض لوگوں نے احادیث منع کی تاویل میں کی ہیں اور نظائر قصیدہ پیش کئے ہیں چنانچہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ سماع میں اسکا ذکر فرمایا ہے مگر آداب شرائط کا ہونا باجماع ضروری ہے جو اس وقت کثرت مجالس میں مفقود ہے مگر تاہم خدایہ گشت یکساں نہ کر دے بہر حال وہ احادیث خبر واحد میں اور محتمل تلویح و تاویل بعید ہے اور غلبہ حال کا بھی احتمال موجود ہے ایسی حالت میں کسی پر اعتراض کرنا از بس دشوار ہے۔ مشرب فقیر کا اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر مرشد کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتا ہوں اقل قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اذیت میں دست ہوتی تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر حاضر کھانا کھلا یا جاتا ہے اور اسکا ثواب بخش دیا جاتا ہے اور روزانہ فقیر کی عادت نہیں کہ کبھی سماع کا اتفاق ہوا نہ خالی نہ بالآلات مگر دل سے اہل حال پر کبھی اعتراض نہ کیا ہاں جو محض ریاکار و مدعی ہو وہ بڑا مگر تعین اسکی کہ فلاں شخص ریاکار ہے بلا حجت شرعیہ نادرست ہے اس میں بھی عملدہ امر فریقین کا یہی ہونا چاہئے جو ادھر پر مکرور ہو اکتہ لوگ نہ کریں ان کو کمال اتباع سنت کا شائق سمجھیں جو کریں ان کو اہل محبت میں سے جانیں اور ایک دوسرے پر انکار نہ کریں جو عوام کے غلو ہوں ان کا لطف اور نرمی سے اسلاد کریں۔

جو محتما مسئلہ ندائے غیر اللہ کا

اس میں تحقیق یہ ہے کہ یہ سے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہیں کبھی محض اظہار شوق، کبھی تحسین ساری کو سنانا کبھی اسکو پیام پہنچانا، سمونا و اقفا سب کو پرانا اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور دست قرآن کے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا، اسکا کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتے ہیں اس میں تو کوئی گناہ نہیں مجنون کا قصہ ثنوی میں مذکور ہے اشعار: دیدم مردی را کیے صحرانوردیہ در بیابان غش بشتہ فریہ رنگی کا غدا بودا گشتاں تلم کے می نمودے بہر کس نامہ رقم: گفتاے مجوں شیدا چہ بیست ایں بی نویسی نامہ میر کیست ایں گفت شوق نام ایلی می بینم

فیصلہ سہفت مسئلہ ۸۴

کلیات اور اس میں

نماز خود یا کسی کی طرف سے ایسی ندا صحابہ کے بہترین روایات میں منقول ہے کمالاً یحییٰ علیٰ البیہر الممنوع النفل اور اگر محاسب کا اسماع و منادیا معتبر ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ ملائکہ ذریعہ سے اسکو خبر پہنچ جاوے گی اور وہ ذریعہ ثابت بالبدیہل ہو تب بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور یا قدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتبار سے کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے تو یہ صحیح ہے اور اگر نہ منسوب ہو نہ پیغام پہنچانا مقصود ہو نہ پیغام پہنچانے کا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو وہ ندامت منوع ہے مسئلہ کسی ولی کو درود سے ندا کرنا اس طرح کہ اسکو سنا نا منظور ہے اور درود نہیں نہ ابھی تک اس شخص کو یہ اثر ثابت ہوا کہ اسکو کسی ذریعہ سے خبر پہنچے گی یا ذریعہ نہیں کیا مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہے اعتقاد افراد علی امتداد دعویٰ علم غیب سے بلکہ مشاہدہ شرک کے ہے مگر بید شرک اسکو شرک و کفر کہہ دینا جرات ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ اس کو وقوع لازم نہیں اسلئے ایسی ندائے لایق کی اجازت نہیں ہے البتہ جو ندائیں میں درود سے مثلاً یا عباد اللہ اعمیٰنونی وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو ان خصوصیت میں انکاحال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص میں سے ہو گا تو یہ بھی لایق بیان کی حاجت نہیں یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شمس اللہ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجراں الشکر ہے ہاں اگر وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں یہ تحقیق ہے اس مسئلہ میں اب بعض علماء احنیال سے کہ وہ مافرق مراتب نہیں کرتے اس نذر سے منع کرتے ہیں انکی نیت بھی اچھی ہے انحال اعمال بالینات مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کر نیوالا مسجد اور سہر حسن ظن کیا جاوے اور محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے اگر اسکے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کر دی جائے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل رد کیا جائے لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہو اور بہ قرآن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کریگا تو اس موقع پر نہ تو اصل عمل کے ترک کرنے پر اسکو مجبور کرے کہ مجر فساد و مناد کوئی ثمرہ نہیں نہ اسکو بالکل حمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت و اغوت اسلامی کی خلاف ہے بلکہ اصل عمل کی اجازت دیکر اس میں جو خرابی ہو اسکی اصلاح کر دے کہ ہمیں امید قبول غلب ہے حق سبحانہ و تعالیٰ کا حکم ہے اذبح الیٰ فیصلہ ربنا بحکمہ و اذبح عطلۃ المحسنۃ و درود مجاہدیت کے سلیوے کیوقت جو احکام شرعیہ مقرر ہوتے ہیں انمیں غور کرئیے اس قاعدے کی تائید ہوتی ہے مشرب اس فقیر کا یہ ہے کہ ایسی ندا میرا معمول نہیں ہاں بعض اشعار میں ذوق شوق سے صیغہ ندا برتا گیا ہے اور علماء آمروسی کہنا چاہئے جو پڑھیں سُنوں میں منکر ہوا۔

پانچواں مسئلہ جماعت تانیہ کا

یہ مسئلہ سلف سے مختلف ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کہ بہت و امام ابو یوسف کے بعض شرائط کیا تھ جو ان منقول اچھا تر ہے

کلیات امدادیہ	۲۰۵	گلزار معرفت
ستانا ہے پھر پھر خوشخوار تیرا کتنا دیکھوں بے پردہ دیدار تیرا کتنا جلوہ گراں میں ہو یا تیرا تجھے غم ہے کیا رب ہے غم خوار تیرا تو چاکر ہے اسکا وہ سردار تیرا کہ درد کرنا ہرگز نہیں کار تیرا الہی رہے رحم بسیار تیرا	ہوں باوصف اس فریک دور ایسا حجاب خودی میرا یا رب اٹھا دے تو صیقل آئینہ دل نام حق سے اٹھا غم بکھ امید اللہ حق سے اسی کی تو خدمت میں دے ہر دم الہی قبول ہو مناجات میری مرے پیر استاد ماں باپ پر بھی	تو ہے جان دے بھی نزدیک میرے یہ قرب و معیت ہے پھر بعد ایسا خدا آپ اپنے میں امداد تو زبان سے طرف دیکھ مشغول ہو تو نہ ڈر فوج عصیاں سے گرج بہت تو پڑھ اس مناجات کو پہنچ وقتی نبی کریم آل و اصحاب حسب پر
KULLIYAT-E-IMDADIA		غزل نعتیہ
ہوں امتی تمہارا گنہگار یا رسول ہوں تجلب گناہ سے سرشار یا رسول کبھی نظر کرم کی بس اکبار یا رسول عصیاں کا میرے جب کھلے اخبار یا رسول کیا غم ہے گرج نہیں بہت خوار یا رسول اب زندگی بھی ہو گئی دشوار یا رسول	عالم منتقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا کس طرح آہ میں کروں غومت میں غلغلی کئی نہ میرے فعل بروں پر نگاہ تم لجھو خدا کی واسطے اسدن سری خبر دونوں جہانیں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا گھیرے ہر طرف مجھے درد و غم نے آہ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں دکھار یا رسول	کر کے شہر آپ پہ گھر باہر یا رسول اچھا ہوں یا برا ہوں غرض جو کچھ ہو تو ہوں فات اُچی تو رحمت و العفہ ہے سرسبز جسد تم مایہ کی شفیق ہو کبھی حق تم نے بھی گزنی خبریں حل زار کی کیا ڈر ہے اسکو لشکر عصیاں و جرم سے ہو آستانہ آپ کا امداد کی جہیں

غزل نعتیہ		
فلا چہ سے پر محو اٹھا فیا رسول اللہ	مجھے دیدار کسا اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ	کر دے نہ منو نہ مری اکھ کو نورانی
اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا جہرہ مبارک سے	مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ	شش عاصیاں تو تم کیلے بیکیاں ہو تم
پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم	کرم کا اپنے اک ہیالہ ملاؤ یا رسول اللہ	خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
چھینچھت سے جا کر پردہ مغرب میں بخجور	گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ	لگے کا جوش کھانے خود بخود دیا بخشا
یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا	جو میرا میں شفاعت تم آؤ یا رسول اللہ	مجھے بھی یاد رکھو یوں تمہارا امانتی عاصی
ہوا ہوں نفس اور شیطان ہاتھوں سے بہت بے	مرے اب حال پر تم کھانے کا رسول اللہ	اگرچہ ایک ہوں یا بعد تمہارا ہو چکا ہو نہیں
کرم فرماؤ میرا اور کرو حق سے شفاعت تم	ہمارے خرم عتیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ	جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آجکے ہاتھوں
مشرق کر کے جھک کر طیب سے اپنے تم	بھرا ہوا ہوں سے آبی مٹاؤ یا رسول اللہ	پھنسا ہوا اس طرح گرداں ہم میں نافذ ہو کر
www.maktabah.org		
گلزار معرفت		
۲۰۶		
اگرچہ ہوں نہ لائق دانگ پر اسید ہے تم سے	کہہ چکے ہو مینے میں بلاؤ یا رسول اللہ	عصیب کیرا ہو تم امام انبیا ہو تم
شراب بخجور کا جام اک جھک کر ملا کر اب	دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ	بہت جھکا پھر انیس دہائی فریقین جوں وحشی
مشرق کر کے دیدار مبارک سے مجھے اکرم	مرے غم دین و دنیا کے پہلاؤ یا رسول اللہ	خدا کی واسطے رحمت کی پانی سے مرے اگر
پھنسا کر اپنے دامن عشق میں اندر عاجز ہو کر	ابن اب قید و عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ	
KULLIYAT-E-IMDADIA		
غزل نعتیہ		

مناجات

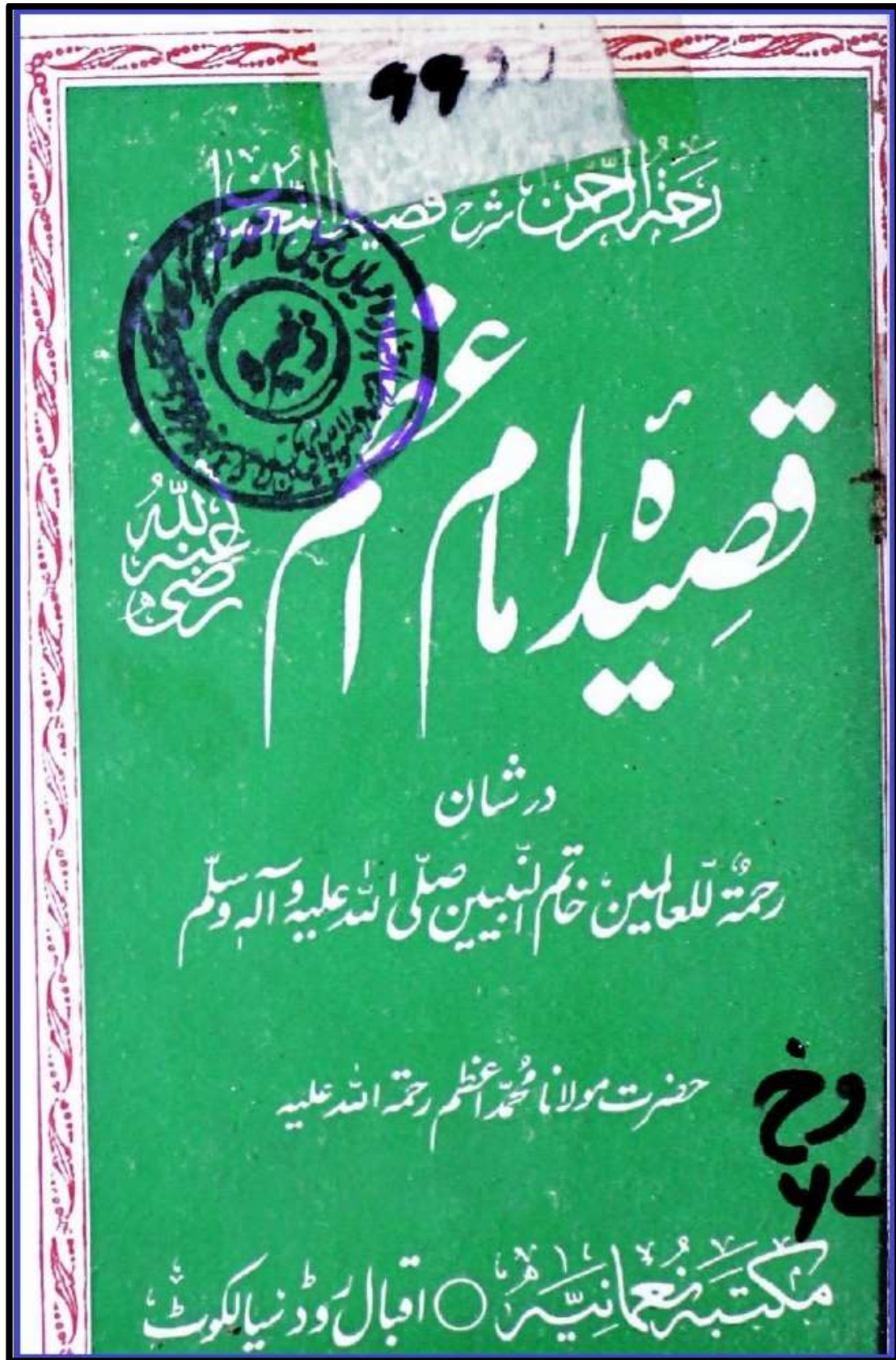
یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہو افریاد ہے

نالہ امداد غریب ۹۱ کلیات امدادیہ

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے فید غم سے اب چھڑا دیجے مجھے	اے مرے مشکل کشا فریاد ہے تو ہے اے نور خدا فریاد ہے یا نبیؐ احمد کو در پر لوبلا	ابنوکہ کیجے دو افریاد ہے یا نبیؐ کیجے جدا فریاد ہے اس لئے صبح و مسافر فریاد ہے
آپ کی فرقت نے مارا یا نبیؐ حق تعالیٰ کے تم ہی محبوب ہو باغ جنت سے زیادہ ہے غم زنیہ	دل ہوا غم سے دو پارا یا نبیؐ کون ہے ہمسر تمہارا یا نبیؐ مجھ کو وہ کوچہ تمہارا یا نبیؐ	روئے نورانی خدا را یا نبیؐ درد بھراں کے سبب مجھ سے کیا مرے دم گردیکھ لوں روضہ شریف
لیجئے در پر بلا کب تک پھروں در بدریاں مارا مارا یا نبیؐ	چہیں آتا ہے مرے دکھو تمام نام لیتے ہی تمہارا یا نبیؐ	مناجات دیگر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
سب دیکھو نور محمد کا سب پیچے ظہور محمد کا جس مسجد میں سنتا ہوں تو ہے مذکور محمد کا	جبریلؑ مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا نا ہے کسی پیغمبر کا جو ہے مقدور محمد کا	

Qaseeda Noman Imam Azam

In this qaseeda our beloved prophet ﷺ addressed as “Ya” with various name.



آغاز قصیدہ مبارکہ بجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ فَاصِدًا
اَسْرَجُوا رِصَانَكَ وَاحْتَجِي بِحِمَاكَ

معنی بیت - اے سیدوں کے سید۔ پیشواؤں کے پیشوا! میں دلی قصد سے
آپ ہی کے حضور آیا ہوں۔ آپ کی مہربانی اور خوشنودی کی اُمید رکھتا ہوں۔ اور
اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

اے پیشوائے دُورِ ادرپہوں تیرے پڑا | چشمِ کرم بہرِ خدا، چشمِ کرم بہرِ خدا
تیری عنایت چاہیے، تیری حمایت چاہیے | مطلوب ہے تیری طلب، محبوب ہے تیری رضا
اے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سید السادات ہونے میں کسی کو کلام نہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے
لَئِنْ اَسْتَدِ اَسْ a
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا اَحَدٍ مِّنْ رَّبَّجَا لَكُمْ وَلَٰكِنْ سَأُولُ اللّٰهِ وَ

خَاتَمَ النَّبِيِّينَ (پک ۲ ع ۲) یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے تو کسی کا باپ
نہیں ہے لیکن اللہ کا رسول اور نبیوں کا پورا کرنے والا ضرور ہے۔ ختمِ آخر
رسانیدن کذا فی المنتخب وغیرہ۔ پس آپ نبیوں کے پورا کرنے والے ہیں۔ بجز

۱۔ ابولیم نے علیہ میں اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اور دہلی نے مسند الفردوس میں ابی طفیل سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک میرے دس
نام ہیں۔ ۱۔ محمد ۲۔ احمد ۳۔ فاتح ۴۔ خاتم ۵۔ ابوالقاسم ۶۔ عاشق ۷۔ عاقب ۸۔ ماحی

۱۰۳

(۴۶) يَا مَا لِيْكَ كُنْ شَافِعِيْ فِيْ فَا قَتِيْ
اِنِّيْ فَقِيْرٌ فِي الْوَسَايِ لِعِنَا كَا
 معنی بیت - اے میرے مالک گناہوں میں میری شفاعت کیجو ہیں آپ
 کی شفاعت کا محتاج ہوں ۛ

(۴۷) يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كُنْزَ الْوَسَايِ
جُدْ لِيْ بِجُودِكَ وَارْضِنِيْ بِرِضَاكَ

معنی بیت - اے موجودات سے اکرم اے خزانہ نعمائے الہی جو کچھ آپ
 کو اللہ نے بخشا ہے مجھے بھی بخشے اور جیسا اللہ تعالیٰ نے آپ کو راضی کیا

۱۰۵

ہے مجھے بھی راضی کیجئے ۛ

۱۰۸

(۵۲) صَلِّ عَلَیْكَ اِلٰهُ یَا عَلَمَ الْهُدٰی
مَا حَنَّ مُشْتَقٌّ اِلٰی مَشْوَا كَا
 معنی بیت - اے ہدایت کے نشان اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ پر بقدر
 شوق دل مشتاقان زیارت بابرکت درود نازل فرمائے ۛ

PERMISSIBILITY OF SAYING YA RASOOL ALLAH

Fazail Amal (Fazail Durood) by Zakriah Khan Dehelvi

Zakriah Khan Dehelvi narrating about the benefits of reciting durood shareef. Also indicates the permissibility of saying “Ya Rasool Allah”.



فضائل درود شریف جلد اول

۴۴) علامہ سخاوی، ابوبکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ اس نے میں شیخ المصنف حضرت شبلیؒ آئے، ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے ان سے متعاقباً کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے یہ عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں، حالانکہ آپ اور سارے علماء بقداو یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انھوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور اقدس ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ (سورہ قہ: ۱۲۸) آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ (سورہ قہ: ۱۲۸) پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ ”صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ“ پڑھتا ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلیؒ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو؟ تو انھوں نے یہی بتایا۔ ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے: ابوالقاسم خفاف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ، ابوبکر بن مجاہد کی مسجد میں گئے، ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے، ابوبکر کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا، انھوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لیے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلیؒ کے لیے آپ کھڑے ہو گئے، انھوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لیے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس ﷺ خود کرتے ہوں۔ اس کے بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تھی، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر! اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شبلیؒ کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ الْأَیْمَةِ﴾ اور اسی برس سے ان کا یہ مغنول ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حل لغات: ۱) گئے۔ ۲) پہنچا۔ ۳) قسم، طرح۔ ۴) عزت و اکرام۔

Ahle Dil Kay Tadpadeney Waley Waqiat By Pir Zulfiqar Ahmed Deobandi

This one point I would like to discuss in more details.

Collections of Shirk in one place:

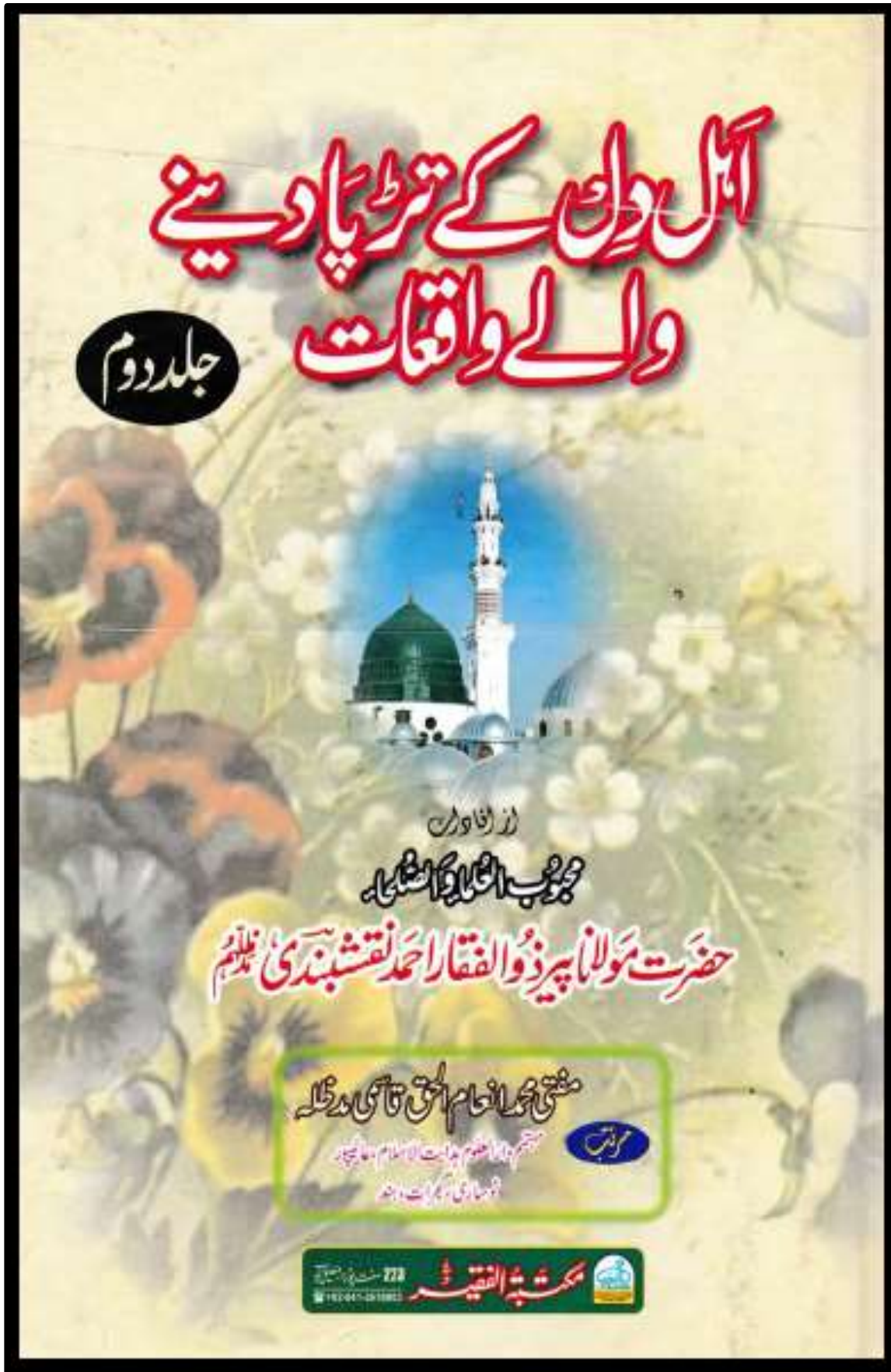
Pir Zulfiqar Ahmed Deobandi Sahab is writing about Imam Razi Rahmathullah Alaihi in his book **“Ahle Dil Kay Tadpadeney Waley Waqiat”, Volume-2, Page No. 177** Published by Maktabatul Faqeer. In one incident related to Imam Razi (RA) and his teacher Shaykh Najmuddin (RA), you can find a number of corrupted beliefs. Kindly note that the below mentioned beliefs are Shirk according to deobandis.

1. Shaytaan is debating with Imam Razi (RA) and refuting all the proofs provided by Imam Razi to prove the existence of allah.
2. Imam Razi (RA) was in need of help to defeat and refute shaytaan.
3. His teacher Shaykh Najmuddin (RA) was performing wudhu in other location. Through Kashf allah notified the teacher about his student issue.
4. He got angry and thrown the vessel from which he was performing wudhu on the wall and said “Oh Razi! Why don't you say, you believe allah without any proof”.
5. At that the Imam Razi found his teacher angry face in front of him. Then he told the same to Shaytaan. They the shaytaan left the place.

The following points to be noted in the incident:

1. Imam Razi (RA) did not call allah directly for help.
2. Allah has notified his teacher about the issue. Teacher is rising voice and calling Imam Razi (RA) from far as “Oh Razi”. According to deobandis calling someone with “Ya” who is not physically present is Shirk.
3. Imam Razi (RA) is hearing voice of teacher from far also his teacher face in front. According to deobandis, even a prophet cannot hear the salaam of ummathi directly from far unless it is presented by malaika (Fatwa Rasheediya). In this case teacher voice is reaching the student from far and Imam Razi (RA) is hearing the same from far.
4. Imam Razi (RA) defeated shaytaan with the help of his teacher. According to devbandis even prophet does not know what is behind the wall (Baraheen Qatia). In this case a wali allah knows many things from far and helping from far.
5. Don't say that, this strength is given by allah. Because it is the aqeeda of ahlus sunnah. This incident shall be rejected or put fatwa of shirk upon the writer. This is the only way. Because sunnis does not have objection on this incident.

Ahle Dil Kay Tadpadeney Waley Waqiat By Pir Zulfiqar Ahmed Deobandi



اہل دل کے تڑپا دینے والے واقعات جلد دوم ○ شیطان اور گناہ و معصیت ○ 177

آپ آج بھی سو گئے تھے۔ تہجد کا وقت جا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر آپ آج بھی اتنا روئے تو آپ کو آج پھر اتنا اجر مل جائے گا۔ اس لئے میں نے بہتر سمجھا کہ آپ کو جگا دوں تاکہ آپ کو صرف ایک رات کی تہجد کا اجر ملے۔

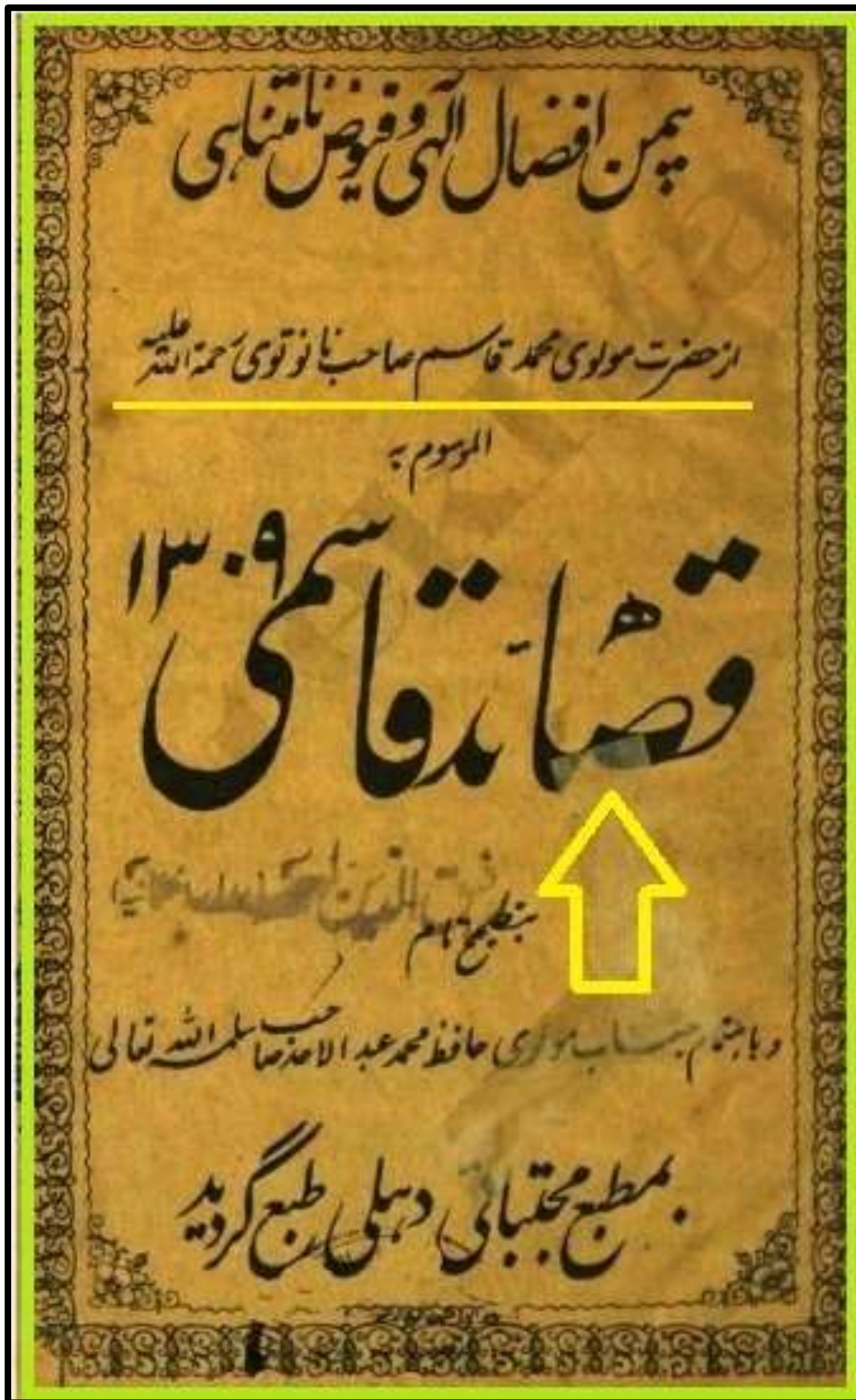
امام رازی رحمہ اللہ پر بوقت نزع شیطان کا حملہ

امام رازی رحمہ اللہ ایک بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے وجود باری تعالیٰ کے بارے میں ایک کتاب لکھی۔ جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں سو دلیلیں دیں۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو شیطان نے آ کر کہا۔ رازی! خدا تو موجود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا نہیں! خدا تو موجود ہے۔ وہ کہنے لگا! دلیل پیش کرو۔ انہوں نے ایک دلیل دی۔ شیطان نے اس دلیل کو توڑ دیا۔ انہوں نے دوسری دلیل دی مگر اس نے اس کو بھی توڑ دیا۔ انہوں نے تیسری دلیل دی اور اس نے اس کو بھی توڑ دیا۔ بالآخر انہوں نے اپنی جمع کردہ سو دلیلیں دیں اور اس نے ان سو دلیلوں کو توڑ ڈالا۔ اب امام رازی گھبرا گئے۔ لیکن چونکہ ان کے دل میں اخلاص تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی حفاظت کی۔ اس وقت آپ کے چہرہ و مرشد شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ دور دراز کسی جگہ وضو فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں امام رازی کی پریشانی کے بارے میں کشفاً مطلع فرما دیا۔ انہوں نے غصہ میں آ کر وہ لوٹنا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ دیوار پر دے مارا اور امام رازی رحمہ اللہ کو پکار کر کہا اے رازی! تو یہ کیوں نہیں کہہ دیتا کہ میں اللہ تعالیٰ کو بغیر دلیل کے ایک مانتا ہوں۔ اس وقت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ کا غصہ بھر اچھڑا امام رازی کے بالکل سامنے تھا۔ چنانچہ امام رازی نے یہی کہا تو شیطان ان سے دور ہو گیا۔

امام احمد بن حنبل پر شیطان کی شیطانی نیت

جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا آخری وقت آیا تو طلبہ نے ان کے سامنے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا شروع کر دیا۔ ان کی آواز سن کر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا۔ لا پھر تھوڑی دیر کے بعد آواز نکال کر کہا۔ لا ان کے شاگرد حیران ہوئے کہ پورا کلمہ پڑھنے کے بجائے فقط لا پڑھ رہے ہیں۔ جب تھوڑی دیر بعد ان کی طبیعت سنبھلی اور ہوش میں آئے تو کچھ باتیں بھی کرنے لگے۔

ان آپ کی ولادت ۲۴ رمضان ۲۴۱ھ میں ہوئی اور وفات یکم شوال ۲۴۱ھ میں ہوئی۔ (تفسیر کبیر)



Qasaid Qasmi by Abdul Ahad

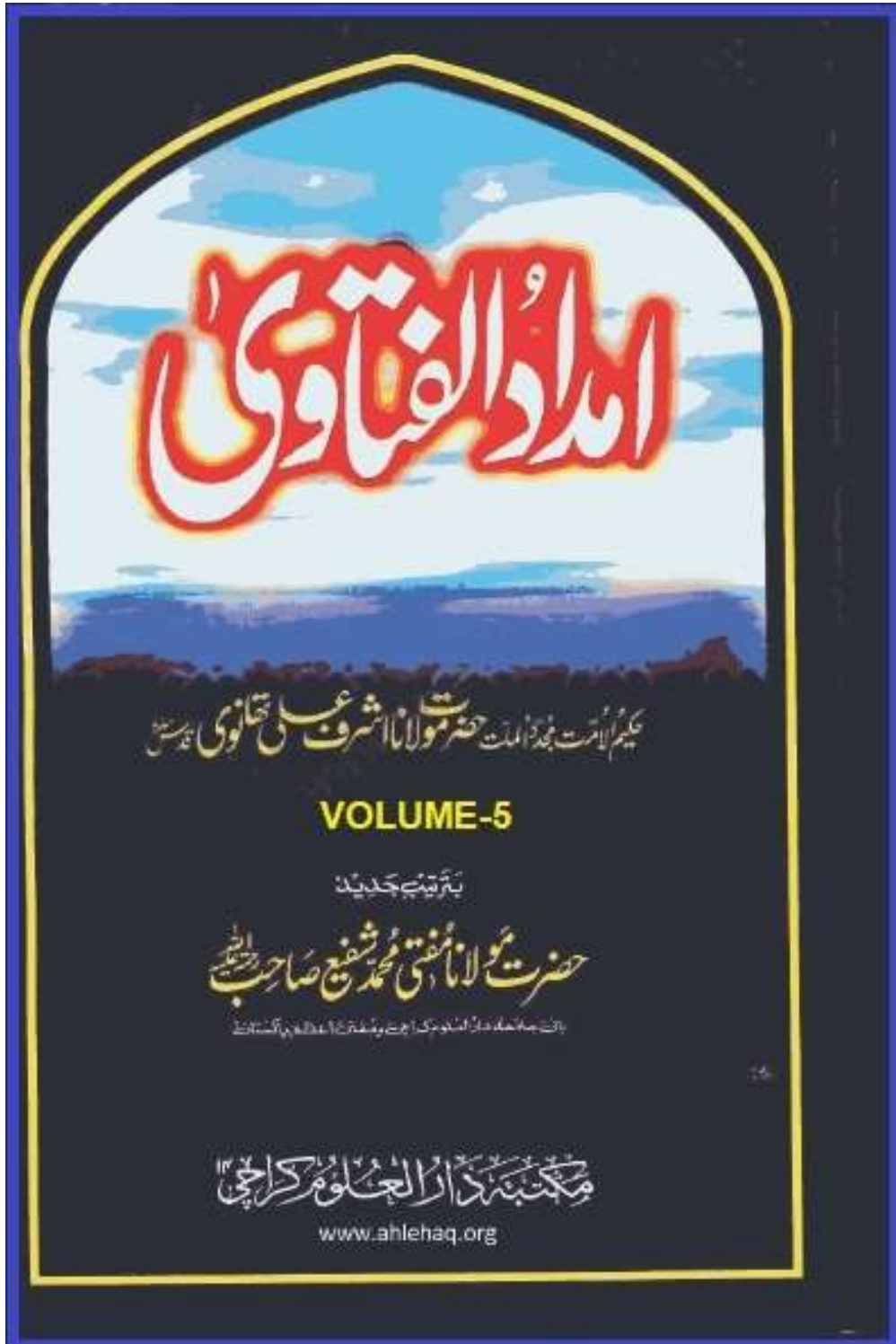
Note down the poetry, seeking help and nida of ya rasool allah is permissible in deobandi books.





Imdadul Fatwa by Ashraf Ali Thanvi

In these references, Thanvi sahab is explaining about contradiction between **Hifzul Emaan & Nasheeru Teeb** and after that describing one hadith quoted by **Ibn Qayyim** in his book **Jala Al Afham**. Kindly read all the pages for complete details. He has described his belief as well.



امداد الفتاویٰ جلد پنجم ۳۹۰ کتاب العقائد والکلام

یا رسول اللہ گفتن

سوال (۳۳۴) یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب۔ عوام کو منع کرنا چاہئے۔ ۹ رجب ۱۳۲۵ھ (امداد، ج: ۳، ص: ۱۲۰)

ایضاً

سوال (۳۳۵) کتاب نشر الطیب ورسالہ حفظ الایمان کے دیکھنے سے دو شبے پیدا ہوئے جن کا استفسار ہے (۱) جناب کے نزدیک یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں، جیسا کہ اسی کتاب کی فصل ۳۸ بیان تو سئل سے ظاہر ہے فصل ۲۱ شیم الحیب معنفہ مفتی الکی بخش صاحب کے آخر میں جو قصیدہ نقل کیا گیا ہے اس میں چند جگہ الفاظ یا موجود ہے، اور جناب نے ہر طریقہ سے منع فرمایا، واقعی عوام میں غلو ہے اور علماء کو ان کی حفاظت کے واسطے منع فرمایا یہ بھی درست ہے، پھر اس قسم کی نظمیں اس کتاب میں لکھ دی گئیں اس کو عوام پڑھیں گے اور علماء بیان کریں گے، گو یا منع و جواز ایک کتاب میں جمع ہو گئے۔

الجواب۔ بارادۃ استعانت واستغاثہ یا باعتماد حاضر و ناظر ہونے کے منہی عنہ ہے اور بدون اس اعتقاد کے محض شوق و استلذ از آماذون فیہ ہے چونکہ اشعار پڑھنے کی غرض محض اظہار شوق و استلذ از ہوتا ہے، اسلئے نقل میں توسع کیا گیا، لیکن اگر کسی جگہ اس کے خلاف دیکھا جائے گا منع کر دیا جائے گا۔

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ (انور، ج: ۸، شوال ۱۳۵۵ھ)

معنی قائم بودن جنت

سوال (۳۳۶) جنت و دوزخ قائم ہو چکی ہے یا بعد قیامت قائم کی جائے گی، چونکہ کتاب مظاہر حق میں یہ عبارت ہے کہ معراج میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے یہ کہا کہ یا محمد ﷺ اپنی امت سے میرا سلام کہہ دیجیو اور یہ فرما دیجیو کہ جنت صرف چٹیل میدان ہے، اس عبارت سے کیا ثبوت ہوتا ہے، جواب باصواب مشرف فرمادیں ؟

الجواب۔ دوزخ جنت پیدا ہو چکی، البتہ احادیث سے یہ بات ضرور معلوم ہوتی ہے کہ علاوہ ان نعمتوں کے جو جنت میں پیدا ہو چکی ہیں، یومانیو ما اور نعمتیں بھی پیدا ہوتی جاتی ہیں، اب اس حدیث کے معنی ظاہر ہو گئے، کہ جنت چٹیل میدان ہے، مطلب یہ کہ بعض حصہ جنت کا ایسا ہے اور ذکر و تسبیح سے اس میں اشجار پیدا ہوتے ہیں۔ فقط ۹ رجب ۱۳۲۵ھ (امداد، ج: ۳، ص: ۱۲۰)

امداد الفتاویٰ جلد پنجم ۳۵۷ کتاب اعتقاد و الکلام

تحقیق یا شیخ عبدالقادر جیلانی

IMDADUL FATWA, VOL-5

سوال (۳۰۶) کلمہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق جناب کی رائے مبارک کیا ہے، قرآن کریم کی صد ہا آیات ظاہری طور پر تو اس کے مخالف نظر آتی ہیں اور نیز حضرت قاضی شاہ اللہ صاحب جیسے فخر عالم اور صوفی بھی اس سے منع کرتے ہیں، گو دوسری طرف شاہ غلام علی شاہ صاحب اور حضرت مرزا جان جاناں صاحب جیسے اعلیٰ درجہ کے صوفی اسکے عامل نظر آتے ہیں، خود اعلیٰ درجہ کے علماء اور فضلاء اور صوفیاء میں ایسے اہم مسائل کے متعلق اختلاف دیکھ کر ہمارے جیسے کم علم جن کو دینی بصیرت کما حقہ حاصل نہیں، حیران اور سرگرداں رہ جاتے ہیں، اور یہ اختلاف حنفی شافعی مالکی حنبلی یا مقلدین اور غیر مقلدین کے خفیف اختلافات سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، اس کا ایک فریق تو زیروست دلائل سے اس کو شرک ٹھہراتا ہے اور دوسرا فریق ایک لائق پلیڈر کا پارٹ لیکر اس کی حمایت کے واسطے ویسے ہی زیروست دلائل پیش کرتا ہے، امید ہے کہ جناب ہندہ نوازی فرما کر اس کے متعلق رائے مبارک کا اظہار فرمادیں گے؟

الجواب۔ ایسے امور و معاملات میں تفصیل یہ ہے کہ صحیح العقیدہ سلیم الفہم کے لئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے، تاویل مناسب کر کے، اور سقیم الفہم کیلئے بوجہ مناسد اعتقاد یہ و عملیہ کے اجازت نہیں دی جاتی، چونکہ اکثر عوام بد فہم اور کج طبع ہوتے ہیں ان کو کلمی الاطلاق منع کیا جاتا ہے، اور منع کرنے کے وقت اس کی علت اور مدارجی کو اس لئے بیان نہیں کیا جاتا کہ قیاس فاسد کر کے ناجائز امور کو جائز قرار دے لیں گے، جیسے عوام کی عادت ہے کہ دوامروں کو جن میں تفاوت ہے مساوی سمجھ کر ایک کے جواز سے دوسرے پر بھی جواز کا حکم لگا لیتے ہیں، اس لئے ان کو مطلقاً منع کیا جاتا ہے، اس قاعدہ کے دریافت کر لینے کے بعد ہزار ہا اختلاف جو ان امور میں واقع ہیں ان کی حقیقت منکشف ہو جاوے گی، اس کی ایسی مثال ہے کہ بوجہ روایت اکثر مزاجوں کے کوئی ڈاکٹر کسی فصلی چیز کے کھانے سے عام طور پر منع کر دے مگر غلوت میں کسی خاص صبح المزاج آدمی کو بعض طرق و شرائط کے ساتھ اسی چیز کی اجازت دیدیں، اس تقریر سے مانعین و مجوزین کے اقوال میں تعارض نہ رہا، مگر یہ اجازت عوام کے حق میں سم قائل ہے۔ (اعداد: ج: ۴، ص: ۴۳)

تحقیق مسئلہ ارادہ رضا

سوال (۳۰۷) بعد آداب بعد نیاز گزارش ہے کہ کس تاریخ ۲۶ اپریل وقت بارہ بجے دن کے دوڑ کے توام پیدا ہوئے، ان میں سے ایک مر گیا دوسرا زندہ ہے اس موقع پر جو خیال میرے دل میں

سم قائل

From Ferozul Lughat

رسیم (رسیم) (دع- صف) (۱) ٹھیک - درست - کامل - پورا (۲) سادہ دل - صاف دل (۳) حق درست - چنگا (۴) (اُر) علیم - بردبار خاموش - صلح پسند (۵) شہنشاہ جہانگیر کی عرفیت۔

سقیم (سقیم) (دع- صف) (۱) بیمار (اُر) خراب - خستہ - ابتر - بدی۔
سقیم الحال (دع- صف) (۱) ناتوان - کم زور (۲) بیمار - مریض (۳) بہت مفلس۔

فہم (فہم) (دع- صف) (۱) سمجھ - دریافت - عقل - دانائی - شعور - وقوف۔

کج فہم (کج فہم) (دع- صف) (۱) خود رائے - الٹی رائے کا۔
کج فہمی (کج فہمی) (دع- صف) (۱) نا سمجھی - غلط فہمی۔

طبع (دع- صف) (۱) طبیعت - فطرت - مزاج - سرشت - جصلت (۲) پہچاننا۔

فصلی (فصلی) (دع- صف) (۱) فصل سے منسوب - موسمی - رُت کا۔
فصلی بخار (دع- صف) (۱) وہ بخار جو موسم بدلنے کے زمانے میں آتا ہے۔ طبریا۔

مارع (مارع) (دع- صف) (۱) منع کرنے والا - روکنے والا - سدِ راہ (۲) ممانعت - روک - ٹھکانہ۔

مخوڑ (مخوڑ) (دع- صف) (۱) پائل پن - دلوانجی۔
مخوڑ (مخوڑ) (دع- صف) (۱) جوڑ کیا گیا - جائز کیا گیا۔
مخوڑ (مخوڑ) (دع- صف) (۱) جوڑ کرنے والے - رلنے دینے والا۔ فیصلہ دینے والا (۲) جائز رکھنے والا (۳) اصرار کرنے والا - مقرر۔

کتاب احکام و الکلام

۳۷۶

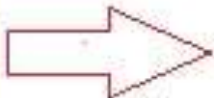
امداد الفتاویٰ جلد پنجم

جاتے ہیں یقیناً ان کا قلب مرض خفی سے ان امور میں خالی نہیں، واللہ اعلم
۷۲ رازی المجہد ۳۳۲ھ (امداد ج: ۳، ص: ۱۰۷)

دفع شہد از آیت بروفات عیسیٰ علیہ السلام

سوال (۳۱۸) زید اس آیت قرآنی سے ثبوت وفات حضرت مسیح علیہ السلام کا دیتا ہے اس کا کیا جواب ہے والذین بدعون من دون الله لا یخلقون شیئاً وهم یخلقون اموات غیر احياء وما یشعرون، ایمان یبعثون۔ آج کل روئے زمین پر سب سے بڑھ کر کجی کی پرستش ہو رہی ہے، اور معبود قرار دیا گیا ہے، خود لفظ کفر الذین قالو ان الله هو المسيح ابن مریم سے بھی ثابت ہے، اللہ تعالیٰ اس کی نسبت فرماتا ہے مردے ہیں زندہ نہیں۔ اموات پھر غیر احياء و امل تا کید، یہ آیت صرف بتوں کے حق میں نہیں ہو سکتی، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عام تھی کوئی قرینہ اس پر دال نہیں ہم یخلقون سے بھی یہی نتیجہ نکل سکتا ہے، کیونکہ مسیح علیہ السلام پیدا کئے گئے ہیں ایمان (۱) یبعثون پر غور ہو بقول شخصے کہ یہ ایسے معبودوں کے متعلق ہے جو قبر میں مدفون ہیں چونکہ یہ آیت ہے اس کا جواب آیات قرآنی سے دیا جاتا ہے نیساناً لکل شئی پر بھی نظر کرتے ہوئے کسی تفسیر کا حوالہ دینے کے بجائے قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے کرنا بہتر ہے، جواب میں کسی فرقہ کے بزرگ کو برا نہ کہا جاوے، جو کچھ لکھیں انصاف سے تعصب کا مطلقاً دخل نہ ہو رائے آزاد ہو، تقلید کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی نہ ہو، ہر لفظ پر محققانہ بحث ہو، تمام ممکن الوقوع سوالوں کو پیش نظر رکھا جاوے؟

الجواب۔ اس میں بت مراد ہوں اور الوہیت مسیح علیہ السلام کی، دوسری آیت سے باطل ہو تو عموم رسالت کے کیا خلاف ہوا۔ ۲۴ رجب ۱۳۳۲ھ (امداد ج: ۳، ص: ۱۰۳)



جواب استدلال بروایتی در باب سماع نبوی در و بلا واسطہ

سوال (۳۱۹) خادم کا عقیدہ یہ ہے کہ درود شریف کو فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں، اس بناء پر اصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اگر پڑھا جاوے تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فرشتے پہنچا دیں گے، خود سماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا واسطہ نہیں ہوتا، مگر استاذی مولانا مولوی صاحب مدظلہ چند روز ہوئے آ رہ تشریف لے گئے تھے ایک بزرگ نے ایک کتاب ابن قیم

(۱) شاید یہ معنی کہہ دیجئے گا کہ بت نہیں جانتے کہ مردے کب اٹھائے جاویں گے پھر بھی اعتراض باقی ہے نیز یہ کہ کجی چونکہ بعد نزول کے فوت ہو جاویں گے اس لئے اموات کہہ یا صفت مشتبہ میں اشتہال کہاں، اور دلیل پہلے اور مدلول کا وقوع بعد میں کیا معنی ۱۲ ساکن

امداد الفتاویٰ جلد پنجم ۳۷۷ کتاب العقائد والکلام

جوزی کی جس کا نام جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ہے دیکھنے کو دی، اس میں حدیث موجود ہے، جس کو مولانا نے نقل فرمایا ہے۔

حدثنا یحییٰ بن ایوب العلاف حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا یحییٰ ابن ایوب عن خالد بن زید عن سعید بن ہلال عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوٰۃ علی یوم الجمعة فانه یوم مشہود تشهدہ الملائکۃ لیس من عبد یصلی علی الابلغنی صوتہ حیث کان قلنا وبعد وفاتک قال وبعد وفاتی ان للہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

اس حدیث میں کوئی کلام بھی نہیں کیا، کہ ضعیف ہے یا موضوع، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کی آواز کو سنا دیتے ہیں بلا واسطہ ملائکہ، اس کے معنی بیان فرمادیں، تاکہ تردد رفع ہو یا ایسا ہی عقیدہ رکھنا چاہئے، آں حضور کا کیا ارشاد ہے ؟

الجواب۔ اس سند میں ایک راوی یحییٰ بن ایوب بلا نسب مذکور ہیں، جو کئی راویوں کا نام ہے جن میں سے ایک عافقی ہیں، جن کے باب میں رہا اخطاء لکھا ہے یہاں احتمال ہے کہ وہ ہوں، دوسرے ایک راوی خالد بن زید ہیں یہ بھی غیر منسوب ہیں، اس نام کے رواۃ میں سے ایک کی عادت ارسال کی ہے اور یہاں معنی سے ہے، جس میں راوی کے متروک ہونے کا اور اس متروک کے غیر ثقہ ہونے کا احتمال ہے، تیسرے ایک راوی سعید بن ابی ہلال ہیں جن کو ابن حزم نے ضعیف اور امام احمد نے مختلط کہا ہے، و ہذا کلمۃ من اتقرب، پھر کئی جگہ اس میں معنی ہے جس کے حکم بالاتصال کیلئے ثبوت تلاقی کی حاجت ہے۔

یہ تو مختصر کلام ہے سند میں باقی رہا متن سوا اولاً معارض ہے دوسری احادیث صحیحہ کے ساتھ چنانچہ مشکوٰۃ میں نسائی اور دارمی سے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما یہ حدیث ہے، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام، اور یہی حدیث حصین بن حصین، بحوالہ مستدرک حاکم وابن حبان بھی مذکور ہے، اور نیز مشکوٰۃ میں بیہقی سے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا بلغته۔ اور نسائی کی کتاب الجمعہ میں بروایت اوس بن اوس یہ حدیث مرفوع ہے فان صلوٰۃکم معروضۃ علی الحدیث، یہ سب حدیثیں صریح ہیں عدم السماع عن بعید میں، اور ظاہر ہے کہ جلاء الافہام ان کتب کی برابر قوت میں نہیں ہو سکتی، لہذا اقویٰ کو ترجیح ہوگی، ثالثاً لفظ بلغنی صوتہ محتمل تاویل ناشی عن دلیل کو ہے، و اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور وہ دلیل

امداد الفتاویٰ جلد پنجم ۳۷۸ کتاب الطحاوی و الکلام

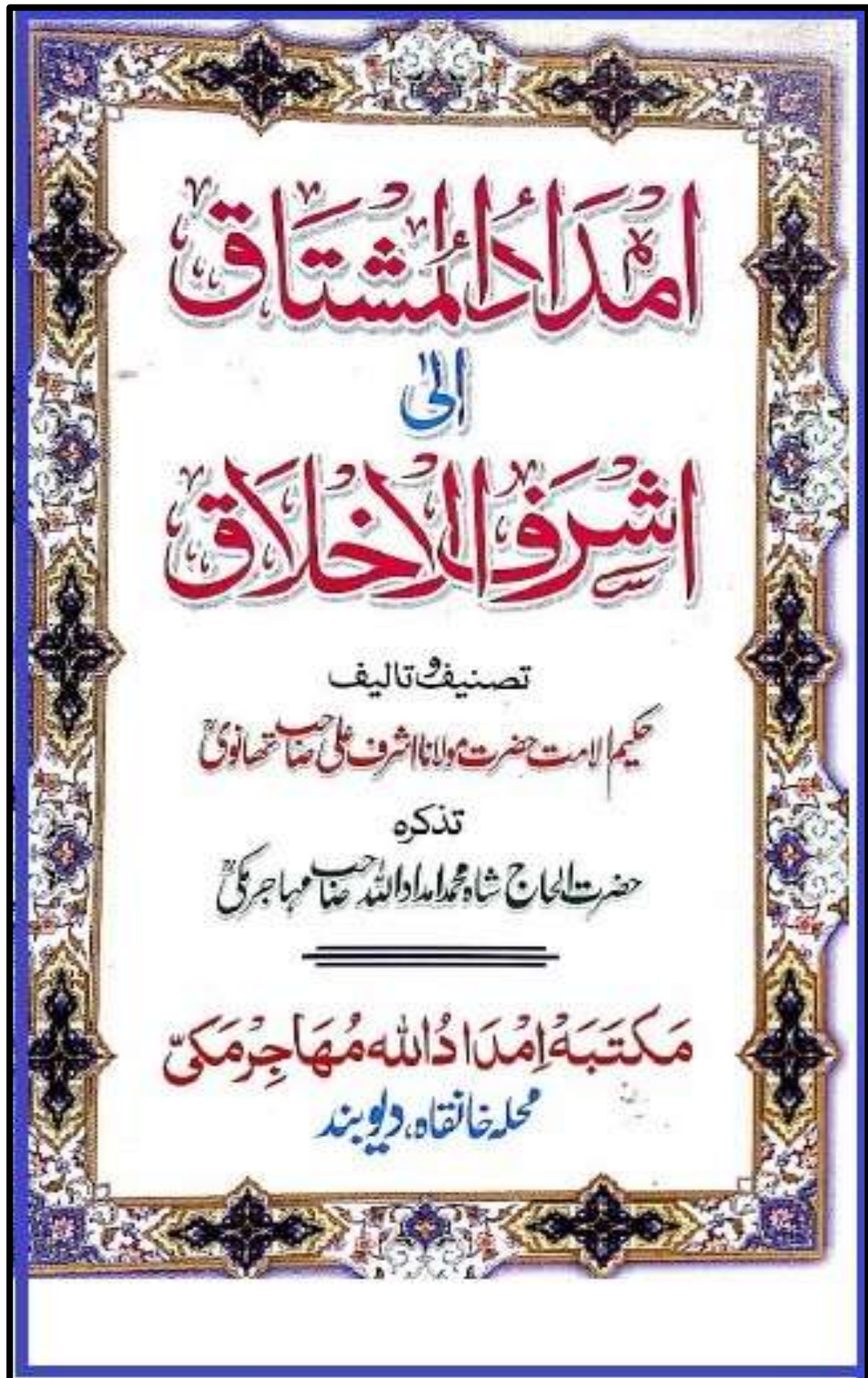
جو منشاء تاویل کا ہے دوسری احادیث مذکورہ ہیں، پس ضرورت جمع بین الاحادیث اس لفظ کی یہ توجیہ ہوگی کہ صوت سے مراد جملہ صلوٰتیں ہیں، کیونکہ کلام اور کلمہ قسم ہے لفظ کی اور وہ قسم ہے صوت کی، پس ورود شریف بھی ایک صوت ہے، اور بلاغ عام ہے بلاغ بالواسطہ اور بلا واسطہ کو اور بقرینہ دوسری احادیث کے بلاغ بالواسطہ متعین ہے، پس معنی بلسنی صوتہ کے یہ ہوں گے بلسنی صلوٰۃ بواسطۃ السلاسل کے رابعا اگر حدیث کے ضعف سند اور متن کے معارض و محتمل تاویل ہونے سے قطع نظر کر لی جاوے اور کل ازمہ و امکانہ و احوال اور جمع مصلحتین میں عام لیا جاوے تب بھی اہل حق کے کسی دعوے مقصودہ کو مضرت نہیں اور نہ ان کے غیر کے کسی دعوے مقصودہ کو مفید، اگر اس اجمال پر قناعت نہ ہو تو اس ضرر یا نفع کو متعین کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ جواب میں بھی تفصیل ہوگی، واللہ اعلم۔

بعد تحریر جواب ہذا بلا واسطہ فکر قلب پر وارد ہوا کہ اصل حدیث میں صوت نہیں ہے بلکہ صلوٰۃ ہے کہ کاتب کی لفظی سے لام رہ گیا ہے، امید ہے اگر نسخ متعدد دیکھے جائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ کسی نسخ میں ضرور اسی طرح کمال آوے گا والغیب عند اللہ تعالیٰ فقط۔ ۱۶ ربیعہ ۱۳۲۴ھ (المدارج: ۴، ص: ۱۰۳)

عموم قدرت واجبہ صدق و کذب را

سوال (۳۲۰) امکان کذب میں ایک عالم نے ایسی تقریر کی جس سے شبہ پیدا ہو گیا، وہ یہ کہ کلام صفت باری تعالیٰ کا قدیم ہے، اور تمام صفات اس کے کمال کے ہیں اور کذب نقص و عیب ہے، اس سے منزہ ہونا ضروری ہے، لہذا صفت کا صفت یعنی صدق بھی قدیم ہوگا، پس اس کا خلاف ممکن نہیں، اور صفات پر قدرت کا تعلق نہیں ہو سکتا، کیونکہ قدرت ممکنات پر ہے صفات قدیم ہیں اور اس کا کلام صادق ہونا ازلا و قدما بایں وجہ ضروری ہے کہ تمام صفات اس کے کمال کی ہیں، نقص اس میں ممکن نہیں لہذا کذب غیر ممکن ہے۔ اس کا جواب ثانی عطاء ہو۔

الجواب۔ امکان و امتناع کے باب میں اس تقریر کی لطافت اور حقیقت میں کوئی کلام نہیں، مگر تمام متعلق کلام نفسی کے ہے، سو اس مرتبہ میں صدق کے وجوب بالذات اور کذب کے امتناع بالذات میں کسی کا اختلاف نہیں، بلکہ بحث کلام لفظی میں ہے کہ جبکہ وہ افعال میں سے اور مخلوق ہو جیسا ما ترید یہ کا مسلک ہے، سو اس میں یہ تقریر نہیں چلتی بلکہ افعال پر بوجہ مخلوق ہونے کے قدرت ہونا ضروری ہے، اور قدرت ہمیشہ ضدین کیساتھ متعلق ہوتی ہے، جس سے اس قدرت کا تعلق مثل صدق کے اس کی ضد کے ساتھ بھی واجب ہوگا مگر بالظہر و ممتنع الوقوع ہو خلاصہ یہ کہ صفات میں نقص ممتنع بالذات اور افعال میں ممتنع بالظہر واللہ اعلم۔ ۲۶ ربیعہ ۱۳۲۴ھ (المدارج: ۴، ص: ۱۰۶)



۲۰ امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق

الاطلاع ما لا بد صاحب البيت الاطلاع عليه۔

(۶۵) فرمایا کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بیضہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے کہ الخلق والا مر عالم امر متعبد بہت و طرف و قرب و بعد و غیرہ نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔ (حاشیہ) قولہ پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے اقول یعنی جس کو اتصال معنوی مع الکشف نصیب ہو وہ اس قرب کے مکشوف ہونے پر بلا واسطہ خطاب کر سکتا ہے ورنہ یوں سمجھ لے کہ ملائکہ پہنچا دیں گے البتہ اگر اس خطاب سے عوام میں منفعہ ہو تو اس کا اظہار ممنوع ہوگا۔

(۶۶) فرمایا کہ وظائف میں عدد طاق عمدہ ہیں تو ہوں یا گیارہ۔

(۶۷) ایک آدمی نے پوچھا کہ ہم دوست و لاموجود کے کیا معنی؟ فرمایا کہ دونوں مراد وہ ہیں جو کوئی طالب علم ہو اس کے معنی سمجھ سکتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ جیسے مہندس نقشہ کسی عمارت کا اپنے ذہن میں خیال کرے اور تصور کرے پس اصل میں وجود و قیام عمارت کا ہو گیا بعدہ جو درود و یار ظاہر ہوں گے وہ پر تو حاضر نے الذہن کے ہوں گے۔ اسی طرح صفات اللہ کے ہیں مثل علم و قدرت اور تمامی کائنات پر تو انہیں دو صفت کے ہیں۔ تمام مخلوق علم حق تعالیٰ میں تھی اسی کے موافق ظاہر ہوئی بس یہ سب پر تو وظل علم الہی ہے اور ظاہر ہے کہ خدا کے صفات اس کی ذات سے علیحدہ نہیں ہیں، لامحالہ لاموجود الا اللہ وہند دوست پیدا ہے جملہ اول فانی آخر فانی اور درمیان میں جو کچھ ظاہر ہوا محض خیال و تصور ہے اور کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ کشفی ہے میں کہتا ہوں کہ کشفی بھی ہے اور عقلی و نقلی بھی نہ صرف کشفی۔ عقل کے کئی اقسام ہیں عقل معاش و معاد عقل کل و جزو معقولی جو عقل معاد نہیں رکھتے محض نامعقول ہیں۔ (حاشیہ) قولہ اس کی مثال یوں ہے اقول یعنی تقریب فہم کے لیے نہ کہ بعید یہی حال ہے تعالیٰ اللہ ۱۲ قولہ اس کی ذات سے علیحدہ نہیں ہیں اقول یہاں ایک مقدمہ مطوی ہے وہ یہ کہ پر تو اور ظل کا وجود مستقل نہیں پس وجود حقیقی و مستقل صرف حق تعالیٰ کے لیے ہوا اور صفات کو پہلے ہی تغایر نہیں پس وجود حقیقی واحد ہی ہوا ۱۳ قولہ جملہ اول فانی آخر فانی اقول یعنی جملہ اشیاء اول بھی معدوم تھیں پھر بھی معدوم

اِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا
 اَحمَدُ لِلّٰهِ سِوَاكَ قَدْوَةُ الْعُلَمَاءِ تَاجُ الْمُحَدِّثِينَ زُبْدَةُ الْفُقَهَاءِ سِرَاجُ الْمُنَاطِرِينَ
 اِمَامُ الْهَيْمَامِ الْاَوْحَدُ مَوْلَانَا الشَّيْخُ اَبِي اِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اَحْمَدُ الْمَدَنِيُّ الْمُهَاجِرُ قَدِيرُهُ
 بِسْمِ

تَذْكِرَةُ الْخَلِيلِ



جس کے ضمن میں حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی، مولانا مظفر حسین صاحب
 کاندھلوی شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی، مولانا اکمل صدیق احمد
 صاحب انبھٹوی، اور مولانا اکمل صاحب شیخ عبدالرحیم صاحب راتپوری قدس سرہ اسراریم
 کے پیارے حالات بھی آگئے ہیں۔ اور ہندوستان کی شہر دینی درس گاہ نظامیہ علوم
 کے دارالطلبہ و کتب خانہ اور قدیم دارالحدیث کے تین عکسی فوٹو مطبوعہ بھی شامل ہیں۔
 مؤلفہ

حضرت مولانا محمد قاسم الہی صاحب مدظلہ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر مکتبہ الشیخین ۳/۴۴۵ - بہادر آباد - کراچی

Tazira Khaleel by Ashiq Ilahi Meerathi

According to deobandis, only allah is ghouse. Calling someone as ghouse is shirk. In this poetry Khaleel Ahmed is addressed as ghouse and also they describing that he is abdal of the time who can help all the needy people with the power given to him. If we say the same to ambiya kiraam deobandis shout as shirk and label sunnis as grave worshippers. This is called ignorance. Alhamdulillah we sunnis are blessed because our ghouse is Shaykh Abdul Qadir Jeelani Rahmathullah Alaihi.

۷۲

TAZKIRAT-U-KHALEEL BY AASHIQ ILAHI MEERATHI, PAGE No. 72

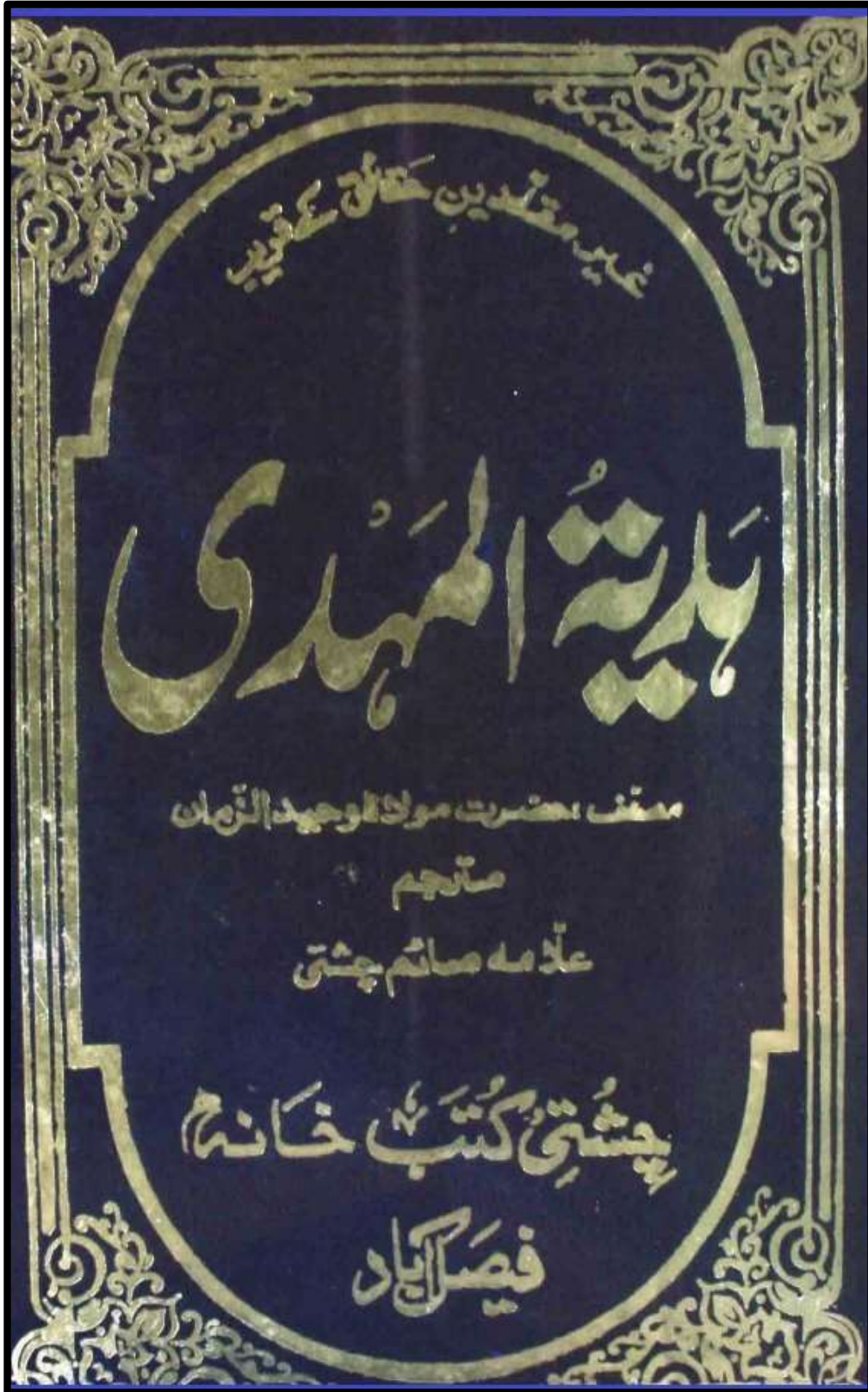
آں رشید احمد شہ برنا و پیر گنج عرفاں نور اقبال خوش خصال تنگان عشق را آب حیات تختہ بر خلق از رب الفلق طالبان را سے برد تائیش گاہ قلب او روشن کند قلب جہاں با خدا راز و نیاز د لگداز ہیچ آں را مقطع و غایت مجور	قافلہ سالار بادشہ ضمیر قطب عالم غوثِ دو عالم بے مثال زندہ دل زندہ نفس والا صفات ہادی گم گشتگان راہِ حق ذیلِ او از فضل و امداد الہ ظل او زندہ کند مردہ دلاں بے نیاز از خلق آں خادم نواز گر بگویم تا قیامت نعت او
--	--

سہ ہمارے قافلہ کا نورانی دل والا مہر اور وہ رشید احمد جو انوں پورھوں کے بادشاہ۔ سہ جہاں کے قطب (جن پر احکام آگویی) یعنی اختیار انسانی سے باہر کا مدار ہوتا ہے) زمانہ کے غوث (وہ ولی جو دعا و تصرف سے سبکی مدد کرتا ہو) بے مثال معرفت الہی کا حزانہ یقین کے نور پاکیزہ عبادات والے۔ سہ اللہ کی لگن سے زندہ دل زندہ رشح والے بلند صفوں والے عشق کے پیاسوں کے لئے آب حیات سہ حق کے راستے سے گم ہونے والوں کے لئے ہدایت بخش دن کو رات کو جدا کرنے کے رب کی طرف سے مخلوق پر ان کی دلیل جو حق کو باطل سے جدا کرے سہ ان کا واسطہ اللہ کی امداد و فضل سے طلب الوں کو بارگاہ الہی میں لیوا ہے سہ ان کا سایہ مردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے ان کا دل مارے جہاں کے دلوں کو روشن کر رہا ہے۔ سہ مخلوق سے بے نیاز مگر خداؤں کو خوب نوازنے والے اور خدا کے ساتھ دل بچھلانے کے راز و نیاز والے سہ اگر میں قیامت تک بھی ان کی ثنا کرتا رہوں تو کچھ بھی اس کی حمد و انتہا نہ تلاش کر وہ ختم ہونے والی نہیں۔ سہ ایک کی طلب۔ سہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس کو چاہے دیتے ہیں۔ (مجلد احمد)

PERMISSIBILITY OF SAYING YA RASOOL ALLAH

Hadiatul Mehdi by Waheeduzzaman (Ghair Muqallid)

Note down the statements by ghair muqallid waheeduzzaman about the permissibility of saying “Ya Rasool Allah”. Arabic version also attached for reference.



۴۹

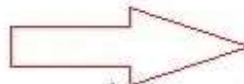
جیکہ شاخ صوفیہ قدس اللہ سرہ ہم اور بعض فقہاء جمہ اللہ نے اہل تہجرت سے
استعداد کا اثبات کیا ہے

انکار نہ کریں

ہمارے شیخ مولانا اسحاق نے اپنی کتاب نادر مسائل میں کہا ہے: یہ مسئلہ مختلف
فیہ ہے میں کہتا ہوں جب فوت شدگان کے لئے سماع و ادراک ثابت ہے تو اس
سے کون سی چیز مانع ہے بالخصوص جب یہ امر اویا میں سے اُن کثیر لوگوں کا تجربہ
ہے جن کی تعداد کا حصر نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی عقل اُن کی تکذیب کرتی ہے بلجو
اس کے زیارت سنت پر اجتہاد و اقتصاد کریں ادا اُن امور کا انکار ترک کر دیں۔

دعا کا شرعی معنی عبادت ہے

فصل، دعا شرعی عبادت ہے جیسا کہ نذر توبہ غیر اللہ کے لئے جائز نہیں اور
ہی اُن آیات میں مراد ہے جن میں لفظ دعا وارد ہوا ہے۔
اور دعا غوی نہا کے معنوں میں ہے توبہ مطلقاً غیر اللہ کے لئے جائز ہے
خواہ فندہ کو پکارا جائے خواہ فوت شدہ کو برابر ہے اس کا اثبات تائید الکی اس حدیث
میں ہے،



يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى رَبِّي،
یعنی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے پروردگار کی طرف آپ کی توجہ
چاہتا ہوں،

۲. دوسری حدیث میں ہے، يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي، یعنی اللہ کے بندو
بری مدد کرو

۵۰

۴. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا انہوں نے کہا: یا محمد۔
۴. جب روم کے بادشاہ نے شہیدوں کو نصرانیت کی طرف بلایا تو انہوں نے
شہادت سے قبل کہا: یا محمد۔

۵. ہمارے اصحاب میں سے ابن جوزی نے روایت بیان کی کہ حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر حضرت ادیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا عمر۔
یا عمر، یا عمر، یہ روایت ابن حبان نے کی ہے،
سید نے بعض تالیفوں میں کہا!

قبلہ دیں مددے، کعبہ ایماں مددے
ابن قیم مددے، قاضی شوکان مددے
مولانا اسحق نے ماتہ مسائل میں یہاں نبی اور دوسروں کی نداء کے درمیان
فرق کیا اور کہا کہ نبی کو پکارنا جائز ہے جبکہ نیت صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی ہو۔

یا رسول اللہ کہنا شرک نہیں

میں کہتا ہوں! ممکن ہے مردہ اپنی قبر کے پاس سن لیتا ہو مگر اُس کا سماع
یقینی نہیں اور اگر اُسے پکارنے والا دوسرے پکارے اور اُس کی محبت میں دارفتہ
ہو جیسے عاشق اپنے غائب معشوق کو حاضر متصور کر کے پکارتا ہے اور پکارنے والا
گوفہ میں اور وہ بصرہ میں ہو تو اس سے وہی ظاہر ہوتا ہے جو عوام الناس کہتے ہیں
یعنی یا رسول اللہ، یا علی، یا غوث تو اس اکیلی نداء سے ان پر شرک کا حکم نہیں دیا جائے
گا اور کیسے دیا جاسکتا ہے جب کہ!

اے حاشیہ کی عربی عبارت، متن کے حاشیہ پر ملا حفظ فرمائیں

۵۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کے مقتولوں کو فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں کہتے ہوئے پکارا تھا،

عثمان بن حنیف کی حدیث میں آیا ہے، یا محمد اِنِّیْ اَتُوْجِّہُ بِکَ رَبِّیْ، یعنی یا محمد میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

بیہقی اور جزیری نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ترمذی نے حسن صحیح

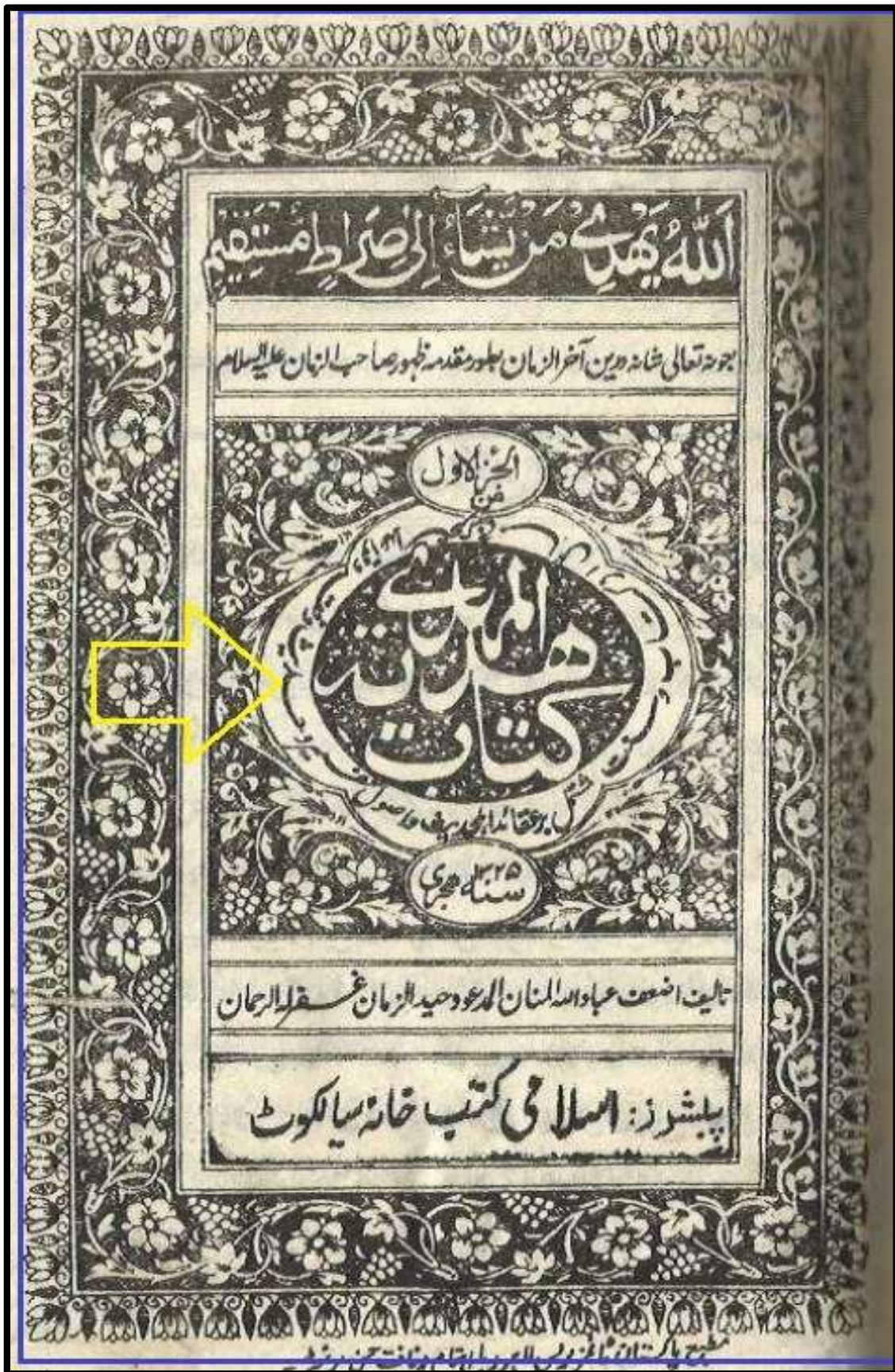
کہا ہے، اور ایک روایت میں ہے یا رسول اللہ اِنِّیْ اَتُوْجِّہُ بِکَ رَبِّیْ، یعنی یا رسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

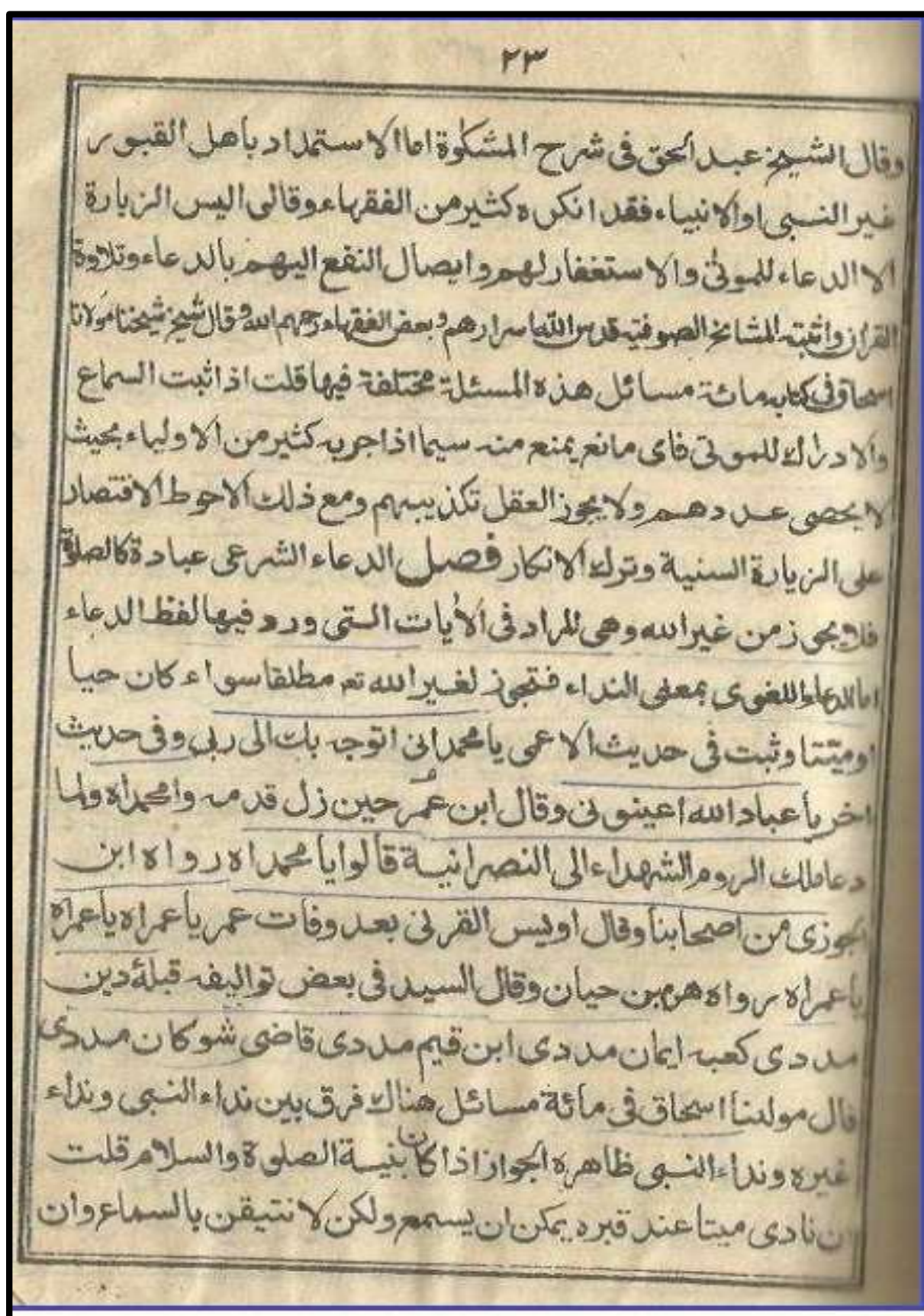
شُرک کیسے ہوتا ہے؟

حدیث میں وارد ہوا ہے! اے اللہ کے بند و میری مدد کردہ، ہم اُن سے سوال کرتے ہیں کہ تم انہیں کیسے پکارتے ہو حالانکہ وہ تم سے غائب ہیں؟

اگر تم کہو کہ وہ ہر مکان میں موجود ہیں اور آسمانوں اور زمین میں ہر پکارنے والے کی آواز کو سُننے ہیں تو یقیناً ایسا کہنے والے مُشرک اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اگر تم کہو ہم اُس کی محبت میں دار فتنہ ہو کر اُسے پکارتے ہیں یا ہمارا لگان ہے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا ہماری آواز اُسے پہنچا دے گا یا اُسے سُنا دے گا یا اُس پر سلام کی نیت ہے یا ہمارا لگان ہے کہ وہ دُور سے سُنا ہے تو یہ لوگ مُشرک نہیں بے دُوق ہیں کیونکہ جو شخص اپنی زندگی میں دُور کی آواز نہیں سُن سکتا وہ اپنے مرنے کے بعد کیسے سُن سکتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ یعنی اور برابر نہیں زندے اور مرنے والے





Kitab At Taweezaat by Siddiq Hasan Khan Bhopali (Ghair Muqallid)

Note down the statements by ghair muqallid siddiq hasan khan bhopali, about the permissibility of saying “Ya Rasool Allah”.



یہی علاج ہے جو مذکور ہوا اور اللہ تعالیٰ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالیٰ پناہ دے گا۔ اور سب
اہل سے نیکو دوستوں کو اس بعینہ حالت نماز میں ہونا ہے۔ اس کو نماز افضل عبادت ہو
اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پرستش ہوگی ہذا جن امور کا خیال خارج نماز میں
نہیں ہوتا ہے ان کا دوستوں اسی حالت میں اندر بیٹھ کے غائب کرنا ہو اور وہ دور جا جا کر خیال
دور ہونا ہے۔ مثلاً اہل عبادت خراب ہو کر نمازی برکات و نجات آخرت سے محروم ہو جائے۔ یہ
غریب خیر سے بھی بدتر اور غیبی تر ہے۔ جو کہ اس حالت عبادت میں ہو کر رہتا ہے۔ اور
ہر وادی میں بے پیر ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں ہی ہیں جو اس جگہ مذکور ہوئے اللہ تعالیٰ
إِنِّي أَسْتَعِينُكَ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَقْذِرُ الْقَذَرُ وَتَهْتِكُ الْآفِرَ

ابراہیم مولا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔ حضرت سنے فرمایا
دعا کا نیکو لفظ کی
جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو وہ مجھ کو یاد کر کے مجھ پر درود بھیجے اور یہ
کہ کہہ دے اللہ تعالیٰ تیری دعا کو قبول فرمائے۔ مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے
معاجم میں مروی ہے و رواہ الذہبی و ترمذی و مستدرک و بیضاوی و کاشانی کہتے ہیں۔ فیہ اشارة
إلى أن سبب ذلك وكونه من تذكير و قد ذكر أهل علم الطب أن ذلك يكون من تصدق
أو تحية وكونه هذا أو لا شارة من الصادق المصدوق وإن لم تكن معروضة في الشبهة
فهي آفة من كمال طيب بغير هذا الحديث أيا من ابن السني في عميل اليوم واليكة
استغنى عن كوش توشيد ام كدره وادرو در وول من مگر كوش توشيد

اس باب سے ابن السنی نے ایک اثر ابن عباس سے روایت کیا ہے اور
پاؤں کا من بوجانا
یزید بن عمر سے جب پاؤں سن پڑ جائے۔ تو اس شخص کو یاد کرے۔ جو سب سے
زیادہ اس کو گوں میں محبوب ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ لیکن فی ذلک ما یفید أن لهذا حکم
المر فیہ فقد یكون من جمیع مثل هذا التجرب والمحبوب لا یطعم لكل مستلزم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے فرماتا ہے کہ ہذا حدیث ہے اللہ تعالیٰ
فی کتاب اللہ سبحانہ مثل قولہ ان كنت قد سمعت الله فالتبوني فیهبكم الله
كما فی حدیث لا یؤمن أحدکم حتى یرکون أحب الیہ من أهله وصالہ و
القاسم اجمعین انتہی یہ استدلال شوکانی کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب بظلم
ہونے پر نہایت صریح و واضح ہے اللہ تعالیٰ ہم کو محبت اپنے محبوب بظلم کی بظلم قبول فرمادے
کما ینفی اور کا حقہ عطا کرے اللہ تعالیٰ ابن السنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت اس
ذکر کے بڑا آئی گا۔ اللہ تعالیٰ رحمہ فرمادے محمد و آلہ و سلم انشاء اللہ

”عالم من و مہوس“

”جہانوں میں سبکیاں دینے والی“

۸

﴿۱۳۴۷﴾

”محبوب کا نام لینا“

”یا محمدؐ و ہرگز سے پاؤں نہیں لگتا“

فی التورۃ جانا رہے گا۔ سلف کو اسکا تجربہ ہوا ہے۔ و بعد الحمد للہ کہتے ہیں ایک بار پاؤں
ابن عباسؓ کا سن ہو گیا تھا کہا یا محمدؐ فی الفور کہل گیا۔ ایسے کہ اس تدار سے کیفیت
صدر بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو بلا تدار روایت کیا ہے ایک تکریر سے رفع قدم کی یہ بھی ہے
کہ جو پاؤں یا ناقہ من ہر بیا ہوا اس کے ناخنوں پر تھوک نکالے حذر نازل ہو جاوے گا۔ اسکو
شرعی سے مجرب کہا ہے و اکثر تعالےٰ اعلم ذو

اس کے دور کرنے کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کے
دعا فی غضب و حسم
روایۃ الشَّيْطَانِ مِنْ حَدِيثِ سَلِيْمَانَ بْنِ صَرْرٍ يُعْلُو لَهُ وَفِيهِ قُضِيَ
سنن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اَلْكَفُّمُ ابْنُ اَعُوْذٍ يَلْتَمِسُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
دلیل ہے اس بات پر کہ غضب مستبب ہوتا ہو عمل شیطان سے اسی لئے اس سے استعاذہ
کرنا کہ فرمایا ہے سو جسکی نفس کو امر ناحق میں یا موعظت صدق میں فتنہ آئے وہ جانے کہ
شیطان اسکو ساتھ تلاوت کرتا ہے۔ اور کسی طائفہ شیطان نے اسکو چھوٹا سے شوکانی
فرماتے ہیں۔ وَفِي هَذَا مَا يَذْهَبُ عَنْ اَلْغَضَبِ كُلِّ مَنْ يُوَدِّعُ لَا يَكُوْنُ فِي يَدِ الشَّيْطَانِ
نفس نہ لگے نہ کھینچے لگتی ایک علاج غضب کا یہ بھی ہے کہ کھڑا سر تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو
لیٹ جائے اسپر ہی غصہ مارتے تو خاک پر سجدہ کرے۔ وضو کرے و بائیں ہاتھ پر بخلاؤں
مہلکات کے ایک مہلک یہ غضب ہی ہے

جو شخص بذرانِ نفس کو مودہ اللہ سے استغفار کرے۔ غایۃ
و علیٰ حدیث ترمذی زبانی کی
کہتے ہیں سینہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ درج
سان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کہہ گیا میں تو ہر دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں
اَنْخَرَجَ النَّاسُ وَالْحَاكِمُ وَتَمَّانُ جَعَلَهُ عَلَى شَرْطٍ وَبَسَلَهُ وَبَسَلَهُ دَرَبِ سَانَ کہتے ہیں
نفس بگڑنے کو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب و زب زبان کل ہی گناہ انسان کے ہوتے ہیں
سوجب اللہ تعالیٰ ان ذلوم کو بخشدے گا۔ بہ سبب سے استغفار کے تو وہ سبب بھی دور ہو جائیگا
بچے حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم تھے یہ بات انہوں نے واسطے تعلیم امت
کے ارشاد فرمائی ہے۔ کہ جبکوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے جو

ایک مکتب نے پاس علی بن ابی طالب کے آکر کہا میں ادا زکات بت سے عاجز
دعا فی قرض
ہو گیا ہوں۔ میری کچھ مدد کرنا لو کیا میں بچہ کہ وہ کلمات نہ سکا ہوں۔ جو حضرت سے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھگو سکھائے تھے اگر برا بھلا میرے تجربہ پر قرض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ
اسکو تجھ سے لدا کر دے گا کہ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ بِهَذَا رَاحَةً عَنْ حَسْرَتِكَ رَاحَةً لِّغَضَبِكَ

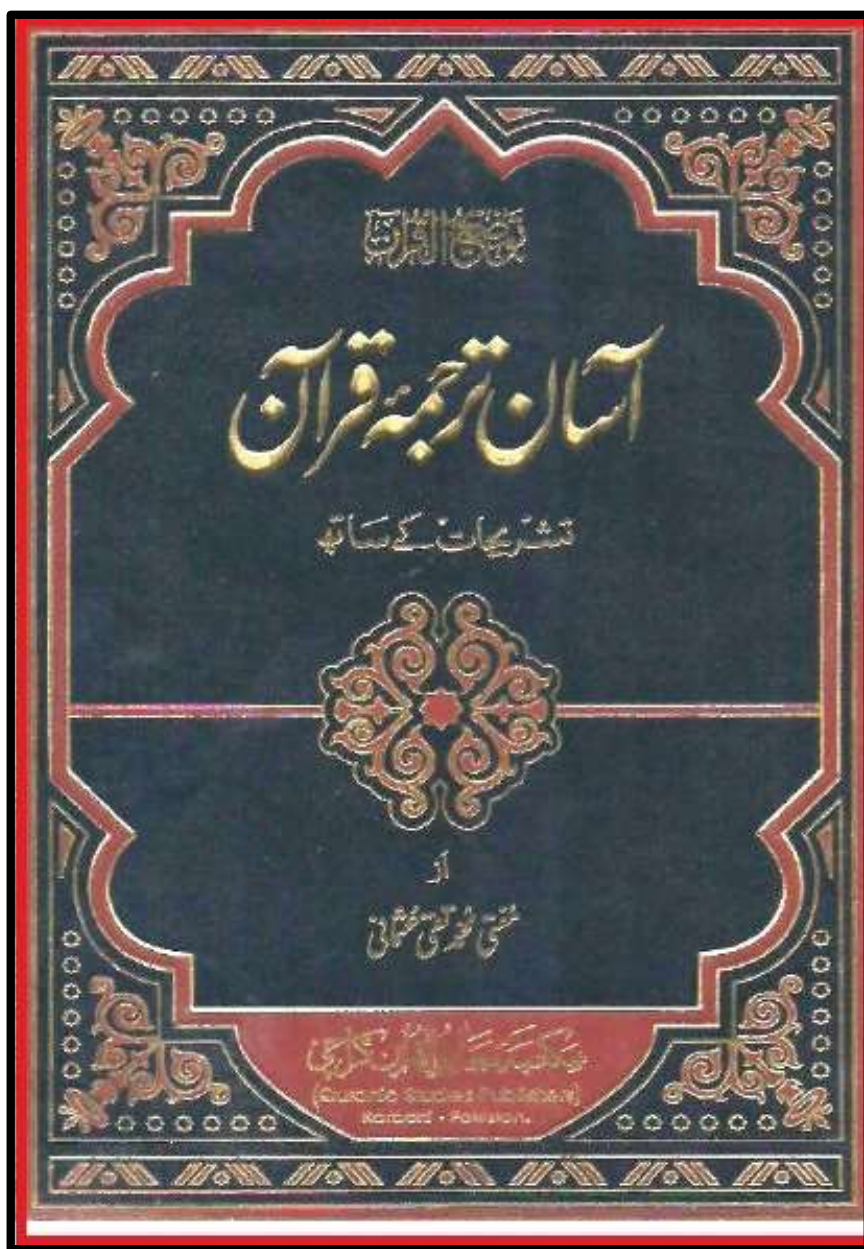
ماہی الحدیث کا ذوق تصوف

ماہی الحدیث کا ذوق تصوف

ماہی الحدیث کا ذوق تصوف

ماہی الحدیث کا ذوق تصوف

With reference to **Chapter: Fateha, Verse No. 4**, Taqi Usmani deobandi writes that, Allah is the one who is helping all in every occasion. The help which we seek from other than allah is based on the provisions provided by allah. It means allah is the one who is giving everything but through some means or mediation. This clarifies the doubt of “**Zaati & Ataayi**”. Allah only can help with his own (Zaati) but all others including ambiya can help only with the power given by almighty allah (Ataayi). Without allah’s will no one is capable to do anything. This is the creed of ahlus sunnah. Hope this point will clarify the deobandis who follow Taqi Usmani Sahab.



آیتھا ۷ سورۃ الفاتحہ مکیہ ۵ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝
 اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
 اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

ع

سورۃ فاتحہ کی ہے اور اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ﴿۱﴾ جو سب پر مہربان، بہت مہربان
 ہے ﴿۲﴾ جو روز جزا کا مالک ہے ﴿۳﴾ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھی سے
 مدد مانگتے ہیں ﴿۴﴾ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما ﴿۵﴾ اُن لوگوں کے راستے کی جن
 پر تو نے انعام کیا ہے ﴿۶﴾ نہ کہ اُن لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے، اور نہ اُن کے
 راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں ﴿۷﴾



ZAATI AUR ATAAYI KA FARQ

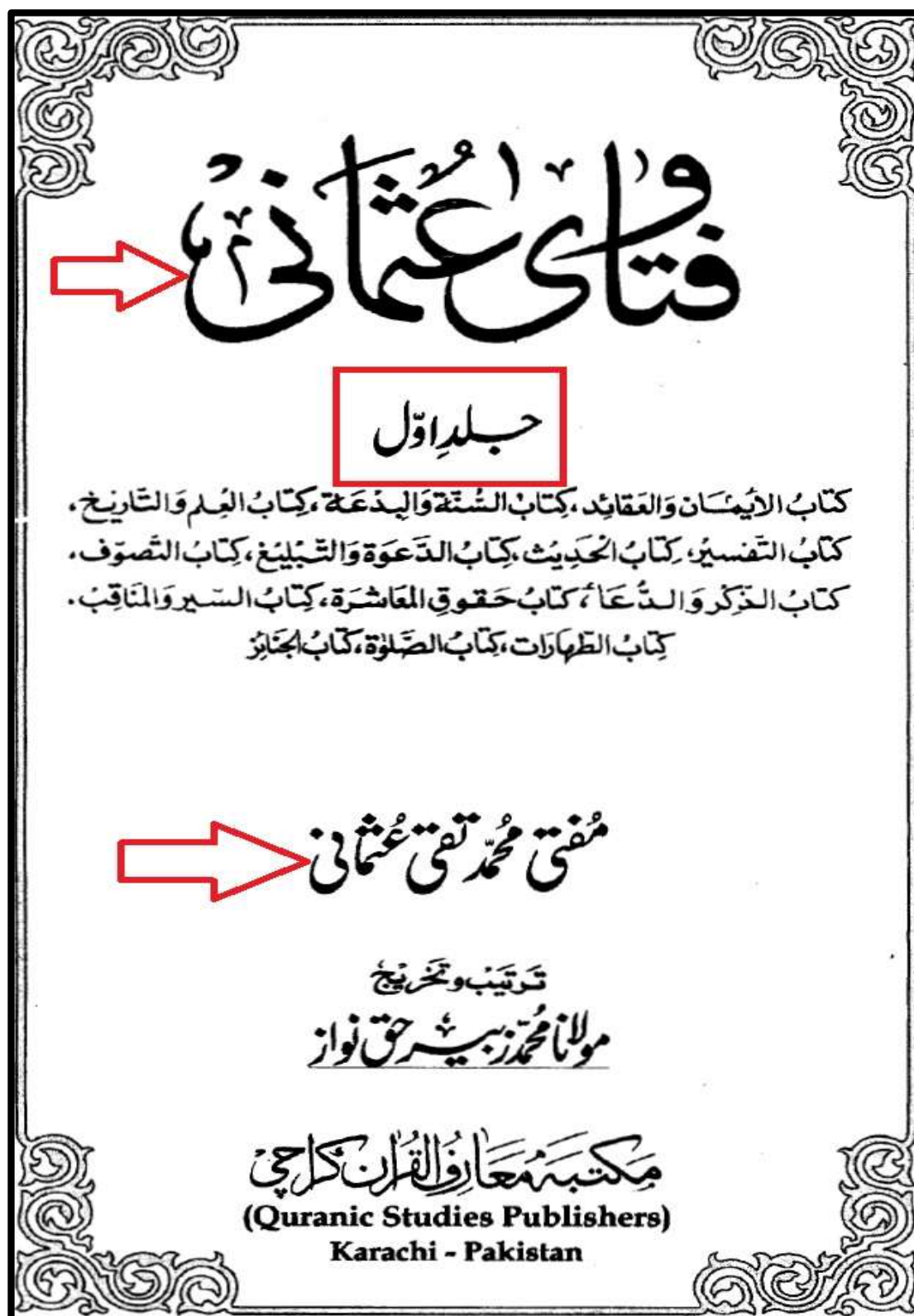
(۱) عربی کے قاعدے سے ”رحمن“ (Extensive) ہے، یعنی

(۴) یہاں سے بندوں کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا طریقہ سکھایا جا رہا ہے، اور اسی کے ساتھ یہ واضح کر دیا گیا
 ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی قسم کی عبادت کے لائق نہیں، نیز ہر کام میں حقیقی مدد اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی چاہئے،
 کیونکہ صحیح معنی میں کارساز اُس کے سوا کوئی نہیں۔ دُنیا کے بہت سے کاموں میں بعض اوقات کسی انسان سے جو
 مدد مانگی جاتی ہے، وہ اُسے کارساز سمجھ کر نہیں، بلکہ ایک ظاہری سبب سمجھ کر مانگی جاتی ہے۔

”رحمن“ اور ”رحیم“ کے معنی میں جو یہ فرق ہے، اس کو ظاہر کرنے کے لئے ”رحمن کا ترجمہ“ سب پر مہربان“ اور ”رحیم
 کا ترجمہ“ بہت مہربان“ کیا گیا ہے۔

Fatwa Usmani by Taqi Usmani Deobandi

Mufti Taqi Usmani Sahab is describing the permissibility of calling “Ya Rasool Allah” and also justifying the statements written by his elders. But if you give them the same justification they won’t accept. This is the tactic of deobandism.



۳:- اگر کپڑا اس کمپنی کے پاس جا چکا ہے جس نے آپ سے چھپوایا تھا تو اس کو ایسے کپڑے کی سپلائی سے روکنے کے لئے اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کریں، اور اگر وہ اس کی سپلائی سے باز نہ آئیں تو آپ ان سے براءت کا اظہار و اعلان کریں۔

۴:- اس کپڑے کی چھپائی کی جو اجرت آپ نے وصول کی ہے، وہ مکمل طور پر صدقہ کریں۔

واللہ اعلم

۱۴۱۲/۹/۶ھ

شعر میں غیر اللہ کو خطاب کرنا

سوال:-

لے جلد خبر کہ ہاں ابھی تک
سینے میں اک آگ سی دبی ہے
کشتی یہ بھنور میں آ پھنسی ہے
لے جلد خبر مریض غم کی
اب اس کا یہ سانس آخری ہے

زید کہتا ہے ایسے کلمات غیر اللہ کے لئے استعمال نہ کرنے چاہئیں جن سے عقائد میں خلل پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، مذکورہ اشعار ایسے ہی ہیں، لیکن عمر اپنے عقائد کی بناء پر ان اشعار کو درست سمجھتا ہے، کیونکہ عمر نے اپنے مرشد کی وفات کے بعد یہ اشعار کہے۔ اب ان دونوں میں سے کون حق پر ہے، باطل کے لئے شرعی کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔

جواب:- شعر میں بکثرت مجاز و استعارہ کا استعمال ہوتا ہے، اور شاعر بسا اوقات ان اشیاء کو

بھی مخاطب کرتا ہے جو سننے اور جواب دینے کی اہلیت نہیں رکھتیں، مثلاً دریا، پہاڑ وغیرہ، یہ خطاب تخیلی ہوتا ہے، حقیقی نہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص اس انداز سے شعر میں غیر اللہ کو خطاب کرے اور مقصد ہیئتہ اس کے مشکل کشا یا فریاد رس ہونے کا عقیدہ نہ ہو، بلکہ تخیلی طور پر مجازاً و استعارۃً خطاب کرنا ہو تو ایسے اشعار میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر مشرکانہ عقیدے کے ساتھ ایسے اشعار ان کے حقیقی معنی پر اعتقاد رکھتے ہوئے کہے اور پڑھے جائیں تو حرام ہیں۔ پس مندرجہ بالا اشعار اگر کسی صحیح العقیدہ شخص نے کہے ہیں تو ان میں کچھ حرج نہیں، البتہ اگر فاسد عقیدے کے ساتھ کہے ہیں تو حرام ہیں، اور عوام میں ایسے

اشعار کی تشہیر بہر صورت منع ہے کہ فساد عقیدہ کا اندیشہ ہے۔^(۱)

سوال نمبر ۲:-

اے رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

زید ان اشعار کو درست مانتا ہے، اور عمر اسے شرک قرار دیتا ہے، قول کس کا درست ہے؟ اور شعر کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:- ان اشعار میں بھی وہی تفصیل ہے جو اوپر بیان کی گئی۔^(۲) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۲۳ رمضان ۱۴۰۰ھ
(فتویٰ نمبر ۱۲۸۶/۳۱ د)

قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہنے کی ممانعت

سوال:- قادیانی جماعت کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور کیا قادیانی اپنی مسجد بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ قانوناً و شرعاً کیا حکم ہے؟ اور کیا ایسے فیصلوں کا قانون بنانا درست ہے کہ جس میں قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہ مسجد کے نام سے بنانے کی اجازت دی گئی ہو؟

سائل: امام مسجد سبیل، نیوٹاؤن

جواب:- مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار، خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری یا جماع اُمت دائرۃ اسلام سے خارج ہیں، اور ان کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس حقیقت واقعی کو ستمبر ۱۹۷۷ء میں آئینی طور پر بھی تسلیم کر لیا گیا ہے، اور اس غرض کے لئے پاکستان کے دستور میں ایسی ترمیم کر دی گئی ہے جس پر ملک کے تمام مسلمان متفق ہیں۔

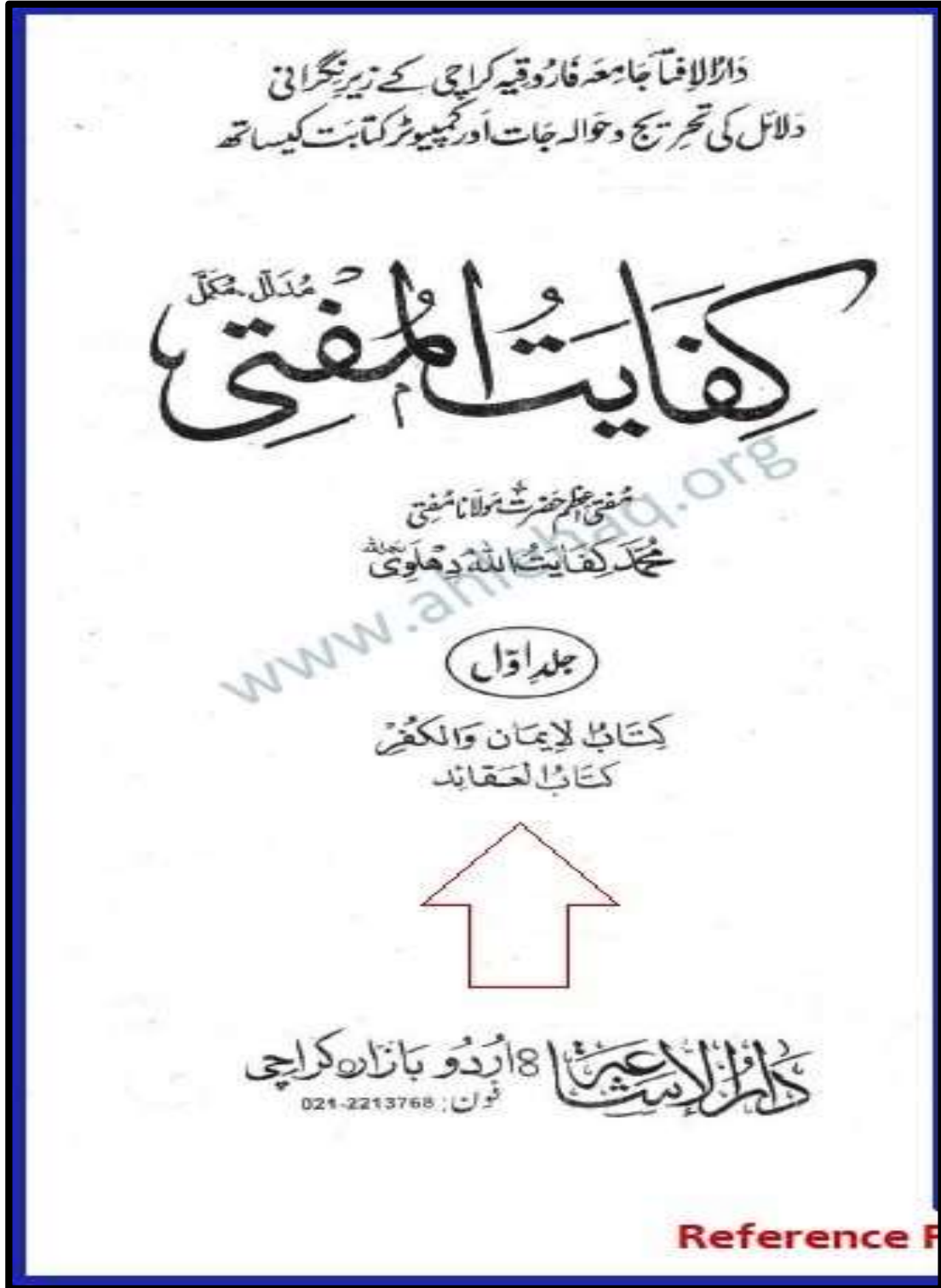
اس ترمیم کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ ہے کہ مرزائیوں کو شعائر اسلام و مسلمین کے اختیار کرنے

(۲۱) حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”بارادۃ استغانت واستغاثۃ یا باعتقاد حاضر ناظر ہونے کے منہی عند ہے، اور بدون اس اعتقاد کے محض شوقاً و احتلاذاً یا ذون فیہ ہے، چونکہ اشعار پڑھنے کی غرض محض اظہار شوق و احتلاذ اذ ہوتا ہے اس لئے نقل میں توسع کیا گیا، لیکن اگر کسی جگہ اس کے خلاف دیکھا جائے گا، منع کر دیا جائے گا۔ (دیکھئے امداد التاویلی ج: ۵ ص: ۳۸۵)

اور فتاویٰ رشیدیہ ص: ۱۰۴ میں ہے: ”یا رسول اللہ کبریا فریاد ہے.... یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے.... ایسے الفاظ محبت و خلوت میں پڑھے جائیں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں، اور بعقیدہ علم الغیب اور فریاد رس ہونے کے شرک ہیں، اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدے کو فاسد کرتے ہیں، لہذا مکروہ ہوں گے۔ (محمد زبیر حق نواز)

Kifayatul Mufti by Mufti Kifayathullah Deobandi

Mufti Kifayathullah Deobandi Sahab also describing the conditions in which you can proclaim “Ya Rasool Allah” and also he made some objections in the end.



Page 124 of 127

حسن خان البوفالی القنوجی فی نزل الابرار فی بیان فوائد الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
ومنها قیام ملک علی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاه اسماع الخلائق یبلغہ اباہا کما فی حدیث
روائق ابن حبان وورثت احادیث بمعناہ ثانیۃ ولله الحمد و منها انها سبب لرد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی المصلی والمسلم علیہ کما ورد بسند حسن بل صححہ النووی فی الاذکار
وغیرہ . انتهى ملتقطاً۔

KIFAYATUL MUFTI, VOLUME-1

ہاں اس خیال اور اعتقاد سے نہ آکرنا کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے۔ اس کا
شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے۔ اول یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر
مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔ (۱) تو پھر آپ ﷺ کی روح مبارک کا مجالس
میلااد میں آنبدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے یا کسی اور طریقے سے؟ اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ ﷺ
کا قبر مطہر میں زندہ ہونا باطل ہوتا ہے۔ یا کم از کم اس زندگی میں فرق آنا ظہور ہوتا ہے۔ تو یہ صوت علاوہ اس
کے کہ بے ثبوت ہے، باعث تو ہیں ہے نہ موجب تعظیم۔ اور اگر مفارقت نہیں ہوتی تو پھر ہر مجلس مولود میں
آپ ﷺ کی موجودگی بدن و روح کے ساتھ ہوتی ہے یا محض بطور کشف و علم کے پہلی صورت بدلیث باطل ہے۔
اور دوسری صورت بے ثبوت اور بعض اعتبار سے موجب شرک ہے کہ آن واحد میں مجالس کثیرہ کا علم ہونا اس
طرح کہ گویا آپ ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یہ خاصہ ذات احدیت ہے۔ آنحضرت ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر
سمجھنا شرک ہے۔ (۲)

رہی مجلس میلااد تو اس کا حکم یہ ہے کہ نفس ذکر ولادت و معجزات و اقوال و افعال و واقعات آنحضرت
ﷺ جائز بلکہ محبوب و مستحسن ہے۔ لیکن قیود مروجہ اور پینات مخصوصہ جو آج کل اکثر مجالس مروجہ میں پائی
جاتی ہیں بدعت اور بے اصل ہیں۔ (۳) ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا بالکل بے اصل ہے۔ شریعت مقدسہ میں
اس کی کوئی اصل نہیں، نہ قرونِ ثلاثہ میں اس کا وجود تھا، نہ کوئی دلیل اس کے جواز پر وال ہے۔ (۴) محمد کفایت
اللہ غفرلہ دہلی۔

۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حیات انبیاء متفق علیہ است یجب کس را در وی غلبہ نیست حیات جسمانی دہلوی نہ
حیات معنوی روحانی چنانکہ شداء راست۔ (الشعة للمعات ترجمہ مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعة فصل ۲: ج ۱ ص ۶۱۳
مطبع ہاشمی)

۲۔ ”و فی الواقع ہم چوں اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند..... شرک است چہ اس مفت از خصات حق جل جلالہ است
کے را در آن شرک نیست..... و نیز در بوازیہ است وعن هذا قال علماء نامن قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم بحکفہ انتہی۔“
(مجموعہ الفتاوی: ج ۱ ص ۴۸، مجموعہ فتاویٰ عبدالحق اردو: ج ۱ ص ۳۶ طبع سعید)

۳۔ قال العلامة الشاطبی فی الاعتصام: ”منہا وضع الحدود و التزام کیفیات والہیات المعینۃ و التزام العبادات المعینۃ
فی اوقات معینۃ لم یوجد لها ذلك التعین فی الشریعہ۔“ (الباب الاول، فصل فی تعریف البدع الخ: ج ۱ ص ۳۹ طبع دار الفکر)
۴۔ لہذا یہ عمل بھی خالص بدعت ہے۔ کیونکہ بدعت کی تعریف ہے: ”کل حدث فی الدین بعد زمن الصحابة بلا حجة شرعیہ“
(البحر اس: ص ۵ طبع اداریہ)

Conclusion:

- 1) It is permissible to say “Ya RasoolAllah SallAllahu Alaihi wa Sallam”.
- 2) It is the sunnah of sahaba, tabain, aimma mujtahidin and great scholars of islam since 1400 years.
- 3) Deviants misquote verses of quran and hadith to their own views.
- 4) Deviants can tamper any Islamic books irrespective whether its quran, hadith book or any other book according to their own understand and belief.
- 5) Laymen should avoid reading the books published by deviants.
- 6) Sunnis must stay away from deviants.
- 7) Sunnis must avoid sitting, eating, spending time, attending their lectures etc with these deviants.
- 8) Sunnis should avoid gatherings of deviants.
- 9) Sunnis should avoid all kinds of contacts with these deviants which can harm emaan.
- 10) Our youth should start their research works in the creed of ahlus sunnah.

References:

1. Shara Sahih Muslim By Allama Ghulam Rasool Sayeedi.
2. Al Adab Al Mufrad By Imam Bukhari.
3. Al Adab Al Mufrat (English) by UK Academy.
4. Jamia Tirmidhi.
5. Kitab Al-azkar by Imam Nawawi.
6. Sunan Ibn Maja.
7. Hamil Al Mustadrak.
8. Al Maujam Al Kabeer – Tabarani.
9. Shara Mishqaat – Mufti Ahmed Yarkhan Nayeemi.
10. Mirqaat Shara Mishqaat – Mulla Ali Qari.
11. Ashaat ul Lumaat – Shayk Abdul Haq Muhaddis Dehelvi.
12. Tafseer Ibn Kathir Urdu Translation by Muhammed Karam Shah Azhari(Sunni).
13. Tafseer Kabeer by Imam Faqrud din Razi.
14. Holy Quran Urdu Translation by Taqi Usmani Deobandi.
15. Hayathul Ambiya Fi Quboorihim By Jalaluddin Suyooti
16. Jamal-ul-awliya by Ashraf Ali Thanvi.
17. Albidaya Wannihaya – Hafiz Ibn Kathir.
18. Anwar-al-intibah fi hal nida ya rasool allah By Imam Ahmed Raza.
19. Aqbar-ul-aqyat by Shayk Abdul Haq Muhaddis Dehelvi.
20. Futooh Shaam – Allama Waqdi.
21. Sharah Sudoor by Imam Jalaluddin Suyooti.

22. *At-tib al nigham fil madh al-sayyid al arabi wal ajam* by Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi.
23. *Al Intibah fi al-salasil awliya allah* by Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi.
24. *Awraad – e- fathiya* by Amir Kabir Mir Sayyed Ali Hamadani.
25. *Nasheer Teeb* by Ashraf Ali Thanvi.
26. *Qaseeda Burdah shareef*.
27. *Rasail Oliullah (Durrus Sameen Fi Mubashshirat Nabiyyil Ameen)* – Shah Oliullah Muhaddis Dehelvi.
28. *Kulliyat Imdadi* by Haji Imadadullah Muhajir Makki.
29. *Qaseeda Nomani* by Imam Azam Abuhanifa.
30. *Ahle Dil Kay Tadpadeney Waley Waqiat* By Pir Zulfiqar Ahmed Deobandi
31. *Qaseeda Qasmi* by Abdul Ahad Deobandi.
32. *Imdadul Fatwa* by Ashraf Ali Thanvi.
33. *Imdadul Mushtaq* by Ashraf Ali Thanvi.
34. *Tazkira Khaleel* by Ashiq Ilahi Meerthi.
35. *Hadyatul Mehdi* by Waheeduzzaman (ghair muqallid).
36. *Kitab Taweezaat* by Siddiq Hasan Khan Bhopali (ghair muqallid).
37. *Fatwa Taqi Usmani* Deobandi.
38. *Kifayatul Mufti* by Mufti Kifayathullah Deobandi.

Feedback:

Please kindly send your feedback and valuable suggestion to my email for any mistakes and improvements.

Name: Kabeer Ahmed Shaik

Email: gulamnawaz@yahoo.co.in

Whatsapp: +971544 230155

Contact Details:

KABEER AHMED SHAIK
PERNAMBUT, TAMILNADU, INDIA.
Email: gulamnawaz@yahoo.co.in